بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 71

ایڈیٹر منصور احمد

شمارہ 18

شرح چندہ

سالانہ 800 روپے

بیرونی ممالک

بذریعہ ہوائی ڈاک

50 پاؤنڈیا

80 ڈالر امریکن

یا 60 یورو

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

3 رشوال 1443 ہجری قمری • 5 رہجرت 1401 ہجری شمسی • 5 رمئی 2022ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَنۡذِرۡ بِہِ الَّذِیۡنَ یَخَافُوۡنَ اَنۡ یُّحۡشَرُوۡۤا اِلٰی رَبِّہِمۡ لَیۡسَ لَہُمۡ مِّنۡ دُوۡنِہٖ وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیۡعٌ لَّعَلَّہُمۡ یَتَّقُوۡنَ

(سورۃ الانعام:52)

ترجمہ: اور اس (قرآن) کے ذریعہ تو انہیں ڈرا جو خوف رکھتے ہیں کہ وہ اپنے ربّ کی طرف اکٹھے کئے جائیں گے۔ اس (قرآن) کے سوا اُن کا کوئی ولی اور کوئی شفاعت کرنے والا نہیں ہوگا۔ تاکہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 29 اپریل 2022 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) ٹلفورڈ، برطانیہ سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

احمق ہے وہ انسان جو اپنی عقل ودانش یا اپنے مال ودولت پر ناز کرتا ہے کیونکہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کا عطیہ ہے، وہ کہاں سے لایا؟

دعا کیلئے ضروری ہے کہ انسان اپنے ضُعف اور کمزوری کا پورا خیال اور تصور کرے، جوں جوں وہ اپنی کمزوری پر غور کرے گا اسی قدر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی مدد کا محتاج پائے گا اور اس طرح پر دعا کیلئے اس کے اندر ایک جوش پیدا ہوگا

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

یہ سچی بات ہے خُلِقَ الۡاِنۡسَانُ ضَعِیۡفًا (النساء:29) انسان کمزور مخلوق ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم کے بدوں کچھ بھی نہیں کرسکتا۔ اس کا وجود اور اس کی پرورش اور بقاء کے سامان سب کے سب اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہیں۔ احمق ہے وہ انسان جو اپنی عقل ودانش یا اپنے مال ودولت پر ناز کرتا ہے، کیونکہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کا عطیہ ہے، وہ کہاں سے لایا؟ اور دعا کیلئے یہ ضروری بات ہے کہ انسان اپنے ضُعف اور کمزوری کا پورا خیال اور تصور کرے۔ جوں جوں وہ اپنی کمزوری پر غور کرے گا اسی قدر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی مدد کا محتاج پائے گا اور اس طرح پر دعا کیلئے اس کے اندر ایک جوش پیدا ہوگا۔ جیسے انسان جب مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے اور دکھ یا تنگی محسوس کرتا ہے تو بڑے زور کے ساتھ پکارتا اور چلّاتا ہے اور دوسرے سے مدد مانگتا ہے۔ اسی طرح اگر وہ اپنی کمزوریوں اور لغزشوں پر غور کرے گا اور اپنے آپ کو ہر آن اللہ تعالیٰ کی مدد کا محتاج پائے گا تو اس کی روح پورے جوش اور درد سے بے قرار ہو کر آستانہ الوہیت پر گرتی اور چلّاتی ہے اور یَارَبِّ یَارَبِّ کہہ کر پکارتی ہے۔ غور سے قرآن کریم کو دیکھو تو تمہیں معلوم ہوگا کہ پہلی ہی سورت میں اللہ تعالیٰ نے دعا کی تعلیم دی ہے۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ (الفاتحہ:6،7)

دعا تب ہی جامع ہوسکتی ہے کہ وہ تمام منافع اور مفاد کو اپنے اندر رکھتی ہو اور تمام نقصانوں اور مضرتوں سے بچاتی ہو۔ پس اس دعا میں تمام بہترین منافع جو ہوسکتے ہیں اور ممکن ہیں وہ اس دعا میں مطلوب ہیں اور بڑی سے بڑی نقصان رساں چیز جو انسان کو ہلاک کردیتی ہے اُس سے بچنے کی دعا ہے۔

میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ منعم علیہ چار قسم کے لوگ ہیں۔ اوّل نبی۔ دوم صدیق۔ سوم شہید۔ چہارم صالحین۔ پس اس دعا میں گویا ان چاروں گروہوں کے کمالات کی طلب ہے۔ (ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 372، مطبوعہ 2018 قادیان)

قرآن مجید کے سوا کونسی تعلیم ہے جو دُنیا کے اختلافات مٹا سکتی ہے

اگر دنیا کو معلوم ہوجائے کہ یہ کلام خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے تب تو وہ اپنے خیالات کو چھوڑ دیگی

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ نحل آیت 65 وَمَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ اِلَّا لِتُبَیِّنَ لَہُمُ الَّذِی اخۡتَلَفُوۡا فِیۡہِ ۙ وَہُدًی وَّرَحۡمَۃً لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

کلام الٰہی کے نزول کی ایک اور بھی ضرورت ہے کہ دنیا میں لوگوں میں اخلاقی اور مذہبی امور کے بارہ میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے۔ یہ اختلاف بغیر اس کے کس طرح دُور ہوسکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک یقینی علم حاصل ہوجائے۔ پس اس علم کے دینے کیلئے یہ کتاب نازل ہوئی ہے۔ اس کے سوا کون سی تعلیم دنیا کے اختلاف مٹا سکتی ہے۔ اگر دنیا کو معلوم ہوجائے کہ یہ کلام خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے تب تو وہ اپنے خیالات کو چھوڑ دیگی، اس کے بغیر وہ کس طرح اپنے خیالات کو چھوڑ سکتی ہے کیونکہ طبعاً ہر شخص اپنے خیالات کو دوسروں کے خیالات ہر پر جیح دیتا ہے۔

اس آیت میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ تم کو پہلے نبیوں کے بعد دوسرے نبی کے آنے پر اعتراض ہے۔ دوسرا نبی تو خود تمہارے اعمال کی وجہ سے آیا ہے، تم نے سچائی کو چھوڑ کر اختلاف کیوں کیا۔ تم اختلاف نہ کرتے تو بے شک نبی کی ضرورت نہ ہوتی مگر تم نے مرض تو پیدا کرلی اب کہتے ہو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی اختلاف کو دُور کرنے والے شخص کی آمد کی ضرورت نہیں۔

مذکورہ بالا مضمون پر یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ فرض کرو لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر ہی عمل کرتے رہتے اور اختلاف نہ کرتے تو کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ کامل شریعت یا کامل تعلیم نہ آتی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ فرضی کلام ہے۔ حقیقتاً نہ اختلاف کرنے سے لوگوں نے رُکنا تھا اور نہ اس تعلیم کے آنے میں روک پیدا ہونی تھی۔ مگر بفرض محال ایسی صورت ہوتی بھی تو اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ لَوۡ کَانَ فِی الۡاَرۡضِ مَلٰٓئِکَۃٌ یَّمۡشُوۡنَ مُطۡمَئِنِّیۡنَ لَنَزَّلۡنَا عَلَیۡہِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَکًا رَّسُوۡلًا (بنی اسرائیل، ع 11) اگر دنیا میں سب فرشتے ہی فرشتے ہوتے یعنی سب کے سب انسان نیک ہوتے تو ہم ان میں سے ہر ایک شخص پر اپنا کلام نازل کرتے یعنی اس صورت میں ایک نبی قوم کی طرف نہ بھیجا جاتا بلکہ سب ہی نبی ہوجاتے اور انکار اور کفر کا سوال ہی نہ پیدا ہوتا۔ مگر نہ دنیا سب کی سب نیک بنی نہ خدا تعالیٰ نے نبیوں کے سلسلہ کو بند کیا۔

ہُدًی وَّرَحۡمَۃً لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ میں مضمون کے دوسرے پہلو کو لیا کہ جو اختلاف کرتے ہیں ان کیلئے تیرا یہ کام ہے کہ قرآن کریم کے رُو سے ان کے اختلاف دُور کرے اور جو مومن ہیں ان کیلئے ترقی مدارج اور رحمت کے حصول کا ذریعہ اس قرآن کو بنائے۔

(تفسیر کبیر، جلد چہارم، صفحہ 189، مطبوعہ 2010 قادیان)

......☆......☆......☆......

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصلحتاً نفلی روزہ کھول لینا

(1968) وہب بن عبداللہ سوائی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سلمانؓ اور حضرت ابودرداءؓ کو آپس میں بھائی بھائی بنایا۔ حضرت سلمانؓ حضرت ابودرداءؓ سے ملنے گئے تو انہوں نے حضرت امّ درداء کو دیکھا کہ انہوں نے میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اُن سے پوچھا: تمہارا یہ کیا حال ہے؟ وہ کہنے لگیں: تمہارے بھائی ابودرداءؓ کو دنیا میں کوئی حاجت نہیں۔ اتنے میں حضرت ابودرداءؓ آئے تو انہوں نے حضرت سلمانؓ کیلئے کھانا تیار کیا اور ان سے کہا آپؓ کھائیں (اور) کہا: مَیں تو روزہ دار ہوں۔ حضرت سلمانؓ نے کہا: مَیں اس وقت تک ہرگز نہ کھاؤں گا جب تک آپؓ نہ کھائیں۔ (وہب نے) کہا: حضرت ابودرداء نے کھانا کھایا اور جب رات ہوئی تو حضرت ابودرداءؓ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ (حضرت سلمانؓ نے) کہا: سوئیں۔ تو وہ سو گئے۔ پھر نماز کیلئے اٹھنے لگے تو انہوں نے کہا: ابھی سوئیں۔ جب رات کا آخری حصہ ہوا تو حضرت سلمانؓ نے کہا: اب اُٹھیں اور دونوں نے نماز پڑھی اور حضرت سلمانؓ نے اُن سے کہا: تیرے ربّ کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیرے نفس کا بھی اور تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے۔ اس لئے ہر حق والے کو اُس کا حق دے۔ حضرت ابودرداءؓ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور آپؐ سے اس بات کا ذکر کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا: سلمانؓ نے سچ کہا ہے۔ (صحیح بخاری، جلد 3، کتاب الصوم، مطبوعہ 2008ء قادیان)

اس شمارہ میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انعامی چیلنج (اداریہ)

خطبہ جمعہ فرمودہ 15 اپریل 2022ء (مکمل متن)

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)

خطاب بعد دوپہر جلسہ سالانہ یو.کے 2007ء

اہم سوال کے جواب: از حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ بھارت کی حضور انور سے آن لائن ملاقات

خطبہ جمعہ حضور انور بطرز سوال وجواب | وصایا

اعلانات | نماز جنازہ حاضر وغائب

خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر: نگران بدر بورڈ قادیان

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِنعامی چیلنج

ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اِنَّ السُّمُوْمَ لَشَرُّ مَا فِی الْعَالَمِ ۞ شَرَّ السُّمُوْمِ عَدَاوَۃُ الصُّلَحَاءِ

’’قصیدہ اعجازیہ‘‘ کی مثل لانے پر مولوی ثناء اللہ کیلئے دس ہزار روپے کا پُرشوکت انعام

’’یہ ایک عظیم الشان نشان ہے اِس لئے مَیں اِس نشان کو دس ہزار روپیہ کے انعام کے ساتھ مولوی ثناء اللہ اور اُس کے مددگاروں کے سامنے پیش کرتا ہوں‘‘

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ پُرشوکت انعامی چیلنج ہم آپؑ کی کتاب ’’اعجازِ احمدی ضمیمہ نزول المسیح‘‘ رُوحانی خزائن جلد 19 سے پیش کررہے ہیں۔ گزشتہ شمارہ میں ہم اس چیلنج کا پس منظر اور اس تعلق میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چیلنج اور آپؑ کے ارشادات پیش کرچکے ہیں۔ اس شمارہ میں ہم اسی چیلنج کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اشتہار پیش کریں گے۔ آپؑ نے اشتہار سے قبل یہ دو اشعار تحریر فرمائے۔ یہ آپؑ کے الہامی اشعار ہیں۔ اس کے بعد آپؑ نے ’’**دس ہزار روپیہ کا اشتہار**‘‘ کے عنوان سے اشتہار شائع فرمایا اور مولوی ثناء اللہ امرتسری کو قصیدہ اعجازیہ کی مثل لانے کا چیلنج دیا۔

قادر کے کاروبار نمودار ہوگئے ۔۔۔ کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہوگئے
کافر جو کہتے تھے وہ نگونسار ہوگئے ۔۔۔ جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہوگئے

دس ہزار روپیہ کا اشتہار

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

’’یہ اشتہار خدا تعالیٰ کے اس نشان کے اظہار کیلئے شائع کیا جاتا ہے جو اور نشانوں کی طرح ایک پیشگوئی کو پورا کرے گا یعنی یہ بھی وہ نشان ہے جس کی نسبت وعدہ تھا کہ وہ اخیر دسمبر 1902 تک ظہور میں آجائے گا اور اس کے ساتھ دس ہزار روپیہ کا اشتہار اِس بات کے لئے بطور گواہ کے ہے کہ اپنے دعویٰ کی سچائی کے لئے کس زور سے اور کس قدر صرفِ مال سے مخالفین کو متنبہ کیا گیا ہے۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے موضع مُدّ میں باآواز بلند کہا تھا کہ ہم کتاب اعجاز المسیح کو معجزہ نہیں کہہ سکتے اور مَیں اِس طرح کی کتاب بنا سکتا ہوں اور یہ سچ بھی ہے کہ اگر مخالف مقابلہ کرسکیں اور اُسی مقررہ مدت میں اسی طرح کی کتاب بنا سکیں تو پھر وہ معجزہ کیسا ہوا اِس صورت میں تو ہم صاف جھوٹے ہوگئے لیکن جب ہمارے دوست مولوی سیّد محمد سرور صاحب و مولوی عبداللہ صاحب 2 نومبر 1902 کو قادیان میں پہنچ گئے تو چند روز کے بعد مجھے خیال آیا کہ اگر اعجاز المسیح کی نظیر طلب کی جائے تو جیسا کہ ہمیشہ سے یہ مخالف لوگ حیلہ بہانہ سے کام لیتے ہیں اِس میں بھی کہہ دیں گے کہ ہماری دانست میں کتاب اعجاز المسیح ستّر دِن میں طیار نہیں ہوئی جیسا کہ تقریر متعلقہ جلسہ مہوتسو کی نسبت مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ یہ تقریر پہلے بنائی گئی ہے اور ایک مُدّت تک سوچ کر لکھی گئی ہے۔ پس اگر اب بھی کہہ دیں کہ یہ اعجاز المسیح ستّر دن میں نہیں بلکہ ستّر مہینے میں بنائی گئی ہے تو اب یہ امر عوام کی نظر میں مشتبہ ہو جائیگا اور مَیں چند روز اِسی فکر میں تھا کہ کیا کروں آخر 6 نومبر 1902 کی شام کو میرے دل میں ڈالا گیا کہ ایک قصیدہ مقام مُدّ کے مباحثہ کے متعلق بناؤں کیونکہ بہرحال قصیدہ بنانے کا زمانہ یقینی اور قطعی ہے کیونکہ اس سے تو کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ 29؍اور 30؍اکتوبر 1902 کو بمقام مُدّ بحث ہوئی تھی اور پھر دوسری نومبر کو ہمارے دوست قادیان پہنچے اور 7 نومبر 1902 کو مَیں ایک گواہی کے لئے منشی نصیرالدین صاحب منصف عدالت بٹالہ کی کچہری میں گیا شاید مَیں نے ایک یا دو شعر راہ میں بنائے مگر 9 نومبر 1902 کو قصیدہ پوری توجہ سے شروع کیا اور پانچ دن تک قصیدہ اور اُردو مضمون ختم کرلیا اس لئے یہ امر شک وشبہ سے پاک ہوگیا کہ کتنی مُدّت میں قصیدہ بنایا گیا کیونکہ اس قصیدہ میں اور نیز اُردو مضمون میں واقعات اُس بحث کے درج ہیں جو 29؍اور 30؍اکتوبر 1902 میں بمقام مُدّ ہوئی تھی پس اگر یہ قصیدہ اور اُردو مضمون اِس قلیل مُدت میں طیار نہیں ہوا اور پہلے اِس سے بنایا گیا تو پھر مجھے عالم الغیب ماننا چاہئے جس نے تمام واقعات کی پہلے سے خبر دی۔ غرض یہ ایک عظیم الشان نشان ہے اور نہایت سہل طریق فیصلہ کا۔ اور یاد رہے کہ جیسا میں نے ابھی بیان کیا ہے کہ یہ تمام مدت قصیدہ پر ہی خرچ نہیں ہوئی بلکہ اُس اُردو مضمون پر بھی خرچ ہوئی ہے جو اِس قصیدہ کے ساتھ شامل ہے اور وہ دونوں بہیئت مجموعی خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نشان ہیں اور مقابلہ کیلئے اور دس ہزار روپیہ انعام پانے کیلئے یہ شرط ضروری ہے کہ جو شخص بالمقابل لکھے وہ ساتھ ہی اِس اُردو کا ردّ بھی لکھے جو میری وجوہات کو توڑ سکے جس کی عبارت ہماری عبارت سے کم نہ ہو اور اگر کوئی ان دونوں میں سے کسی کو چھوڑے گا تو وہ اِس شرط کا توڑنے والا ہوگا مَیں اپنے مخالفوں پر کوئی ایسی مشقت نہیں ڈالتا جس مشقت سے مَیں نے حصہ نہ لیا ہو ظاہر ہے کہ اُردو عبارت بھی اسی واقعہ بحث کے متعلق ہے اور اس میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے اُن اعتراضات کا جواب ہے جو اُنہوں نے پیش کئے تھے۔ اِس صورت میں کون شک کرسکتا ہے کہ وہ اُردو عبارت پہلے سے بنا رکھی تھی۔ پس میرا حق ہے کہ جس قدر خارق عادت وقت میں یہ اُردو عبارت اور قصیدہ تیار ہوگئے ہیں مَیں اُسی وقت تک نظیر پیش کرنے کا ان لوگوں سے مطالبہ کروں کہ جو اِن تحریرات کو انسان کا افترا خیال کرتے ہیں اور معجزہ قرار نہیں دیتے اور مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر وہ اتنی مدت تک جو مَیں نے اردو مضمون اور قصیدہ پر خرچ کی ہے اِسی قدر مضمون اُردو جس میں میری ہر ایک بات کا جواب ہو کوئی بات رہ نہ جائے اور اسی قدر قصیدہ جو اِسی تعداد کے اشعار میں واقعات کے بیان پر مشتمل ہو اور فصیح و بلیغ ہو اِسی مُدّت مقررہ میں چھاپ کر شائع کردیں تو مَیں ان کو دس ہزار روپیہ نقد دوں گا۔ میری طرف سے یہ اقرار صحیح شرعی ہے جس میں ہرگز تخلّف نہیں ہوگا اور جس کا وہ بذریعہ عدالت بھی ایفاء کرا سکتے ہیں اور اگر اب مولوی ثناء اللہ اور دوسرے میرے مخالف پہلو تہی کریں اور بدستور مجھے کافر اور دجّال کہتے رہیں تو یہ ان کا حق نہیں ہوگا کہ مغلوب اور لاجواب ہوکر ایسی چالاکی ظاہر کریں اور وہ پبلک کے نزدیک جھوٹے ٹھہریں گے اور پھر مَیں یہ بھی اجازت دیتا ہوں کہ وہ سب مل کر اُردو مضمون کا جواب اور قصیدہ مشتملہ بر واقعات لکھ دیں مَیں کچھ عذر نہیں کروں گا۔ اگر انہوں نے قصیدہ اور جواب مضمون ملحقہ قصیدہ میعاد مقررہ میں چھاپ کر شائع کردیا تو مَیں بیشک جھوٹا ٹھہروں گا۔ مگر چاہئے کہ میرے قصیدہ کی طرح ہر یک بیت کے نیچے اُردو ترجمہ لکھیں اور منجملہ شرائط کے اس کو بھی ایک شرط سمجھ لیں اِس مقابلہ سے تمام جھگڑے کا فیصلہ ہوجائے گا اور انشاء اللہ 16؍نومبر 1902 کی صبح کو مَیں یہ رسالہ اعجاز احمدی مولوی ثناء اللہ کے پاس بھیج دوں گا جو مولوی سید محمد سرور صاحب لے کر جائیں گے اور اسی تاریخ یہ رسالہ اُن تمام صاحبوں کی خدمت میں جو اِس قصیدہ میں مخاطب ہیں بذریعہ رجسٹری روانہ کردوں گا۔ بالآخر مَیں اِس بات پر بھی راضی ہوگیا ہوں کہ ان تمام مخالفوں کو جواب مذکورہ بالا کے لکھنے اور شائع کرنے کیلئے پندرہ روز کی مہلت دوں کیونکہ اگر وہ زیادہ سے زیادہ بحث کریں تو انہیں اِس صورت میں کہ 18 یا 19 نومبر 1902 تک میرا قصیدہ اُن کے پاس پہنچ جائے گا۔ بہرحال ماننا پڑے گا کہ یکم نومبر 1902 سے نصف نومبر تک پندرہ دن ہوئے مگر تاہم مَیں نے اُن کی حالت پر رحم کرکے اتمام حجت کے طور پر پانچ دن اُن کے لئے اور زیادہ کردیئے ہیں اور ڈاک کے دن ان دنوں سے باہر ہیں۔ پس ہم جھگڑے سے کنارہ کرنے کیلئے تین دن ڈاک کے فرض کر لیتے ہیں یعنی 17-18-19؍نومبر 1902۔ اِن دنوں تک بہرحال اُن کے پاس جابجا یہ قصیدہ پہنچ جائیگا۔ اب اُن کی میعاد 20؍نومبر سے شروع ہوگی۔ پس اِس طرح پر 10 دسمبر 1902 تک اِس میعاد کا خاتمہ ہوجائیگا۔ پھر اگر بیس دن میں جو دسمبر 1902 کی دسویں کے دِن کی شام تک ختم ہوجائیگی، اُنہوں نے اِس قصیدہ اور اُردو مضمون کا جواب چھاپ کر شائع کردیا تو یُوں سمجھو کہ مَیں نیست و نابود ہوگیا اور میرا سلسلہ باطل ہوگیا۔ اِس صورت میں میری تمام جماعت کو چاہئے کہ مجھے چھوڑ دیں اور قطع تعلق کریں لیکن اگر اب بھی مخالفوں نے عمداً کنارہ کشی کی تو نہ صرف دس ہزار روپے کے انعام سے محروم رہیں گے بلکہ دس لعنتیں اُن کا ازلی حصّہ ہوگا اور اِس انعام میں سے ثناء اللہ کو پانچ ہزار ملے گا اور باقی پانچ کو اگر فتح یاب ہوگئے ایک ایک ہزار ملے گا۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی‘‘

خاکسار میرزا غلام احمد قادیانی

(اعجازِ احمدی ضمیمہ نزول المسیح رُوحانی خزائن جلد 19 صفحہ 202 تا 205)

عربی کا محاورہ ہے کہ اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَافْعَلْ مَاشِئْتَ کہ جب تجھے شرم وحیا نہیں تو پھر تُو جو چاہے کر۔ ایک باحیا انسان سوچ سمجھ کر کلام کرتا ہے اور پھونک پھونک کر قدم اُٹھاتا ہے لیکن سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت میں مولویوں نے بے حیائی کی تمام حدیں پار کیں۔ ایک شخص محمد بخش جو جعفر زٹلی کے نام سے مشہور تھا، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سخت مخالف تھا گالیاں دینے اور گالیوں سے بھرے اشتہار شائع کرنے اور جھوٹ بولنے میں سرفہرست تھا، لاہور کا رہنے والا تھا۔ اس نے بھی بے حیائی کی راہ سے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور اعجازِ احمدی کے متعلق کہا کہ پانچ دن میں کتاب مکمل کرنیکا دعویٰ غلط ہے۔ اسکا مسوّدہ نظم ونثر آپؑ نے پہلے سے بنا چھوڑا تھا بعد میں صرف مُدّ کے حالات شامل کرکے کتاب شائع کردی گئی۔ ملفوظات میں لکھا ہے کہ :

28 نومبر 1902 بروز جمعہ، بعد نماز مغرب حضرت اقدس مسجد کے گوشہ میں تشریف فرما ہوئے، جعفر زٹلی نے اپنے اخبار میں لکھا تھا کہ یہ بیان غلط ہے کہ اعجاز احمدی پانچ دن میں تیار ہوئی بلکہ اس کا مسودہ ایک عرصہ سے تیار ہو رہا تھا۔ صرف مُدّ کے واقعات کا تھوڑا سا مضمون ان ایام میں بنالیا ہے۔ اس سفید جھوٹ پر حضرت تبسم فرماتے رہے اور تعجب کرتے رہے کہ ان لوگوں کو اس قدر جھوٹ پر جھوٹ کی کس طرح جرأت ہوتی ہے پھر فرمایا کہ:

ہر ایک بات کے واسطے فیصلہ ہوتا ہے جب تک خدا تعالیٰ ان لوگوں پر اوّل سبقت نہ کرے ہم بھی نہیں کرتے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 544، مطبوعہ 2003 قادیان)

ارضِ مُدّ کی تباہی کی پیشگوئی

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے قصیدہ میں ارضِ مُد کی تباہی کی پیشگوئی کی تھی چنانچہ ٹھیک چھ ماہ بعد طاعون کی وبا نے مد کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں، آپؑ نے اپنے شعر میں فرمایا :

اَرٰی اَرْضَ مُدٍّ قَدْ اُرِیْدَ تَبَارُھَا ۔۔۔ وَغَادَرَھُمْ رَبِّیْ کَغُصْنٍ تُجَذَّرُ

میں مُدّ کی زمین دیکھتا ہوں کہ اُس کی تباہی نزدیک آ گئی۔ اور میرے ربّ نے اُن کو کٹی ٹہنی کی طرح کردیا

باقی صفحہ نمبر 18 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

’’جب میرے والد خلیفہ بنائے گئے اور اللہ نے انہیں امارت تفویض فرمائی تو خلافت کے آغاز ہی میں آپ نے ہر طرف سے فتنوں کو موجزن اور جھوٹے مدعیان نبوت کی سرگرمیوں اور منافق مرتدوں کی بغاوت کو دیکھا اور آپ پر اتنے مصائب ٹوٹے کہ اگر وہ پہاڑوں پر ٹوٹتے تو وہ پیوست زمین ہو جاتے اور فوراً گر کر ریزہ ریزہ ہو جاتے لیکن آپ کو رسولوں جیسا صبر عطا کیا گیا۔‘‘ (حضرت عائشہؓ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد صدیقِ اکبر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات اور مناقبِ عالیہ

ابوبکر جغرافیہ کا دقیق علم رکھتے تھے اور زمین کے نشانات اور انسانی آبادیوں اور جزیرۃ العرب کے راستوں سے بخوبی واقف تھے۔ گویا کہ جزیرہ عرب مجسم شکل میں آپ کی آنکھوں کے سامنے تھا جیسا کہ دورِ حاضر میں جدید ٹیکنالوجی سے لیس مراکزِ قیادت میں ہوتا ہے

فتنۂ ارتداد اور بغاوت کے دوران بھجوائی جانے والی مہمات کا تذکرہ

جن لشکروں کو ابوبکر نے روانہ فرمایا وہ آپس میں مربوط تھے اور یہ خلافت کی اہم کامیابیوں میں سے تھا کیونکہ ان لشکروں کے اندر قیادت کی مہارت کے ساتھ حسنِ تنظیم بھی موجود تھا

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 15؍ اپریل 2022ء بمطابق 15؍ شہادت 1401 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۬ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

گذشتہ خطبہ سے پہلے جو خطبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واقعات کے بارے میں دیا جا رہا تھا اس میں مختلف حوالے بیان کیے گئے تھے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مرتدین کو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے سزا ان کے ارتداد کی وجہ سے نہیں دی تھی بلکہ بغاوت اور جنگ کی وجہ سے ان کو جواب دیا گیا تھا۔ اس بارے میں زمانے کے حکم وعدل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہدِ خلافت میں اس ارتداد کو سرکشی اور بغاوت سے تعبیر کیا ہے۔

چنانچہ اس کا ذکر کرتے ہوئے کہ حضرت ابوبکرؓ کی جرأت اور دلیری کتنی تھی آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’اہل تحقیق سے یہ امر مخفی نہیں کہ آپ کی خلافت کا وقت خوف اور مصائب کا وقت تھا۔ چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو اسلام اور مسلمانوں پر مصائب ٹوٹ پڑے۔ بہت سے منافق مرتد ہو گئے اور مرتدوں کی زبانیں دراز ہو گئیں اور افترا پردازوں کے ایک گروہ نے دعویٔ نبوت کر دیا اور اکثر بادیہ نشین ان کے گرد جمع ہو گئے یہاں تک کہ مسیلمہ کذاب کے ساتھ ایک لاکھ کے قریب جاہل اور بدکردار آدمی مل گئے اور فتنے بھڑک اٹھے اور مصائب بڑھ گئے۔ اور آفات نے دور و نزدیک کا احاطہ کر لیا۔ اور مومنوں پر ایک شدید زلزلہ طاری ہو گیا۔ اس وقت تمام لوگ آزمائے گئے اور خوفناک اور حواس باختہ کرنے والے حالات نمودار ہو گئے اور مومن ایسے لاچار تھے کہ گویا ان کے دلوں میں آگ کے انگارے دہکائے گئے ہوں یا وہ چھری سے ذبح کر دیئے گئے ہوں۔ کبھی تو وہ خَیْرُ الْبَرِیَّہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی جدائی کی وجہ سے اور گاہے ان فتنوں کے باعث جو جلا کر بھسم کر دینے والی آگ کی صورت میں ظاہر ہوئے تھے روتے۔ امن کا شائبہ تک نہ تھا۔ فتنہ پرداز گند کے ڈھیر پر اُگے ہوئے سبزے کی طرح چھا گئے تھے۔ مومنوں کا خوف اور ان کی گھبراہٹ بہت بڑھ گئی تھی۔ اور دل دہشت اور بے چینی سے لبریز تھے۔ ایسے (نازک) وقت میں (حضرت) ابوبکر رضی اللہ عنہ حاکم وقت اور (حضرت) خاتم النبیینؐ کے خلیفہ بنائے گئے۔ منافقوں، کافروں اور مرتدوں کے جن رویوں اور طور طریقوں کا آپ نے مشاہدہ کیا ان سے آپ ہم وغم میں ڈوب گئے۔ آپ اس طرح روتے جیسے ساون کی جھڑی لگی ہو اور آپ کے آنسو چشمۂ رواں کی طرح بہنے لگتے اور آپ (رضی اللہ عنہ) (اپنے) اللہ سے اسلام اور مسلمانوں کی خیر کی دعا مانگتے۔ (حضرت) عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ

جب میرے والد خلیفہ بنائے گئے اور اللہ نے انہیں امارت تفویض فرمائی تو خلافت کے آغاز ہی میں آپ نے ہر طرف سے فتنوں کو موجزن اور جھوٹے مدعیان نبوت کی سرگرمیوں اور منافق مرتدوں کی بغاوت کو دیکھا اور آپ پر اتنے مصائب ٹوٹے کہ اگر وہ پہاڑوں پر ٹوٹتے تو وہ پیوست زمین ہو جاتے اور فوراً گر کر ریزہ ریزہ ہو جاتے لیکن آپ کو رسولوں جیسا صبر عطا کیا گیا۔‘‘

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ’’یہاں تک کہ اللہ کی نصرت آن پہنچی اور جھوٹے نبی قتل اور مرتد ہلاک کر دیئے گئے۔ فتنے دور کر دیئے گئے اور مصائب چھٹ گئے اور معاملے کا فیصلہ ہو گیا اور خلافت کا معاملہ مستحکم ہوا اور اللہ نے مومنوں کو آفت سے بچا لیا اور ان کی خوف کی حالت کو امن میں بدل دیا اور ان کے لیے ان کے دین کو تمکنت بخشی اور ایک جہان کو حق پر قائم کر دیا اور مفسدوں کے چہرے کالے کر دیئے۔ اور اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے (حضرت ابوبکر) صدیقؓ کی نصرت فرمائی اور سرکش سرداروں اور بتوں کو تباہ و برباد کر دیا۔ اور کفار کے دلوں میں ایسا رعب ڈال دیا کہ وہ پسپا ہو گئے اور (آخر) انہوں نے رجوع کر کے توبہ کی اور یہی خدائے قہار کا وعدہ تھا اور وہ سب صادقوں سے بڑھ کر صادق ہے۔ پس غور کر کہ کس طرح خلافت کا وعدہ اپنے پورے لوازمات اور علامات کے ساتھ (حضرت ابوبکر) صدیقؓ کی ذات میں پورا ہوا۔ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس تحقیق کی خاطر تمہارا سینہ کھول دے۔‘‘ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’غور کرو کہ آپ کے خلیفہ ہونے کے وقت مسلمانوں کی کیا حالت تھی۔ اسلام مصائب کی وجہ سے آگ سے جلے ہوئے شخص کی طرح (نازک حالت میں) تھا۔ پھر اللہ نے اسلام کو اس کی طاقت لوٹا دی اور اسے گہرے کنویں سے نکالا اور جھوٹے مدعیان نبوت دردناک عذاب سے مارے گئے اور مرتد چوپاؤں کی طرح ہلاک کئے گئے اور اللہ نے مومنوں کو اس خوف سے جس میں وہ مُردوں کی طرح تھے امن عطا فرمایا۔ اس تکلیف کے رفع ہونے کے بعد مومن خوش ہوتے تھے اور (حضرت ابوبکر) صدیقؓ کو مبارکباد دیتے اور مرحبا کہتے ہوئے ان سے ملتے تھے۔ آپ کی تعریف کرتے اور رب الارباب کی بارگاہ سے آپ کے لئے دعائیں کرتے تھے۔ آپ کی تعظیم اور تکریم کے آداب بجالانے کے لئے لپکتے تھے۔ اور انہوں نے آپ کی محبت کو اپنے دل کی گہرائی میں داخل کر لیا اور وہ اپنے تمام معاملات میں آپ کی پیروی کرتے تھے اور وہ آپ کے شکر گزار تھے۔ انہوں نے اپنے دلوں کو روشن اور چہروں کو شاداب کیا اور وہ محبت و الفت میں بڑھ گئے اور پوری جدوجہد سے آپ کی اطاعت کی۔ وہ آپ کو ایک مبارک وجود اور نبیوں کی طرح تائید یافتہ سمجھتے تھے۔ اور یہ سب کچھ (حضرت ابوبکر) صدیقؓ کے صدق اور گہرے یقین کی وجہ سے تھا۔‘‘

(سر الخلافۃ اردو ترجمہ عربی عبارت، شائع کردہ نظارت اشاعت، صفحہ 47 تا 51)

یہ سر الخلافہ آپ کی عربی میں کتاب ہے۔ یہ اس عربی کا اردو ترجمہ ہے۔

فتنہ ارتداد اور بغاوت جب ہوا ہے تو اس کی طرف آپ نے بعض مہمات بھیجی تھیں جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تقریباً سارے عرب نے ہی ارتداد اختیار کر لیا تھا۔ کچھ لوگ تو وہ تھے جنہوں نے صرف زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تھا۔ ان کے خلاف جو کارروائیاں حضرت ابوبکرؓ کی طرف سے کی گئیں ان کا تذکرہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

اب دوسرے گروہ کا ذکر کیا جاتا ہے جنہوں نے نہ صرف اسلام سے ارتداد اختیار کر لیا تھا بلکہ بغاوت کر دی تھی اور مسلمانوں کو قتل بھی کر رہے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان کی خبر لینے کا عزم فرمایا چنانچہ بِدَایَۃ و النِّھَایَۃ میں لکھا ہے کہ حضرت اسامہؓ کے لشکر کے آرام کرنے کے بعد حضرت ابوبکرؓ اسلامی افواج کے ساتھ تلوار سونتے ہوئے مدینہ سے سوار ہو کر ذُو الْقَصَّہ کی طرف روانہ ہوئے جو مدینہ سے اس زمانے میں جو سفر کا ذریعہ تھا اس کے مطابق ایک رات اور ایک دن کے فاصلے پر واقع ہے۔ صحابہ کرامؓ جن میں حضرت علیؓ بھی تھے وہ آپ سے اصرار کر رہے تھے کہ آپ مدینہ واپس تشریف لے جائیں اور اَعراب سے جنگ کے لیے اپنے سوا کسی دوسرے بہادر کو بھیج دیں۔ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ میرے والد تلوار سونتے ہوئے سواری پر سوار ہو کر روانہ ہوئے

توحضرت علی بن ابی طالبؓ نے آکرآپ کی اونٹنی کی مہار پکڑ لی اور عرض کیا: اے خلیفۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ سے وہ بات کہتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن فرمائی تھی۔ آپ نے تلوار کیوں سونتی ہے؟ ہمیں اپنی جان کی وجہ سے مصیبت میں نہ ڈالیے۔ حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ ہمیں اپنی جان کی وجہ سے مصیبت میں نہ ڈالیے۔ اللہ کی قسم! اگر ہمیں آپ کی جان کی مصیبت پہنچی تو آپ کے بعد ہمیشہ کے لیے اسلام کا نظام نہ رہے گا۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ واپس تشریف لے گئے اور فوج کو بھیج دیا۔

(البدایۃ والنھایۃ، جلد3، جزء6، صفحہ 311-312، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ)

جب حضرت اسامہؓ اور ان کے لشکر نے آرام کر لیا اور ان کی سواریاں بھی تازہ دم ہو گئیں اور اموالِ زکوٰۃ بھی بکثرت آ گئے جو مسلمانوں کی ضرورت سے زائد تھے تو حضرت ابوبکرؓ نے فوج کو تقسیم کیا اور گیارہ جھنڈے باندھے۔

ایک جھنڈا حضرت خالد بن ولیدؓ کے لیے باندھا اور ان کو حکم دیا کہ وہ طُلَیحہ بن خُوَیلِد کے مقابلے پر جائیں اس سے فارغ ہو کر بُطَاح میں مَالِک بن نُوَیرَہ سے مقابلہ کے لیے جائیں اگر اس وقت تک وہ ان کے مقابلہ پر جمارہے۔ یہ سب مرتدین تھے، جنگ کرنا چاہتے تھے۔ بُطاح بنو اسد کے علاقے میں ایک چشمہ کا نام ہے۔ اس طرف آپ نے بھیجا۔ حضرت عکرمہ بن ابوجہلؓ کے لیے جھنڈا باندھا اور ان کو مُسَیلمہ کے مقابلے کا حکم دیا۔ تیسرا جھنڈا حضرت مُہَاجِر بن ابواُمَیّہؓ کے لیے باندھا اور ان کو حکم دیا کہ وہ عَنسِی کی فوجوں کا مقابلہ کریں۔ پھر قَیس بن مَکشُوح اور ان اہل یمن کے مقابلہ میں جو اَبنَاء سے برسرپیکار تھے اَبنَاء کی امداد کریں۔ اَبنَاء بھی اہل فارس میں سے ایک قوم کی اولاد تھی جنہوں نے یمن میں سکونت اختیار کر لی تھی اور عربوں میں شادیاں کی تھیں۔ اور فرمایا کہ اس سے فارغ ہو کر کِندہ کے مقابلے کے لیے حضرموت چلے جائیں۔ حضرموت بھی یمن کا ایک علاقہ ہے۔ چوتھے حضرت خالد بن سعید بن عاصؓ کے لیے جھنڈا باندھا اور ان کو حَمقَتَین کی طرف بھیجا جو شام کی سرحد پر ہے۔ پانچویں حضرت عمرو بن عاصؓ کے لیے جھنڈا باندھا اور ان کو قُضَاعَہ وَدِیعَہ اور حَارِث کی جمعیتوں کے مقابلے پر جانے کا حکم دیا۔ چھٹا جھنڈا حضرت حذیفہ بن مِحْصَن غَلْفَانِیؓ کے لیے باندھا اور ان کو اہل دَبَا کی طرف جانے کا حکم دیا۔ دَبَا بھی عمان میں عربوں کا ایک بازار تھا۔ عمان کا ایک قدیم اور مشہور شہر تھا۔ مارکیٹ لگا کرتی تھی۔ ساتواں حضرت عَرفَجَہ بن ھَرثَمَہؓ کے لیے جھنڈا باندھا اور ان کو مُہرَہ جانے کا حکم دیا۔ مُہرَہ یمن کے ایک علاقے کا نام ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان دونوں کو فرمایا کہ ایک جگہ اکٹھے ہو جائیں مگر جو علاقے ان کے سپرد کیے گئے ہیں ان میں وہ ایک دوسرے پر امیر رہیں گے۔ یعنی پہلے یمن والے اور دوسرے ان کو۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے شُرَحبِیل بن حَسَنَہ کو حضرت عکرمہ بن ابوجہل کے پیچھے روانہ کیا اور حکم دیا کہ یمامہ سے فارغ ہو کر قُضَاعہ کے مقابلہ پر چلے جانا اور مرتدین سے جنگ کے موقع پر تم ہی اپنے لشکر کے امیر ہو گے۔ نواں حضرت طُرَیفَہ بن حَاجِزؓ کے لیے جھنڈا باندھا اور ان کو حکم دیا کہ وہ بنوسُلَیم اور ہَوَازِن کا مقابلہ کریں۔ دسواں جھنڈا حضرت سُوَید بن مُقَرِّنؓ کے لیے باندھا اور ان کو حکم دیا کہ وہ یمن کے علاقے تِہَامہ کی طرف جائیں اور گیارھواں جھنڈا حضرت علاء رضی اللہ عنہ بن حَضرَمی کے لیے باندھا اور ان کو بحرین جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ یہ اُمَرا ذُوالقَصَّہ سے اپنی اپنی سمت روانہ ہو گئے۔ (تاریخ الطبری، جلد2، صفحہ 257، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ لبنان 2012ء) (ماخوذ از سیدنا ابوبکر صدیقؓ شخصیت و کارنامے، صفحہ 288، مکتبہ الفرقان مظفر گڑھ پاکستان) (معجم البلدان، جلد1، صفحہ 527، جلد 2، صفحہ 270، 311، 496) (معجم الوسیط زیر مادہ ''بنی'')

حضرت ابوبکرؓ نے ہر دستے کے امیر کو حکم دیا کہ جہاں جہاں سے وہ گزریں وہاں کے طاقتور مسلمانوں کو اپنے ساتھ لیں اور بعض طاقتور افراد کو وہیں اپنے علاقے کی حفاظت کے لیے پیچھے چھوڑ دیں۔

(تاریخ الطبری، جلد2، صفحہ 257، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ لبنان 2012ء)

حضرت ابوبکرؓ کی اس تقسیم کا ذکر کرتے ہوئے ایک مصنف لکھتے ہیں کہ ذُوالقَصَّہ فوجی مرکز قرار پایا۔ یہاں سے منظم اسلامی افواج ارتداد کی تحریک کو کچلنے کے لیے مختلف علاقوں کی طرف روانہ ہوئیں۔ حضرت ابوبکرؓ کے منصوبہ سے منفرد عبقریت اور دقیق جغرافیائی تجربہ کا پتہ چلتا ہے۔ دستوں کی تقسیم اور ان کے مواقع کی تحدید سے واضح ہوتا ہے کہ ابوبکر جغرافیہ کا دقیق علم رکھتے تھے اور زمین کے نشانات اور انسانی آبادیوں اور جزیرۃ العرب کے راستوں سے بخوبی واقف تھے۔

گویا کہ جزیرہ عرب مجسم شکل میں آپ کی آنکھوں کے سامنے تھا جیسا کہ دورِ حاضر میں جدید ٹیکنالوجی سے لیس مراکز قیادت میں ہوتا ہے۔ جو شخص بھی لشکروں کو روانہ کرنے ان کی جہت کا تعین کرنے، تفرق کے بعد اجتماع اور دوبارہ مجتمع ہونے کے لیے تفرق میں غور و فکر کرے گا اس کو یہ اچھی طرح معلوم ہو جائے گا کہ یہ منصوبہ بندی پورے جزیرہ عرب پر مثالی اور صحیح انداز سے محیط تھی اور ان لشکروں کے ساتھ رابطہ بھی انتہائی دقیق تھا۔ ابوبکر کو ہمہ وقت اس کا پتا رہتا تھا کہ فوج کہاں ہے۔ اس کے تحرکات اور جملہ امور سے بخوبی واقف رہتے تھے اور یہ بھی پتا رہتا تھا کہ ان کو کیا کامیابی ہوئی اور کل کو کیا پروگرام ہے؟ مراسلات انتہائی دقیق اور تیز ہوا کرتے تھے اور میدانِ قتال سے خبریں برابر مدینہ مرکزِ قیادت میں حضرت ابوبکرؓ کو پہنچتی رہتی تھیں۔ پوری فوج سے برابر رابطہ قائم رہتا تھا۔ مرکزِ قیادت اور میدانِ قتال کے درمیان فوجی خبر رسانی میں ابوخَیثَمَہ انصاری، سَلَمہ بن سَلَامہ، ابوبَرزَہ اَسلَمی اور سَلَمہ بن وَقْش نے نمایاں حیثیت حاصل کی۔

جن لشکروں کو ابوبکر نے روانہ فرمایا وہ آپس میں مربوط تھے اور یہ خلافت کی اہم کامیابیوں میں سے تھا کیونکہ ان لشکروں کے اندر قیادت کی مہارت کے ساتھ حسنِ تنظیم بھی موجود تھا۔

مزید برآں اس کے علاوہ قتال میں تجربہ پہلے سے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں غزوات و سرایا کی تحریک میں انہیں عسکری اعمال کا اچھا تجربہ ہو چکا تھا۔ ابوبکر کی حکومت کا عسکری نظام جزیرہ عرب میں تمام عسکری قوتوں پر فوقیت رکھتا تھا اور ان لشکروں کے قائد سیفُ اللہ المَسلُول خالد بن ولید تھے جو اسلامی فتوحات اور حروب ارتداد میں منفرد عبقری شخصیت کے حامل تھے۔ اسلامی فوج کی یہ تقسیم انتہائی اہم فوجی منصوبہ کے تحت عمل میں آئی تھی کیونکہ مرتدین ابھی تک اپنے اپنے علاقوں میں متفرق تھے یعنی کہ بکھرے ہوئے تھے جمع نہیں ہوئے تھے۔ مسلمانوں کے خلاف ان کی جتھہ بندی عمل میں نہ آسکی تھی۔ بڑے قبائل دور دراز علاقوں میں بکھرے تھے۔ وقت اس کے لیے کافی نہ تھا کہ وہ آپس میں جتھہ بندی کر سکیں کیونکہ ارتداد شروع ہوئے ابھی تین ماہ سے زیادہ کا عرصہ نہ گزرا تھا اور ثانیاً وہ اپنے خلاف مسلمانوں کے خطرے کو نہ سمجھ سکے۔ وہ یہ تصور کیے ہوئے تھے کہ چند ماہ میں تمام مسلمانوں کا صفایا کر دیں گے۔ اسی لیے ابوبکر نے چاہا کہ اچانک ان کی شوکت و حکومت کا صفایا کیا جائے، قبل ازیں کہ وہ اپنے باطل کی نصرت کے لیے جتھہ بندی کر سکیں۔ اس لیے ابوبکر نے ان کے فتنہ کے بڑھنے سے قبل ہی ان کی خبر لی اور انہیں اس بات کا موقع نہ دیا کہ وہ اپنا سر اٹھا سکیں اور اپنی زبان دراز کر سکیں جس سے مسلمانوں کو تکلیف پہنچا سکیں۔ (ماخوذ از سیدنا ابوبکر صدیقؓ شخصیت و کارنامے از ڈاکٹر علی محمد صلابی مترجم، صفحہ 288 تا 290، مکتبہ الفرقان مظفر گڑھ پاکستان)

حضرت ابوبکرؓ کی جانب سے قائدین کی تقرری کے حوالے سے مختلف امور کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک لکھنے والے مصنف لکھتے ہیں کہ نمبر ایک تو اس منصوبہ میں اس بات کا اہتمام کیا گیا کہ لشکروں کے درمیان آپس میں ربط اور تعاون برابر قائم رہے۔ اگرچہ ان کے مقامات اور جہات مختلف تھے لیکن سب ایک ہی سلسلہ کی کڑیاں تھیں۔ ان کا آپس میں ملنا اور جدا ہونا ایک ہی مقصد کے پیش نظر تھا اور خلیفہ کے مدینہ میں ہوتے ہوئے قتال کے جملہ امور کا کنٹرول، پاور اس کے ہاتھ میں تھا یعنی خلیفہ کے ہاتھ میں تھا۔ (ب) دوسرا نمبر یہ کہ صدیق اکبر نے دارالخلافہ مدینہ کی حفاظت کے لیے فوج کا ایک حصہ اپنے پاس رکھا اور اسی طرح امور حکومت میں رائے اور مشورہ کے لیے کبار صحابہ کی ایک جماعت اپنے پاس رکھی۔ تیسرے یہ کہ ابوبکر کو معلوم تھا کہ ارتداد سے متاثرہ علاقوں میں اسلامی قوت موجود ہے۔ آپ کو اس کی فکر لاحق ہوئی کہ کہیں یہ مسلمان مشرکین کے غیظ و غضب کا نشانہ نہ بنیں اس لیے قائدین کو حکم فرمایا کہ ان میں سے جو قوت اور طاقت کے مالک ہیں ان کو اپنے ساتھ شامل کر لیں اور ان علاقوں کی حفاظت کی خاطر کچھ افراد کو وہاں مقرر کر دیں۔ چوتھے مرتدین کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے ابوبکر نے اَلحَربُ خُدعَۃٌ کے اصول کو اپنایا۔ فوج کے اہداف کچھ ظاہر کرتے حالانکہ مقصود کچھ اَور ہی ہوتا۔ انتہائی احتیاط اور حذر کا طریقہ اختیار کیا کہ کہیں ان کا منصوبہ فاش نہ ہونے پائے۔ اس طرح ابوبکر کی قیادت میں سیاسی مہارت، علمی تجربہ، علم راسخ اور ربانی فتح اور نصرت نمایاں ہوتی ہیں۔ (ماخوذ از سیدنا ابوبکر صدیقؓ شخصیت و کارنامے از ڈاکٹر علی محمد صلابی مترجم، صفحہ 297-298، مکتبہ الفرقان مظفر گڑھ پاکستان)

اس موقع پر حضرت ابوبکرؓ نے دو فرمان بھی لکھے تھے: ایک عرب قبائل کے نام اور دوسرا سپہ سالاران فوج کی ہدایت کے لیے۔ (حضرت ابوبکرؓ کے سرکاری خطوط مؤلفہ خورشید احمد فاروق، صفحہ 22)

یہی پہلے مصنف ڈاکٹر علی محمد صلابی جو ہیں، یہ ایک خط کے متعلق لکھتے ہیں کہ اسلامی لشکروں کی تیاری اور ٹھوس تنظیم کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ تحریری دعوت کا سلسلہ جاری رہا اور اس نے اہم کردار ادا کیا۔

آپؓ نے ایک عام خط تحریر کیا جو محدود مضمون پر مشتمل تھا۔ مرتدین سے قتال کے لیے افواج کو روانہ کرنے سے قبل آپ نے اس خط کو مرتدین اور ثابت قدم رہنے والے سب کے درمیان اونچے پیمانے پر ممکنہ حد تک نشر کرنے کی کوشش کی۔ قبائل کے پاس لوگوں کو روانہ کیا اور انہیں حکم دیا کہ وہاں پہنچ کر ہر مجمع میں یہ خط سنائیں اور جس کو بھی اس خط کا مضمون پہنچے اسے حکم فرمایا کہ وہ ان لوگوں تک بات پہنچا دے جن تک نہیں پہنچی۔ حضرت ابوبکرؓ نے اس خط میں عام اور خاص سب کو خطاب کیا خواہ وہ اسلام پر ثابت قدم رہنے والے ہوں یا اس سے مرتد ہو جانے والے۔ (ماخوذ از سیدنا ابوبکر صدیقؓ شخصیت و کارنامے از ڈاکٹر علی محمد صلابی مترجم، صفحہ 290-291، مکتبہ الفرقان مظفر گڑھ پاکستان)

حضرت ابوبکرؓ کا وہ خط جو قبائل عرب کے نام تھا وہ سب سے زیادہ تفصیلات کے ساتھ طبری نے بیان کیا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تصنیف سر الخلافہ میں اس خط کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مناسب ہے کہ ہم یہاں وہ خط درج کر دیں جو صدیق اکبر نے مرتد ہونے والے قبائل عرب کی طرف لکھا تاکہ اس خط پر اطلاع پانے والے صدیق اکبر کی شعائر اللہ کی ترویج اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام سنن کے دفاع میں مضبوطی کو دیکھ کر ایمان اور بصیرت میں ترقی کریں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام وہ خط لکھتے ہیں جو اس طرح شروع ہوتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ یہ خط ابوبکر خلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہر خاص و عام کے لیے ہے۔ جس تک پہنچے خواہ وہ اسلام پر قائم رہا ہے یا اس سے پھر گیا ہے۔ ہدایت کی اتباع کرنے والے ہر شخص پر سلامتی ہو جو ہدایت کے بعد گمراہی اور اندھے پن کی طرف نہیں لوٹا۔ پس میں تمہارے سامنے اس اللہ کی

حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو واحد ہے لاشریک ہے اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور جو تعلیم آپ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے اس کا ہم اقرار کرتے ہیں اور جس نے اس سے انکار کیا اسے ہم کافر قرار دیتے ہیں اور اس سے جہاد کرتے ہیں۔

امابعد واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی جناب سے حق دے کر اپنی مخلوق کی طرف مبشر نذیر اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے اور ایک منور کردینے والے سورج کے طور پر بھیجا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ڈرائیں جو زندہ ہو اور کافروں پر فرمان صادق آجائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو حق کے ساتھ ہدایت دی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کیا اور جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیٹھ پھیر لی اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تک جنگ کی کہ وہ طوعًا وکرھًا اسلام میں آگیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاگئے بعد اس کے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے حکم کو نافذ فرمالیا اور امت کی خیر خواہی کر لی اور جو ذمہ داری آپ پر تھی اسے پورا کرلیا اور اللہ نے آپ پر اور اہل اسلام پر اپنی اس کتاب میں جو اس نے نازل فرمائی اس بات کو خوب کھول کر بیان کردیا۔ چنانچہ فرمایا اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ (الزمر:31) یعنی یقیناً تُو بھی مرنے والا ہے اور یقیناً وہ بھی مرنے والے ہیں۔ نیز فرمایا وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ (الانبیاء:35)۔ اور ہم نے کسی بشر کو تجھ سے پہلے ہمیشگی نہیں دی۔ اَفَائِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ (الانبیاء:35)۔ پس اگر تُو مر جائے تو کیا وہ ہمیشہ رہنے والے ہوں گے؟ مزید برآں مومنوں سے فرمایا وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ (آل عمران:145)۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہیں مگر ایک رسول یقیناً اس سے پہلے رسول گذر چکے ہیں۔ پس اگر یہ وفات پا جائے یا قتل ہو جائے تو تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے؟ اور جو بھی اپنی ایڑیوں کے بل پھر جائے گا وہ اللہ کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور اللہ یقیناً شکر گزاروں کو جزا دیتا ہے۔ پھر آپ لکھتے ہیں پس وہ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کیا کرتا تھا وہ جان لے کہ محمد تو فوت ہو چکے اور وہ جو واحد و یگانہ لاشریک اللہ کی عبادت کیا کرتا تھا اسے معلوم ہو کہ اللہ اس کی گھات میں لگا ہوا ہے۔ وہ زندہ ہے اور قائم دائم ہے۔ وہ نہیں مرے گا۔ اسے اونگھ اور نیند نہیں آتی۔ وہ اپنے کاموں کا محافظ ہے۔ اپنے دشمن سے انتقام لینے والا ہے اور اسے سزا دینے والا ہے۔ میں تمہیں اللہ کے تقویٰ کی اور تمہارے اس بخت کی اور نصیب کے حصول کی جو اللہ کے ہاں تمہارے لیے مقرر ہے اور وہ تعلیم جو تمہارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس لے کر آیا اس پر عمل کرنے کی تمہیں تاکید کرتا ہوں اور یہ کہ تم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہنمائی سے راہنمائی حاصل کرو اور اللہ کے دین کو مضبوطی سے پکڑے رکھو کیونکہ ہر وہ شخص جسے اللہ ہدایت نہ دے وہ گمراہ ہے اور ہر وہ شخص جسے وہ نہ بچائے وہ آزمائش میں پڑے گا اور ہر وہ شخص جس کی وہ اعانت نہ فرمائے وہ بے یار و مددگار ہے۔ پس جسے اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یافتہ ہے اور جسے وہ گمراہ قرار دے وہ گمراہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا (الکہف:18)۔ جسے اللہ ہدایت دے وہی ہدایت پانے والا ہے اور جسے وہ گمراہ ٹھہرا دے تو اس کے حق میں کوئی ہدایت دینے والا دوست نہ پائے گا۔ آپ آگے لکھتے ہیں کہ اور اس کا دنیا میں کیا ہوا کوئی عمل اس وقت تک قبول نہ کیا جائے گا جب تک وہ اس دین اسلام کا اقرار نہ کرلے اور نہ ہی آخرت میں اس کی طرف سے کوئی معاوضہ اور بدلہ قبول کیا جائے گا اور مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ تم میں سے بعض نے اسلام کا اقرار کرنے اور اس پر عمل کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو دھوکا دیتے ہوئے اور اس کے معاملے میں جہالت برتتے ہوئے اور شیطان کی بات مانتے ہوئے اپنے دین سے ارتداد اختیار کرلیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا (الکہف:51)۔ اور جب ہم نے فرشتوں کو کہا کہ آدم کے لئے سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے وہ جنّوں میں سے تھا۔ پس وہ اپنے رب کے حکم سے روگردان ہو گیا۔ تو کیا تم اسے اور اس کے چیلوں کو میرے سوا دوست پکڑ کر بیٹھو گے جبکہ وہ تمہارے دشمن ہیں۔ ظالموں کے لئے تو یہ بہت ہی برا بدل ہے۔

نیز فرمایا۔ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ (فاطر:7)۔ یقیناً شیطان تمہارا دشمن ہے پس اسے دشمن ہی بنائے رکھو۔ وہ اپنے گروہ کو محض اس لئے بلاتا ہے تاکہ وہ بھڑکتی آگ میں پڑنے والوں میں سے ہو جائیں۔ آپؓ اس خط کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اور میں نے مہاجرین انصار اور حسن عمل سے پیروی کرنے والے تابعین کے لشکر پر فلاں آدمی کو مقرر کر کے تمہاری طرف بھیجا ہے اور میں نے اسے حکم دیا ہے کہ وہ نہ تو کسی سے جنگ کرے اور نہ اسے اس وقت تک قتل کرے جب تک وہ اللہ کے پیغام کی طرف بلا نہ لے۔

پھر جو اس پیغام کو قبول کرلے اور اقرار کرلے اور باز آجائے اور نیک عمل کرے تو اس سے قبول کرے اور اس پر اس کی مدد کرے اور جس نے انکار کیا تو مَیں نے اسے حکم دیا ہے کہ وہ اس سے اس بات پر جنگ کرے اور جس پر قابو پائے ان میں سے کسی ایک کو بھی باقی رہنے نہ دے اور یا وہ انہیں آگ سے جلا ڈالے اور ہر طریق سے انہیں قتل کرے اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لے اور کسی سے اسلام سے کم کوئی چیز قبول نہ کرے۔ پھر جو اس کی اتباع کرے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے اور جس نے اسے ترک کیا تو وہ اللہ کو عاجز نہیں کر سکے گا اور میں نے اپنے پیغامبر کو حکم دیا ہے کہ وہ میرے اس خط کو تمہارے ہر مجمع میں پڑھ کر سنا دے اور اذان ہی اسلام کا اعلان ہے۔ پس جب مسلمان اذان دیں اور وہ بھی اذان دے دیں تو ان پر حملہ سے رک جائیں اور اگر وہ اذان نہ دیں تو ان پر حملہ جلد کرو اور جب وہ اذان دے دیں تو جو اُن پر فرائض ہیں ان کا مطالبہ کرو اور اگر وہ انکار کریں تو ان پر جلد حملہ کرو اور اگر اقرار کرلیں تو ان سے قبول کرلیا جائے۔

(ماخوذ از سر الخلافۃ اردو ترجمہ عربی عبارت شائع کردہ نظارت اشاعت، صفحہ 190 تا 194 حاشیہ)

بہر حال اس بارے میں جو تفصیل تھی کہ کیوں ان سے جنگ ہوئی اور کیوں سب سے یہ سلوک کیا گیا، تو یہ اس لیے کہ یہ لوگ جنگ کرنے والے تھے۔ مسلمانوں پر جنگ ٹھونسنے والے تھے اور نہ صرف جنگ کرتے تھے بلکہ ظلم بھی کرنے والے تھے اور جو اُن کے علاقوں میں نہتے مسلمان تھے ان پر ظلم کر رہے تھے۔

دوسرا خط جو حضرت ابوبکرؓ نے ان سب امرائے لشکر جن کی تعداد گیارہ تھی کے نام تحریر فرمایا ان امرا کا ذکر ہو چکا ہے۔ وہ خط ان لشکروں کے امرا کے نام تھا۔ وہ حسب ذیل ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ یہ فرمان ابوبکر خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے فلاں شخص کے لیے لکھا گیا ہے اور جب انہوں نے اسے مسلمانوں کی فوج کے ساتھ مرتدین سے لڑنے کے لیے روانہ کیا یعنی امیر کا نام اس پہ لکھا گیا تھا۔ انہوں نے اس امیر کو تاکیدی حکم دیا ہے کہ وہ ہر معاملے میں ظاہر اور باہر میں اللہ کا تقویٰ اختیار کرے جہاں تک اس کی استطاعت ہے اور اس کو اللہ کے معاملے میں جدوجہد کا اور ان لوگوں سے جہاد کا حکم دیا ہے جنہوں نے اللہ سے پیٹھ پھیر لی اور اسلام سے رجوع کرتے ہوئے شیطانی آرزوؤں کو اختیار کر لیا ہے۔ سب سے پہلے ان پر اتمام حجت کرے۔ انہیں اسلام کی طرف دعوت دیں۔ اگر وہ اس کو قبول کرلیں تو ان لوگوں سے لڑائی سے رک جائے اور اگر وہ اس کو قبول نہ کریں تو ان پر فی الفور حملہ کرے یہاں تک کہ اس کے سامنے جھک جائیں۔ پھر وہ ان لوگوں کو ان کے حقوق اور فرائض بتائے اور وہ ان سے وصول کرے جو اُن پر فرض ہے اور انہیں دے جو اُن کے حقوق ہیں۔ وہ ان لوگوں کو مہلت نہ دے یعنی ایسی مہلت جس سے وہ جنگ کے لیے تیار ہو کر مسلمانوں پر حملہ کردیں۔ وہ مسلمانوں کو ان کے دشمنوں سے لڑائی کرنے سے نہ روکے اور مسلمان اگر سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ ایسے ہیں کہ باز نہیں آئیں گے اور وہ لڑنا چاہتے ہیں تو ان کو جنگ سے نہ روکو۔ یہ حکم ان لیڈروں کو دیا جنہیں اس علاقے کے لوگ زیادہ جانتے تھے۔ پس جس نے اللہ عزوجل کے حکم کو قبول کیا اور اس کی فرمانبرداری کی تو اس کی یہ بات قبول کرے اور معروف طریق پر اس کی مدد کرے اور صرف اس سے جنگ کی جائے گی جس نے اس اقرار کے بعد اللہ کا انکار کیا کہ جو اللہ کی جانب سے آیا تھا۔ اگر وہ دعوت کو قبول کرلے تو اس پر کوئی الزام نہیں ہوگا اور اللہ اس سے حساب لینے والا ہے بعد اس کے جو اس نے چھپایا۔ اور جس نے اللہ کے پیغام کو قبول نہ کیا تو اس سے لڑائی کی جائے اور اس کو قتل کر دیا جائے جہاں بھی وہ ہو اور وہ خواہ کتنا ہی مالدار کیوں نہ ہو۔ کسی سے کوئی چیز قبول نہ کی جائے گی جو وہ دے سوائے اسلام کے۔

پس جس نے اسلام قبول کرلیا اور اقرار کرلیا تو اس سے قبول کیا جائے اور اس کو اسلامی تعلیمات سکھائی جائیں اور جس نے انکار کیا یعنی مسلمان ہو کے مرتد ہو گئے۔ پھر لڑائیاں کر رہے ہیں تو اسلامی تعلیمات کے خلاف کر رہے ہیں ان کو بتاؤ کہ اسلام کیا ہے، حقیقت کیا ہے، تم مسلمان ہونے کا دعویٰ کر کے پھر حکومت کے خلاف

ارشاد باری تعالیٰ

ذٰلِكَ ۖ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ (سورۃ الحج:33)

ترجمہ: یہ (اہم بات ہے) اور جو کوئی شعائر اللہ کو عظمت دے گا تو یقیناً یہ بات دلوں کے تقویٰ کی علامت ہے۔

طالب دعا: مقصود احمد ڈار (جماعت احمدیہ شورت، صوبہ جموں کشمیر)

ارشاد باری تعالیٰ

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ التوبہ:128)

ترجمہ: یقیناً تمہارے پاس تمہی میں سے ایک رسول آیا۔ اسے بہت شاق گزرتا ہے جو تم تکلیف اٹھاتے ہو (اور) وہ تم پر (بھلائی چاہتے ہوئے) حریص (رہتا) ہے۔ مومنوں کیلئے بے حد مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

جنگ نہیں لڑ سکتے۔ جس نے انکار کیا تو اس سے لڑائی کی جائے۔ اگر اللہ اسے ان پر فتح عطا کرے تو ان کو بُری طرح اسلحہ اور آگ کے ذریعہ قتل کیا جائے گا۔ پھر اللہ جو اس کو مالِ فَے عطا فرمائے تو وہ اس کو تقسیم کر دے سوائے خمس کے۔ وہ ہمیں پہنچائے گا۔ اور وہ سپہ سالار اپنے ساتھیوں کو جلدی اور فساد سے روکے اور ان میں کوئی غیر آدمی داخل نہ کرے جب تک کہ وہ جان نہ لے کہ اس میں کیسی صلاحیت ہے۔ یہ نہ ہو کہ وہ جاسوس ہو۔ یعنی کسی شخص کو داخل کر لو اور وہ جاسوس ہو۔ (صحیح طرح چھان کر کے، چھان پھٹک کر کے پھر لینا) اور ان کی وجہ سے مسلمانوں پر مصیبت آ جائے۔ سفر اور قیام میں مسلمانوں کے ساتھ نرمی اور میانہ روی اختیار کرے اور ان کی خبر گیری کرتا رہے۔ لشکر کے ایک حصہ کو دوسرے سے جلدی کرنے کا حکم نہ دے۔ مسلمانوں کے ساتھ برتاؤ اور گفتار میں خوش خلقی اور ملائم لہجہ اختیار کرے۔

(تاریخ الطبری، جلد 2، صفحہ 258-259، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ لبنان 2012ء)

اب بعض باتیں ایسی بھی ہیں جن کی وضاحت کرنی پڑتی ہے لیکن وضاحت نہیں کی گئی۔ اس وجہ سے بعض دفعہ اسلام کا غلط تاثر بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کی وضاحت گذشتہ خطبہ میں مَیں کر چکا ہوں کہ یہ سب مرتدین ایسے تھے جنہوں نے جنگ کی، محارب تھے اور نہ صرف جنگ کی بلکہ جو مسلمان ان کے علاقوں میں تھے ان پر انہوں نے ظلم بھی کیا، ان کو مارا، ان کو جلایا۔ ان کے گھروں کو جلایا، ان کو خود بھی جلا دیا۔ تو ان کے خلاف پھر حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ ضرور بدلہ لینا ہے اور ان کو اسی طریق سے پھر جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی خط کو quote کیا ہے کہ اسی طریق سے پھر ان کو بھی سزا دینی ہے کیونکہ پھر بدلہ لینے کے لیے قرآن شریف کا بھی، اللہ تعالیٰ کا بھی یہی حکم ہے کہ جیسا کوئی کرتا ہے اس کو ویسا ہی سزا دو۔ لیکن اس بات کی وضاحت ایک جگہ انہی مصنف ڈاکٹر علی محمد صلابی صاحب نے اس طرح بھی لکھی ہے کہ اس میں یہ ذکر ہے کہ مرتدین باغیوں کو آگ میں جلا دیا جائے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ کسی کو جلانے کی سزا دینا تو جائز نہیں ہے۔ ارشاد نبویؐ بھی ہے کہ اِنَّ النَّارَ لَا یُعَذِّبُ بِھَا اِلَّا اللّٰہُ۔ کہ آگ کے ذریعہ عذاب دینا صرف اللہ کا کام ہے لیکن یہاں انہیں جلانے کا حکم اس لیے دیا گیا کہ ان بدمعاشوں نے اہلِ ایمان کے ساتھ یہی برتاؤ کیا تھا لہٰذا یہ قصاص کے طور پر تھا۔

(ماخوذ از سیدنا ابوبکر صدیقؓ شخصیت و کارنامے، صفحہ 293، مکتبہ الفرقان مظفر گڑھ پاکستان)

اسی کتاب میں حضرت ابوبکرؓ کے اسی خط کا ذکر کرتے ہوئے جو بیان ہوا ہے یہ بھی لکھا ہے کہ جو مسلمانوں کی صف کی طرف لوٹنے سے انکاری ہو اور ارتداد پر ڈٹ جائے وہ محاربین میں سے ہے اس پر حملہ کرنا ضروری ہے اس کو قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے۔

(ماخوذ از سیدنا ابوبکر صدیقؓ شخصیت و کارنامے، صفحہ 294-295، مکتبہ الفرقان مظفر گڑھ پاکستان)

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بھی یہی فرمایا ہے کہ جب تمہیں مشکل میں ڈالتے ہیں تو اس کے مطابق ہی ان کو سزا دو جس طرح انہوں نے تمہارے ساتھ کیا ہے۔ باغیوں نے جیسا کہ پہلے میں ذکر کر چکا ہوں گذشتہ خطبہ میں بھی، ابھی بھی میں نے بتایا ہے کہ مسلمانوں کو جلانے اور انہیں گھناؤنے طریقے سے قتل کرنے کے جرم کا ارتکاب کیا تھا۔ ان کو آگ میں جلایا، ان کے گھروں کو جلایا، ان کے بچوں، بیویوں سب کو جلایا، ان کا مُثلہ کیا۔ لہٰذا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی طرح ان کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا کہ جو اس میں شامل تھے ان سے وہی سلوک کرنا ہے جو انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ کیا تھا۔

بہرحال یہ ذکر جو ہے وہ آگے بھی ان شاء اللہ بیان ہوگا۔ رمضان میں شاید دوسرے خطبے بھی بیچ میں آتے رہیں گے۔ ہوسکتا ہے وقت لگ جائے لیکن بہرحال جو بھی آئندہ خطبہ اس پہ آئے گا اس میں آئندہ ذکر، اس کی تفصیل بیان ہوگی۔

......☆......☆......☆......

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کے ہاں بچہ کی ولادت ہو اور وہ بچہ کی طرف سے عقیقہ کرنا چاہے
تو بچہ کی طرف سے دو بکریاں اور بچی کی طرف سے ایک بکری عقیقہ کے طور پر ذبح کرے

(سنن ابوداؤد، کتاب الضحایا، باب فی العقیقۃ)

طالبِ دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی (صوبہ مہاراشٹرا)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَهُوَ وَجْهٌ مِنْ وُجُوهِ الرِّبَا

ترجمہ: ہر وہ قرض جس پر نفع حاصل کیا جائے وہ سود کی قسم سے ہے

(سنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب البیوع، باب کل قرض جر منفعۃ فھو ربا)

طالبِ دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

احمدی طلباء متوجہ ہوں
(برائے داخلہ جامعہ احمدیہ قادیان)

جامعہ احمدیہ قادیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قائم کردہ وہ مقدس ادارہ ہے جہاں سے اب تک سینکڑوں علماء اور مبلغین کرام فارغ التحصیل ہو کر اسلام کی حقیقی تعلیمات کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی کئی مواقع پر احمدی طلباء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ اس مقدس دینی ادارہ سے تعلیم حاصل کر کے سلسلہ کی خدمت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ لہٰذا سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں زیادہ سے زیادہ واقفین نو اور غیر واقفین نو طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیکر دینی تعلیم حاصل کر کے سلسلہ کی خدمت کیلئے آپنے آپ کو پیش کرنا چاہئے۔

تعلیمی سال 2022-2023ء کیلئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی ماہ اپریل 2022ء سے شروع ہوگئی ہے۔ موجودہ حالات میں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند طلباء کے داخلہ کی کارروائی آن لائن ہی کی جا رہی ہے۔ لہٰذا وہ طلباء جو جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینا چاہتے ہیں وہ شعبہ وقف نو بھارت (نظارت تعلیم) سے رابطہ کریں اور جلد سے جلد داخلہ فارم برائے جامعہ احمدیہ پُر کر کے دفتر وقف نو بھارت (نظارت تعلیم) میں بذریعہ میل یا ڈاک بھجوائیں۔ داخلہ کی شرائط کیلئے شعبہ وقف نو بھارت (نظارت تعلیم) سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

(صدر نیشنل کیرئر پلاننگ کمیٹی وقف نو بھارت)

127 واں جلسہ سالانہ قادیان
23، 24 اور 25 دسمبر 2022ء کو منعقد ہوگا

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 127 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 23، 24 اور 25 دسمبر 2022ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور اس کے بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

سالانہ اجتماعات 2022ء

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ذیلی تنظیمات مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماعات کیلئے مورخہ 21، 22، 23 اکتوبر 2022ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخوں کی ازراہ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔ احباب اس کے مطابق دعاؤں کے ساتھ ان اجتماعات میں شمولیت کی ہر ممکن کوشش کریں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

اخبار بدر کے شماروں کی حفاظت کریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی یادگار اخبار ''اخبار بدر'' 1952 سے لگاتار قادیان دارالامان سے شائع ہو رہا ہے، اور احباب جماعت کی دینی ضرورتوں کو پورا کر رہا ہے۔ اس میں قرآنی آیات، احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات و تحریرات کے علاوہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ خطبات جمعہ و خطابات، روح پرور پیغامات، خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب اور حضور پرنور کے دورہ جات کی نہایت ایمان افروز اور دینی و دنیاوی علم کے خزانوں سے بھرپور رپورٹس شائع ہوتی ہیں۔ ان کا مطالعہ کرنا، ان کو دوسروں تک پہنچانا، ان پر عمل کرنا اور ان کے ذریعہ اپنی اور اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ ان تمام مقاصد کے حصول کے لیے اخبار بدر کے شماروں کو حفاظت کے ساتھ اپنے پاس محفوظ رکھنا ہم سب کی اہم ذمہ داری ہے۔

دینی تعلیم و تربیت پر مشتمل یہ مقدس اخبار تقاضا کرتا ہے کہ اس کا احترام کیا جائے۔ لہٰذا اس کو ردّی میں فروخت کرنا اس کے احترام کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔ اگر اس کو سنبھالنا ممکن نہ ہو تو احتیاط کے ساتھ اس کو تلف کریں تاکہ ان مقدس تحریرات کی بے حرمتی نہ ہو۔ امید ہے کہ احباب جماعت اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے اور اس سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے ان امور کو ملحوظ رکھیں گے۔ (ادارہ)

شعبہ نور الاسلام کے تحت

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

ٹول فری نمبر: 1800 103 2131

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد ایم.اے رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اسلام عمرؓ

ابھی حضرت حمزہؓ کو اسلام لائے صرف چند دن ہی گذرے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مُسلمانوں کو ایک اور خوشی کا موقع دکھایا یعنی حضرت عمرؓ جو ابھی تک اشد مخالفین میں سے تھے مُسلمان ہوگئے۔ ان کے اسلام لانے کا قصّہ نہایت دلچسپ ہے۔ حضرت عمرؓ کی طبیعت میں سختی کا مادہ تو زیادہ تھا ہی مگر اسلام کی عداوت نے اسے اور بھی زیادہ کر دیا تھا، چنانچہ اسلام سے قبل عمرؓ غریب اور کمزور مسلمانوں کو ان کے اسلام کی وجہ سے بہت سخت تکلیف دیا کرتے تھے، لیکن جب وہ انہیں تکلیف دیتے دیتے تھک گئے اور اُن کے واپس آنے کی کوئی صورت نہ دیکھی تو خیال آیا کہ کیوں نہ اس ''فتنہ'' کے بانی کا ہی کام تمام کردیا جاوے۔ یہ خیال آنا تھا کہ تلوار لے کر گھر سے نکلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش شروع کی۔ راستہ میں ایک شخص نے اُنہیں ننگی تلوار ہاتھ میں لیے جاتے دیکھا تو پُوچھا۔ ''عُمر! کہاں جاتے ہو؟'' عمر نے جواب دیا۔ ''محمد کا کام تمام کرنے جاتا ہوں۔'' اُس نے کہا ''کیا تم محمد کو قتل کرکے بنوعبد مناف سے محفوظ رہ سکو گے؟'' ذرا پہلے اپنے گھر کی تو خبر لو۔ تمہاری بہن اور بہنوئی مُسلمان ہو چکے ہیں۔'' حضرت عمرؓ جھٹ پلٹے اور اپنی بہن فاطمہ کے گھر کا راستہ لیا۔ جب گھر کے قریب پہنچے تو اندر سے قرآن شریف کی تلاوت کی آواز آئی جو خباب بن الارت خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سُنا رہے تھے۔ عمر نے یہ آواز سنی تو غصّہ اور بھی بڑھ گیا۔ جلدی سے گھر میں داخل ہوئے لیکن ان کی آہٹ سنتے ہی خباب تو جھٹ کہیں چھپ گئے اور فاطمہ نے قرآن شریف کے اوراق بھی اِدھر اُدھر چھپا دیئے۔ حضرت عمرؓ اندر آئے تو للکار کر کہا! ''میں نے سنا ہے تم اپنے دین سے پھر گئے ہو۔'' یہ کہہ کر اپنے بہنوئی سعید بن زید سے لپٹ گئے۔ فاطمہ اپنے خاوند کو بچانے کیلئے آگے بڑھیں تو وہ بھی زخمی ہوئیں۔ مگر فاطمہ نے دلیری کے ساتھ کہا۔ ''ہاں عمر! ہم مُسلمان ہو چکے ہیں اور تم سے جو ہوسکتا ہے کرلو ہم اسلام کو نہیں چھوڑ سکتے۔'' حضرت عمرؓ نہایت سخت آدمی تھے لیکن اس سختی کے پَردہ کے نیچے محبت اور نرمی کی بھی ایک جھلک تھی جو بعض اوقات اپنا رنگ دکھاتی تھی۔ بہن کا یہ دلیرانہ کلام سُنا تو آنکھ اُوپر اُٹھا کر اس کی طرف دیکھا وہ خون میں تربہ ترتھی۔ اس نظارہ کا عمرؓ کے قلب پر ایک خاص اثر ہوا۔ کچھ دیر خاموش رہ کر بہن سے کہنے لگے ''مجھے وہ کلام تو دکھاؤ جو تم پڑھ رہے تھے؟'' فاطمہ نے کہا ''مَیں نہیں دکھاؤں گی کیونکہ تم ان اوراق کو ضائع کردو گے۔'' عمرؓ نے جواب دیا ''نہیں نہیں تم مجھے دکھادو۔ مَیں ضرور واپس کردوں گا۔'' فاطمہ نے کہا ''مگر تم نجس ہو اور قرآن کو پاکیزگی کی حالت میں ہاتھ لگانا چاہئے۔ پس تم پہلے غسل کرلو اور پھر دیکھنا۔'' غالباً ان کا منشاء یہ بھی ہوگا کہ غسل کرنے سے عمر کا غصہ بالکل فرو ہو جائے گا اور وہ ٹھنڈے دل سے غور کرنے کے قابل ہوسکیں گے۔ جب عمر غسل سے فارغ ہوئے تو فاطمہ نے قرآن کے اوراق نکال کر ان کے سامنے رکھ دیئے۔ انہوں نے اُٹھا کر دیکھا تو سورۃ طٰہٰ کی ابتدائی آیات تھیں۔ حضرت عمرؓ نے ایک مرعوب دل کے ساتھ انہیں پڑھنا شروع کیا اور ایک ایک لفظ اس سعید فطرت کے اندر گھر کئے جاتا تھا۔ پڑھتے پڑھتے حضرت عمرؓ اس آیت پر پہنچے کہ:

اِنَّنِیۡۤ اَنَا اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدۡنِیۡ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکۡرِیۡ ○ اِنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ اَکَادُ اُخۡفِیۡہَا لِتُجۡزٰی کُلُّ نَفۡسٍۭ بِمَا تَسۡعٰی ○

یعنی مَیں ہی اس دُنیا کا واحد خالق و مالک ہوں میرے سوا اور کوئی قابل پرستش نہیں۔ پس تمہیں چاہئے کہ صرف میری ہی عبادت کرو اور میری ہی یاد کیلئے اپنی دعاؤں کو وقف کردو۔ دیکھو موعود گھڑی جلد آنے والی ہے مگر ہم اس کے وقت کو مخفی رکھے ہوئے ہیں تا کہ ہر شخص اپنے کئے کا سچا سچا بدلہ پا سکے۔''

جب حضرت عمرؓ نے یہ آیت پڑھی تو گویا ان کی آنکھ کھل گئی اور سوئی ہوئی فطرت چونک کر بیدار ہوگئی بے اختیار ہو کر بولے۔ ''یہ کیسا عجیب اور پاک کلام ہے!''

خباب نے یہ الفاظ سنے تو فوراً باہر نکل آئے اور خدا کا شکر ادا کیا اور کہا ''یہ رسُول اللہ کی دُعا کا نتیجہ ہے کیونکہ خدا کی قسم ابھی کل ہی مَیں نے آپؐ کو یہ دُعا کرتے سنا تھا کہ یا اللہ تو عُمر ابن الخطاب یا عمرو بن ہشام (یعنی ابوجہل) میں سے کوئی ایک ضرور اسلام کو عطا کردے۔'' حضرت عمرؓ کو اب ایک ایک پل گراں تھی۔ خباب سے کہا۔ ''مجھے ابھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ بتاؤ۔'' مگر کچھ ایسے آپے سے باہر ہو رہے تھے کہ تلوار اُسی طرح ننگی کھینچ رکھی تھی۔ اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دارارقم میں مقیم تھے، چنانچہ خبابؓ نے انہیں وہاں کا پتہ بتادیا۔ عمر گئے اور دروازہ پر پہنچ کر زور سے دستک دی۔ صحابہ نے دروازے کی دراڑ میں سے عمر کو ننگی تلوار تھامے ہوئے دیکھ کر دروازہ کھولنے میں تأمل کیا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''دروازہ کھول دو۔'' اور حضرت حمزہؓ نے بھی کہا۔ دروازہ کھول دو۔ اگر نیک ارادہ سے آیا ہے تو بہتر: ورنہ اگر نیّت بد ہے تو واللہ اسی کی تلوار سے اُس کا سَر اُڑادوں گا۔'' دروازہ کھولا گیا۔ عمر ننگی تلوار ہاتھ میں لئے اندر داخل ہوئے۔ اُن کو دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور عمر کا دامن پکڑ کر زور سے جھٹکا دیا اور کہا: ''عمر کس ارادہ سے آئے ہو؟ واللہ مَیں دیکھتا ہوں کہ تم خدا کے عذاب کیلئے نہیں بنائے گئے۔'' عمر نے عرض کیا ''یارسول اللہ! مَیں مسلمان ہونے آیا ہوں۔'' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ سنے تو خوشی کے جوش میں اللہ اکبر کہا اور ساتھ ہی صحابہ نے اس زور سے اللہ اکبر کا نعرہ مارا کہ مکہ کی پہاڑیاں گونج اُٹھیں۔

حضرت عمرؓ کی عمر اس وقت 33 سال کی تھی اور آپ اپنے قبیلہ بنوعدی کے رئیس تھے۔ قریش میں سفارت کا عہدہ بھی انہی کے سپرد تھا اور ویسے بھی نہایت بارُعب اور جرّی اور دلیر تھے۔ ان کے اسلام لانے سے مسلمانوں کو بہت تقویت پہنچی اور اُنہوں نے دارارقم سے نکل کر بَرملا مسجد حرام میں نماز ادا کی۔ حضرت عمرؓ آخری صحابی تھے جو دارارقم میں ایمان لائے اور یہ بعثت نبوی کے چھٹے سال کے آخری ماہ کا واقعہ ہے۔ اس وقت مکہ میں مسلمان مَردوں کی تعداد چالیس تھی۔

جب حضرت عمرؓ کے اسلام کی خبر قریش میں پھیلی تو وہ سخت جوش میں آگئے اور اسی جوش کی حالت میں اُنہوں نے حضرت عمرؓ کے مکان کا محاصرہ کرلیا۔ حضرت عمرؓ باہر نِکلے تو ان کے اردگرد لوگوں کا ایک بڑا مجمع اکٹھا ہوگیا اور قریب تھا کہ بعض جوشیلے لوگ اُن پر حملہ آور ہوجائیں لیکن حضرت عمرؓ بھی نہایت دلیری کے ساتھ ان کے سامنے ڈٹے رہے۔ آخر اُسی حالت میں مکہ کا رئیس اعظم عاص بن وائل اُوپر سے آگیا اور اس ہجوم کو دیکھ کر اس نے اپنے سردارانہ انداز میں آگے بڑھ کر پوچھا ''یہ کیا معاملہ ہے؟'' لوگوں نے کہا ''عمر صابی ہوگیا ہے۔'' اُس نے موقع شناسی سے کام لیتے ہوئے کہا ''تو خیر پھر بھی اس ہنگامہ کی ضرورت نہیں۔ مَیں عمر کو پناہ دیتا ہوں۔'' اس آواز کے سامنے عربی دستور کے مطابق لوگوں کو خاموش ہونا پڑا اور وہ آہستہ آہستہ منتشر ہوگئے۔ اسکے بعد حضرت عمرؓ چند دن تک امن میں رہے کیونکہ عاص بن وائل کی پناہ کی وجہ سے کوئی ان سے تعرض نہیں کرتا تھا، لیکن اس حالت کو حضرت عمرؓ کی غیرت نے زیادہ دیر تک برداشت نہ کیا، چنانچہ ابھی زیادہ عرصہ نہیں گذرا تھا کہ انہوں نے عاص بن وائل سے جا کر کہہ دیا کہ میں تمہاری پناہ سے نکلتا ہوں۔ حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد مَیں مکہ کی گلیوں میں بس پٹتا ہی رہتا تھا مگر حضرت عمرؓ نے کبھی کسی کے سامنے آنکھ نیچی نہیں کی۔

حضرت عمرؓ کے مسلمان ہونے کے قریب ہی ان کے صاحبزادے عبداللہ بن عمر بھی مسلمان ہوئے۔ عبداللہ اس وقت بالکل بچہ تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اُنہوں نے بہت بڑا رُتبہ حاصل کیا اور اسلام کے چوٹی کے علماء میں سے سمجھے جانے لگے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قریش کے ایک وفد سے ملاقات

جب قریش نے دیکھا کہ حضرت حمزہؓ اور حضرت عمرؓ جیسے ذی مقدرت لوگ بھی اسلام میں داخل ہوتے جاتے ہیں تو انہیں بہت فِکر دامنگیر ہوا اور اُنہوں نے باہم مشورہ کر کے پہلے تو عتبہ بن ربیعہ کو آپؐ کے پاس بھیجا تا کہ وہ کسی طرح آپؐ کو راضی کر کے اشاعتِ اسلام سے باز رکھنے کی کوشش کرے لیکن جب عتبہ کو اس مشن میں ناکامی ہوئی بلکہ قریش نے دیکھا کہ اُلٹا عتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متاثر اور مرعوب ہو کر واپس آیا ہے تو انہوں نے ایک دن کعبہ کے پاس جمع ہو کر باہم مشورہ کیا اور یہ تجویز کی کہ چند رؤسا اکٹھے ہو کر آپؐ کے ساتھ بات کریں۔ چنانچہ اس تجویز کے مطابق ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل اور ابوجہل اور امیّہ بن خلف اور عتبہ اور شیبہ اور ابوسفیان اور اسود بن مطلب اور نضر بن حارث اور ابوالبختری وغیرہ صحن کعبہ میں مجلس جما کر بیٹھ گئے اور ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پیغام دے کر روانہ کیا گیا کہ تمہاری قوم کے رؤساء تم سے کچھ بات کرنا چاہتے ہیں۔ تم ذرا صحنِ کعبہ میں آکر اُن کی بات سُن جاؤ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ایسے موقعوں کی تلاش میں خود رہتے تھے، فوراً تشریف لے گئے اور رسمی علیک سلیک کے بعد قریش نے یوں گفتگو شروع کی کہ ...... ''اے محمد! دیکھو تمہاری وجہ سے قوم میں کتنا اختلاف و انشقاق پیدا ہو رہا ہے۔ تم نے اپنے آباؤ اجداد کے مذہب میں رخنہ ڈال کر اپنی قوم کے بزرگوں کو بُرا بھلا کہا۔ ان کے قابلِ تکریم معبودوں کو گالیاں دیں اور ان کے ذی عزّت بزرگوں کو لایعقل قرار دیا۔ اس سے بڑھ کر کسی قوم کی ہتک اور ذلّت کیا ہوسکتی ہے جو تم نے کی ہے اور کر رہے ہو۔ مگر ہم تمہارے معاملہ میں حیران ہیں کہ کیا کریں اور کیا نہ کریں۔ اگر تو تمہاری یہ ساری جدّ وجہد اس غرض سے ہے کہ تم اس ذریعہ سے مال جمع کر کے مالدار بن جاؤ تو ہم تمہیں اتنا مال جمع کئے دیتے ہیں کہ تم ہم سب سے زیادہ دولتمند کہلاسکو۔ اگر جاہ وعزت کی طلب ہے تو ہم تمہیں اپنا سردار اور رئیس بنا لینے کیلئے تیار ہیں۔ اگر حکومت کی حِرص ہے تو ہمیں اس میں بھی تأمل نہیں کہ تمہیں اپنا بادشاہ قرار دے لیں اور اگر تمہارا یہ شور وشغب کسی بیماری یا آسیب کا نتیجہ ہے تو ہم اپنے پاس سے خرچ کر کے تمہارے علاج کا انتظام کر سکتے ہیں اور اگر تم کسی اچھی سی لڑکی سے شادی کر کے خوش ہو سکتے ہو تو تمہیں عرب کی بہترین لڑکی تلاش کر کے پیش کیے دیتے ہیں۔''

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت خاموشی کے ساتھ رؤسائے قریش کی اس تقریر کو سُنا اور جب وہ اپنی بات ختم کر چکے تو آپؐ نے فرمایا: ''اے معشرِ قریش! مجھے ان چیزوں میں سے کسی کی تمنا نہیں ہے اور نہ مجھے کوئی آسیب یا بیماری لاحق ہے۔ مَیں تو خُدا کی طرف سے ایک رسول ہوں اور خدا کا یہ پیغام لے کر تمہاری طرف آیا ہوں اور میرا دل تمہاری ہمدردی سے معمور ہے۔ اگر تم میری بات سنو اور مانو تو دین و دُنیا میں تمہارا ہی فائدہ ہے اور اگر تم اسے رَدّ کردو تو مَیں اس صورت میں صبر وتحمل کے ساتھ اپنے ربّ کے فیصلہ کا انتظار کروں گا۔'' قریش نے کہا ''تو اے محمد! گویا تم ہماری اس تجویز کو منظور نہیں کرتے۔ اچھا! اگر تم نے اپنی رسالت ہی منوانی ہے تو آؤ اسی کے متعلق فیصلہ کرلو۔ تم دیکھتے ہو کہ ہمارا یہ ملک کس قدر بے آب و گیاہ ہے اور خشک پتھروں اور چٹانوں یا ریت کے بے پناہ تودوں کے سوا یہاں کچھ نظر نہیں آتا۔ اگر تم واقعی خدا کے رسُول ہو تو اپنے خدا سے کہہ کر اس ملک میں بھی شام وعراق کی طرح نہریں جاری کروا دو اور ان پہاڑوں کو اڑا کر زرخیز میدان بنوا دو۔ پھر ہم ضرور تمہاری رسالت کے قائل ہو جائیں گے۔'' آپؐ نے فرمایا ''مَیں تو خدا کی طرف سے ایک پیغامبر ہوں اور میرا کام صرف یہ ہے کہ تمہیں حق و باطل کا راستہ دکھادوں اور تمہارے نفع نقصان کی بات تمہیں سمجھا دوں۔ ہاں مَیں یہ ضرور کہتا ہوں کہ تم اگر خدا کی آواز پر لبیک کہو گے تو خدا اپنے وقت پر ضرور تمہیں دین و دُنیا کے انعامات کا وارث بنائے گا۔'' قریش نے کہا اچھا یہ بھی نہیں تو کم ازکم تمہارے ساتھ خدا کا کوئی فرشتہ ہی اُترتا نظر آتا اور محلات میں تمہارا بسیرا ہوتا اور تمہارے ہاتھ میں سونے چاندی کے ڈھیر ہوتے مگر ان میں سے کوئی چیز بھی تو تمہیں میسر نہیں ہے بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ تم ہماری طرح بازاروں میں پھرتے اور ہماری طرح اپنی روزی کے متلاشی ہوتے ہو۔ پھر وہ کونسی علامت ہے جس سے ہم تمہیں خدا کا بھیجا ہوا سمجھ لیں۔'' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''مَیں ان باتوں کا اس رنگ میں مدّعی نہیں ہوں جو تم ڈھونڈتے ہو۔ ہاں یہ مَیں نے کہا ہے اور پھر کہتا ہوں کہ اگر تم مجھے مانو گے تو خدائی سُنت کے مطابق دین و دُنیا کی حسنات سے ضرور حِصّہ پاؤ گے۔'' قریش نے بگڑ کر کہا کہ ''اگر یہ بھی نہیں تو پھر وہ عذاب ہی لاؤ، جس کا تُم وعدہ دیتے ہو۔ آسمان کا کوئی ٹکڑا ہی ہم پر آگرے۔ یا فرشتوں کی کوئی فوج ہی خدائی جھنڈے کے نیچے ہمارے سامنے آدھمکے۔ خدا کی قسم ہمیں تو اب بس یہی نظر آرہا ہے کہ یا ہم زندہ رہیں گے یا تو رہے گا۔'' یہ کہہ کر وہ اپنے غصّہ کو دباتے ہوئے خاموش ہوگئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مغموم دل کے ساتھ وہاں سے اُٹھ کر واپس تشریف لے آئے۔ جب آپ واپس چلے آئے تو ابوجہل نہایت غضبناک ہو کر بولا کہ ''اے معشرِ قریش! تم نے دیکھ لیا کہ محمد نے تمہاری ساری باتوں کو ٹھکرا دیا ہے اور وہ اپنی اس فتنہ انگیزی سے کبھی باز نہیں آئے گا۔ اب واللہ مَیں بھی اس وقت تک چین نہیں لوں گا کہ جب تک محمد کا سر کچل کر نہ رکھ دُوں اور پھر بنوعبد مناف میرے ساتھ جو کرنا چاہیں کر گذریں۔'' بنوعبدمناف کے جو لوگ وہاں موجود تھے اور وہ وہی تھے جو بنو ہاشم اور بنومطلب کے ماسوا تھے، ان سب نے بیک آواز کہا ''ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تم محمد کے ساتھ جو کچھ کرنا چاہتے ہو بے شک کرو۔'' دُوسرے دن ابو جہل ایک بڑا سا پتھر لے کر صحنِ کعبہ کے ایک طرف کھڑا ہو گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرنے لگا۔ مگر جب آپؐ تشریف لائے تو اس کے دل پر کچھ ایسا رُعب طاری ہوا کہ وہیں بُت بن کر کھڑا رہا اور آگے بڑھ کر وار کرنے کی ہمت نہیں پڑی۔ (باقی آئندہ)

(سیرت خاتم النّبیینؐ صفحہ 157 تا 162، مطبوعہ 2006 قادیان)

......☆......☆......☆......

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(591) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دوست نے مسجد مبارک میں مغرب کے بعد سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ اہل کتاب کا طعام تمہارے لئے حلال ہے تو عیسائی تو ناپاک چیزیں بھی کھا لیتے ہیں پھر ہم ان کا کھانا کس طرح کھا سکتے ہیں۔ فرمایا اہل کتاب سے دراصل اس جگہ قرآن شریف نے یہودی مراد لئے ہیں جن کے پاس شریعت تھی اور جو اسکے حامل اور عامل تھے اور انہی لوگوں کا ذبیحہ اور کھانا جائز ہے کیونکہ وہ بہت شدّت سے اپنی شریعت کے احکام پر عمل کرتے ہیں۔ عیسائیوں نے تو سب باتیں شریعت کی اڑا دیں اور شریعت کو لعنت قرار دیدیا پس یہاں وہ مراد نہیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اگر میر صاحب کی اس روایت کے ظاہری اور عام معنی لئے جائیں تو اس میں کسی قدر ندرت ہے جو عام خیال کے خلاف ہے اور میرے خیال میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تعامل کے بھی خلاف ہے۔ جہاں تک میرا علم ہے حضرت صاحب کو عیسائیوں کی تیارشدہ چیزوں کے کھانے میں پرہیز نہیں تھا۔ بلکہ ہندوؤں تک کی چیزوں میں پرہیز نہیں تھا۔ البتہ اس روایت کا یہ منشاء معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ عیسائیوں نے طریق ذبح کے معاملہ میں شرعی طریق کو چھوڑ دیا ہے اس لئے ان کے اس قسم کے کھانے سے پرہیز چاہئے مگر باقی چیزوں میں حرج نہیں۔ ہاں اگر کوئی چیز اپنی ذات میں حرام ہو تو اس کی اور بات ہے۔ ایسی چیز تو عیسائی کیا مسلمان کے ہاتھ سے بھی نہیں کھائی جائے گی۔

(592) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔حافظ نور محمد صاحب ساکن فیض اللہ چک نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مسئلہ دریافت کیا کہ حضور فاتحہ خلف امام اور رفع یدین اور آمین کے متعلق کیا حکم ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ طریق حدیثوں سے ثابت ہے اور ضرور کرنا چاہئے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ فاتحہ خلف امام والی بات تو حضرت صاحب سے متواتر ثابت ہے مگر رفع یدین اور آمین بِالجَہر والی بات کے متعلق مَیں نہیں سمجھتا کہ حضرت صاحب نے ایسا فرمایا ہو کیونکہ اگر حضور اسے ضروری سمجھتے تو لازم تھا کہ خود بھی اس پر ہمیشہ عمل کرتے مگر حضور کا دوامی عمل ثابت نہیں بلکہ حضور کا عام عمل بھی اس کے خلاف تھا۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ جب حافظ صاحب نے حضور سے سوال کیا تو چونکہ سوال میں کئی باتیں تھیں حضور نے جواب میں صرف پہلی بات کو مدنظر رکھ کر جواب دیدیا یعنی حضور کے جواب میں صرف فاتحہ خلف امام مقصود ہے۔ **واللہ اعلم**

(593) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔حافظ نور محمد صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ہماری عادت تھی کہ جب ہم حضرت صاحب کو قادیان ملنے آتے، تو ہمیشہ اپنے ساتھ کبھی گنّے یا گڑ کی روڑی ضرور لایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے فرمایا۔ ہمارے لئے سرسوں کا ساگ بھیجنا۔ وہ گوشت میں ڈال کر عمدہ پکتا ہے۔ ہم نے وہ ساگ فیض اللہ چک سے بھیج دیا۔ بعد ازاں ہم نے گاؤں میں یہ بات سُنی کہ دہلی میں آپ کی شادی ہوگئی ہے۔ اس پر مَیں اور میرے دوست حافظ نبی بخش صاحب آپ کی ملاقات کیلئے آئے تو حضور بہت خوش ہو کر ملے۔ مَیں نے ایک روپیہ نذرانہ پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جب آپ کے لڑکا پیدا ہوگا تو ہم بھی دیں گے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضور نے یہ بات کہ ہم بھی دیںگے، تنبول وغیرہ کے رنگ میں نہیں کہی ہوگی بلکہ یونہی اظہار محبت وشفقت کے طور پر کہی ہوگی۔ گو ویسے حضور شادیوں وغیرہ کے موقعہ پر تنبول کے طریق کو بھی ناپسند نہیں فرماتے تھے اور فرماتے تھے نیک نیتی سے ایسا کیا جائے اور اسے لازمی نہ قرار دیا جاوے تو یہ ایک بروقت امداد کی صورت ہے۔

(594) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ رمضان کی لیلۃ القدر کی بابت حضرت صاحب فرمایا کرتے تھے کہ اس کی پہچان یہ ہے کہ اس رات کچھ بادل یا ترشح بھی ہوتا ہے اور کچھ آثار انوار و برکات سماویہ کے محسوس ہوتے ہیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہی علامت حدیثوں میں بھی بیان ہوئی ہے لیکن غالباً یہ منشاء نہیں ہے کہ بادل یا ترشح کی شرط بہرصورت لازمی ہے اور میرے خیال میں ایسا بھی ممکن ہے کہ مختلف علاقوں میں لیلۃ القدر مختلف راتوں میں ظاہر ہو اور حق تو یہ ہے کہ لیلۃ القدر کا ماحول پیدا کرنا ایک حد تک انسان کی خود اپنی حالت پر بھی موقوف ہے ایک ہی وقت میں ایک شخص کیلئے لیلۃ القدر ہوسکتی ہے مگر دوسرے کیلئے نہیں۔ **واللہ اعلم**۔

(595) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے کہ بعض اوقات الہام اس طرح بھی ہوتا ہے کہ کلام الٰہی بندہ کی اپنی زبان پر بلند آواز سے ایک دفعہ یا بار بار جاری ہو جاتا ہے اور اس وقت زبان پر بندے کا تصرف نہیں ہوتا۔ بلکہ خدا کا تصّرف ہوتا ہے اور کبھی الہام اس طرح ہوتا ہے کہ لکھا ہوا فقرہ یا عبارت دکھائی دیتی ہے اور کبھی کلام لفظی طور پر باہر سے آتا ہوا سُنائی دیتا ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ قرآن شریف سے پتہ لگتا ہے کہ کلام الٰہی تین موٹی قسموں میں منقسم ہے۔ اوّل وحی۔ یعنی خدا کا براہِ راست کلام خواہ وہ جلی ہو یا خفی۔ دوسرے مِنۡ وَّرَآءِ حِجَابٍ والی تصویری زبان کا الہام مثلاً خواب یا کشف وغیرہ۔ تیسرے فرشتہ کے ذریعہ کلام۔ یعنی خدا فرشتہ سے کہے اور فرشتہ آگے پہنچائے اور پھر یہ تینوں قسمیں آگے بہت سی ماتحت اقسام میں منقسم ہیں۔ میر صاحب والی روایت میں آخری قسم، وحی میں داخل ہے اور شاید پہلی قسم بھی ایک رنگ وحی کا رکھتی ہے مگر درمیانی قسم مِنۡ وَّرَآءِ حِجَابٍ سے تعلق رکھتی ہے۔ **واللہ اعلم**

(596) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ جیسے زکوٰۃ یا صدقہ سادات کیلئے منع ہے ویسا ہی صاحبِ توفیق کیلئے بھی اس کا لینا جائز نہیں ہے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ مَیں نے یہ سُنا ہوا ہے کہ حضرت صاحب فرمایا کرتے تھے کہ آج کل سخت اضطرار کی حالت میں جبکہ کوئی اور صورت نہ ہو ایک سیّد بھی زکوٰۃ لے سکتا ہے۔

(597) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب معتدل موسم میں بھی کئی مرتبہ پچھلی رات کو اُٹھ کر اندر کمرہ میں جا کر سو جایا کرتے تھے اور کبھی کبھی فرماتے تھے کہ ہمیں سردی سے متلی ہونے لگتی ہے۔ بعض دفعہ تو اُٹھ کر پہلے کوئی دوا مثلاً مشک وغیرہ کھا لیتے تھے اور پھر لحاف یا رضائی اوڑھ کر اندر جا لیٹتے تھے۔ غرض یہ کہ سردی سے آپ کو تکلیف ہوتی تھی اور اس کے اثر سے خاص طور پر اپنی حفاظت کرتے تھے۔ چنانچہ پچھلی عمر میں بارہ مہینے گرم کپڑے پہنا کرتے تھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب بالعموم گرمی میں بھی جراب پہنے رکھتے تھے اور سردیوں میں تو دو دو جوڑے اُوپر تلے پہن لیتے تھے مگر گرمیوں میں کرتہ عموماً ململ کا پہنتے تھے۔

(598) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔حافظ نبی بخش صاحب ساکن فیض اللہ چک حال محلہ دارالفضل قادیان نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ حضرت صاحب ہر موسم کا پھل مثلاً خربوزہ اور آم کافی مقدار میں باہر سے منگواتے تھے۔ خربوزہ علاقہ بیٹ سے اور آم دریا کے پار سے منگاتے تھے۔ بعض اوقات جب مَیں بھی خدمت میں حاضر ہوتا تو حضور اپنے دستِ مبارک سے خربوزہ کاٹ کر مجھے دیتے اور فرماتے میاں نبی بخش یہ خربوزہ میٹھا ہو گا اسکو کھاؤ اور آپ بھی کھاتے۔ اسی طرح آموں کے موسم میں حضرت صاحب نہایت محبت وشفقت سے مجھے آم بھی عنایت فرماتے اور بار بار فرماتے۔ یہ آم تو ضرور میٹھا ہوگا اس کو ضرور کھاؤ۔

خاکسار عرض کرتا ہے بیٹ سے دریائے بیاس کے قریب کا نشیبی علاقہ مراد ہے اور پار سے ضلع ہوشیار پور کا علاقہ مراد ہے جس میں آم زیادہ ہوتا ہے۔

(599) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد مبارک میں مع احباب کے تشریف رکھتے تھے۔ مَیں باہر سے آیا اور السلام علیکم عرض کیا۔ حضور سے مصافحہ کرنے کی بہت خواہش پیدا ہوئی لیکن چونکہ مسجد بھری ہوئی تھی اور معزز احباب راستہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ مَیں نے آگے جانا مناسب نہ سمجھا۔ ابھی مَیں کھڑا ہی تھا اور بیٹھنے کا ارادہ کر رہا تھا کہ حضور نے میری طرف دیکھ کر فرمایا میاں عبدالعزیز آؤ مصافحہ تو کر لو چنانچہ دوستوں نے مجھے راستہ دیدیا اور مَیں نے جا کر مصافحہ کرلیا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب کو اپنے مخلص اصحاب کی انتہائی دلداری مدنظر رہتی تھی اور آپ کا دل ان کی محبت سے معمور رہتا تھا۔ اس موقعہ پر حضرت صاحب نے محسوس کر لیا ہوگا کہ میاں عبدالعزیز صاحب مصافحہ کی خواہش رکھتے ہیں مگر راستہ بند ہونے کی وجہ سے مجبور ہیں اس لئے آپ نے آواز دے کر پاس بلالیا۔

(600) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ کرم دین جہلمی کے مقدمہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام گورداسپور تشریف لائے ہوئے تھے۔ کچہری کے وقت حضور احاطۂ کچہری میں ایک جامن کے درخت کے نیچے کپڑا بچھا کر مع خدّام تشریف فرما تھے۔ حضور کیلئے دودھ کا ایک گلاس لایا گیا۔ چونکہ حضور کا پس خوردہ پینے کیلئے سب دوست جدوجہد کیا کرتے تھے۔ میرے دل میں اس وقت خیال آیا کہ مَیں ایک غریب اور کمزور آدمی ہوں۔ اتنے بڑے بڑے آدمیوں میں مجھے کس طرح حضور کا پس خوردہ مل سکتا ہے اس لئے مَیں ایک طرف کھڑا ہوگیا۔ حضور نے جب نصف گلاس نوش فرما لیا تو بقیہ میرے ہاتھ میں دے کر فرمایا میاں عبدالعزیز بیٹھ کر اچھی طرح سے پی لو۔

(601) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔خواجہ عبدالرحمن صاحب ساکن کشمیر نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ مجھے میرے والد صاحب نے بتایا کہ جب حضور علیہ السلام نماز کے وقت تشہد میں بیٹھتے تو تشہد پڑھنے کی ابتداء ہی میں دائیں ہاتھ کی انگلیوں کا حلقہ بنا لیتے تھے اور صرف شہادت والی انگلی کھلی رکھتے تھے۔ جو شہادت کے موقعہ پر اُٹھاتے تھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ خواجہ عبدالرحمن صاحب کے والد چونکہ اہل حدیث میں سے آئے تھے۔ اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان باتوں کو غور کی نظر سے دیکھتے تھے مگر مجھ سے مکرم ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے بیان کیا ہے کہ ابتداء سے ہی ہاتھ کی انگلیوں کے بند کر لینے کا طریق انہیں یاد نہیں ہے۔ ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ کبھی ایسا ہوا ہو۔ **واللہ اعلم**

(602) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔خواجہ عبدالرحمن صاحب ساکن کشمیر نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ میرے والد صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ مَیں پہلے اہلِ حدیث تھا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہارات و رسائل کشمیر میں پہنچے تو سب سے پہلے میرے کان میں حضور کا یہ شعر پڑا کہ ”مولوی صاحب! کیا یہی توحید ہے سچ کہو کس دیو کی تقلید ہے“ سو مَیں وہاں پر ہی بیعت کیلئے بے قرار ہوگیا اور نفس میں کہا کہ افسوس اب تک ہم دیو کی ہی تقلید کرتے رہے۔ سو مَیں نے تم دونوں بھائیوں کو (خاکسار عبدالرحمن اور برادر مکرم عبدالقادر صاحب) سرینگر میں اپنے ماموں کے پاس چھوڑ کر فوراً قادیان کی راہ لی اور جب یہاں پہنچا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کیا کہ حضور میری بیعت لے لیں۔ حضور نے فرمایا بیعت کیا ہے بیعت عبرت ہے اسکے بعد میری اور چند اور اصحاب کی بیعت لے لی۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب کا یہ فرمانا کہ بیعت عبرت ہے اس سے یہ مراد معلوم ہوتی ہے کہ بیعت کی حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنی گزشتہ زندگی کو ایمان اور اعمال کے لحاظ سے عبرت کا ذریعہ بنا کر آئندہ کیلئے زندگی کا نیا ورق الٹ لے۔

(سیرۃ المہدی، جلد اوّل، مطبوعہ قادیان 2008)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں قنوت کے نمازوں میں پڑھنے کی روایات تو ملتی ہیں لیکن نماز جمعہ میں پڑھنے کی کوئی روایت کہیں نہیں ملتی

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے سوالات کے بصیرت افروز جوابات

نوٹ: سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف وقتوں میں اپنے مکتوبات اور ایم ٹی اے کے مختلف پروگراموں میں اہم مسائل کے بارہ میں جو ارشادات مبارکہ فرماتے ہیں، ان میں سے کچھ قارئین کے افادہ کیلئے الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کیے جارہے ہیں۔ (ادارہ)

(قسط 32)

سوال ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ قرآن کریم کے نصف میں جو وَلۡیَتَلَطَّفۡ کا لفظ آیا ہے، اس لفظ کے قرآن کریم کے درمیان میں آنے میں کچھ خاص حکمت ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 12رفروری 2021ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا:

جواب اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو آیات اور سورتوں کی شکل میں نازل فرمایا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خدا تعالیٰ سے راہنمائی پا کر اسکی موجودہ ترتیب کو قائم فرمایا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد مختلف وقتوں میں کئی طرح سے جو قرآن کریم کی تقسیم کی گئی ہے، یہ سب ذوقی باتیں ہیں۔ اس سے قرآن کریم میں پائی جانے والی دائمی تعلیمات اور اس کے عمیق در عمیق روحانی معارف پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

قرآنی تعلیمات کا بنیادی مقصد خدا تعالیٰ کی توحید کا پرچار ہے۔ اس اعتبار سے جب ہم قرآن کریم پر غور کرتے ہیں تو ہمیں یہ بات واضح طور پر نظر آتی ہے کہ قرآن کریم کی ابتدا میں بھی اللہ تعالیٰ کی توحید کے مضمون کو بیان کیا گیا اور قرآن کریم کا اختتام بھی اسی توحید باری تعالیٰ کے مضمون پر ہو رہا ہے اور قرآن کریم کے درمیان میں جو سورت آئی ہے یعنی سورۃ الکہف وہ بھی خاص طور پر توحید کے ہی مضمون پر مشتمل ہے اور پھر خود اس سورت کا آغاز اور اختتام بھی توحید ہی کے مضمون پر ہوتا ہے۔

پس قرآن کریم کی اس ترتیب میں یہ حکمت نظر آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جگہ جگہ توحید کی تعلیم کو بیان فرما کر انسان کو یہ پیغام دیا ہے کہ اس کی کامیابی کا راز اسی میں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا کر اس عارضی زندگی کو گزارے تا کہ اخروی اور دائمی زندگی میں وہ خدا تعالیٰ کے لامتناہی فضلوں کا وارث بن سکے۔

سوال ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا ہے کہ میں اپنی جماعت میں امام الصلوٰۃ ہوں۔ جمعہ کی نماز میں قنوت پڑھنا چاہتا ہوں کیونکہ آج کل وبا کے دن ہیں اور احمدیوں پر بعض ممالک میں ظلم بھی ہو رہا ہے۔ لیکن بعض دوستوں کو اس پر اعتراض ہے۔ اس بارے میں اجازت اور راہنمائی کی درخواست ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 12رفروری 2021ء میں اس بارے میں درج ذیل ہدایات فرمائیں:

جواب آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے امام الصلوٰۃ کیلئے ایک نہایت ضروری نصیحت یہ فرمائی ہے کہ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ مِنْهُمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ (صحیح بخاری کتاب الاذان) یعنی جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسے ہلکی نماز پڑھانی چاہیے کیونکہ مقتدیوں میں کمزور اور بیمار اور بوڑھے سب ہی ہوتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی اکیلا اپنی نماز پڑھے تو وہ جس قدر چاہے اسے لمبا کرے۔

جہاں تک نمازوں میں قنوت کرنے کا معاملہ ہے تو احادیث سے پتا چلتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسلمانوں پر کسی مصیبت کے وارد ہونے پر بھی کچھ وقت کیلئے قنوت کے طریق کو اختیار فرمایا۔ چنانچہ رجیع اور بئر معونہ کے موقع پر دشمنان اسلام کی طرف سے بدعہدی اور دھوکا دہی کے ساتھ صحابہ کی ایک بڑی جمعیت کی شہادت پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان مخالف قبائل کے خلاف تیس روز تک قنوت فرمایا اور ان قبائل کے خلاف بددعا کی۔

(صحیح بخاری، کتاب المغازی)

نیز اس کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کو وتر کی نماز میں قنوت کرنے کا بھی طریق سکھایا اور اس کیلئے مختلف دعائیں بھی صحابہ کو سکھائیں۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، بَابُ الْقُنُوتِ فِي الْوِتْرِ)

پس قنوت کا ایک طریق وہ ہے جو نماز وتر میں اختیار کیا جاتا ہے اور ایک قنوت خاص حالات میں مثلاً دشمن کی طرف سے کسی تکلیف کے پہنچنے پر یا کسی وبا وغیرہ کے پھیلنے پر اختیار کیا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی جانے والی پیش خبری کے مطابق جب پنجاب میں طاعون پھیلی تو حضور علیہ السلام نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اسی سنت کی اتباع میں فرمایا کہ ”آج کل چونکہ وباء کا زور ہے اس لئے نمازوں میں قنوت پڑھنا چاہیے۔“

(البدر نمبر 15، جلد 2، مورخہ یکم مئی 1903ء صفحہ 115)

نیز فرمایا کہ ”چاہیے کہ ہر ایک شخص تہجد میں اٹھنے کی کوشش کرے اور پانچ وقت کی نمازوں میں بھی قنوت ملاویں۔“

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 192، مطبوعہ 2016ء)

علاوہ ازیں حضور علیہ السلام نے قنوت میں پڑھی جانے والی دعاؤں کے متعلق بھی راہنمائی فرماتے ہوئے ہدایت دی کہ اس میں ادعیۂ ماثورہ جو قرآن وحدیث میں آئی ہیں وہ ہی پڑھی جائیں۔ (اخبار بدر نمبر 31، جلد 6، مورخہ یکم اگست 1907ء صفحہ 12)

قنوت کے بارے میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ ایک تو اسے مختلف نمازوں میں پڑھنا مسنون ہے، فرض نہیں۔ اس لیے اسے پڑھنا لازمی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ نیز احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں قنوت کے نمازوں میں پڑھنے کی روایات تو ملتی ہیں لیکن نماز جمعہ میں پڑھنے کی کوئی روایت کہیں نہیں ملتی۔ اس لیے ایسی نیکیوں کو جن میں دوسرے لوگ بھی شامل ہو رہے ہوں اسی حد تک بجالانا چاہیے جس حد تک شریعت نے اس کی اجازت دی ہے تا کہ کسی کو بھی تکلیف مالا یطاق کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

سوال ایک دوست نے لونڈیوں سے جسمانی فائدہ اٹھانے نیز سود کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب کے مؤقف کا ذکر کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اس بارے میں راہنمائی چاہی۔ جس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 15رفروری 2021ء میں اس بارے میں درج ذیل ارشاد فرمایا:

جواب اسلام کے ابتدائی دَور میں دشمنان اسلام کی ظالمانہ کارروائیوں کے جواب میں اسلامی جنگوں کی اجازت کے نتیجے میں جب دشمنوں کے دیگر اموال غنیمت کے ساتھ ان کی عورتیں بھی لونڈیوں کی صورت میں مسلمانوں کے قبضہ میں آئیں تو سورۃ النساء کی بعض آیات کی روشنی میں میرا موقف یہی ہے کہ ان لونڈیوں کے ساتھ نکاح کے ذریعہ ہی تعلقات زوجیت استوار ہو سکتے تھے، اگرچہ اس نکاح کیلئے ان لونڈیوں کی رضامندی ضروری نہیں تھی اور نہ ہی لونڈی سے نکاح کے نتیجے میں مرد کیلئے چار شادیوں تک کی اجازت پر کوئی فرق پڑتا تھا۔

ایسی لونڈیوں کے مسئلے پر آپ نے جو اپنے مؤقف کا ذکر کیا ہے تو جیسا کہ میں نے اپنے پہلے جواب میں [جو بنیادی مسائل کے جوابات کی قسط نمبر 4 اور 5 میں شائع ہو چکا ہے] لکھا ہے کہ اس مسئلہ پر مختلف آراء موجود ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا بھی یہی مؤقف تھا کہ ان لونڈیوں سے تعلقات کیلئے نکاح کی ضرورت نہیں جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے دونوں قسم کے مؤقف ثابت ہیں۔

بہر حال نکاح ہوتا تھا یا نہیں ہوتا تھا، طریق جو بھی تھا لیکن اس بات پر سب متفق ہیں کہ اگر اس لونڈی کے ہاں اولاد ہو جاتی تھی تو مالک کی زندگی میں اسے ام الولد کا درجہ مل جاتا تھا، یعنی مالک نہ تو اس لونڈی کو فروخت کر سکتا تھا، نہ کسی اور کو ہبہ کر سکتا تھا اور مالک کی وفات کے بعد ایسی عورت کو آزادی کے پورے حقوق مل جاتے تھے اور وہ مکمل طور پر آزاد ہو جاتی تھی۔

باقی جہاں تک سود کا مسئلہ ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ قرآن وحدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں ہر زمانے میں خلیفۂ وقت کی نگرانی میں علمائے جماعت احمدیہ کے ذریعہ اس مسئلے کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں غور کے بعد اپنا مؤقف بیان کرتی رہی ہے۔ اور اس وقت بھی سود سے تعلق رکھنے والے کئی امور پر جماعت غور کر رہی ہے۔

سوال ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ کیا میں اپنے کسی ایسے عیسائی، ہندو یا بدھ مت سے تعلق رکھنے والے دوست کی وفات پر اس کیلئے دعا کر سکتا ہوں جو جماعت احمدیہ کیلئے اچھے اور پیار کے جذبات رکھتا تھا؟ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 15رفروری 2021ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا:

جواب جیسا کہ میں نے پہلے بھی آپ کو لکھا تھا کہ اسلام ہمیں کسی انسان سے نفرت نہیں سکھاتا بلکہ صرف اس کے بُرے فعل سے بیزاری کی تعلیم دیتا ہے۔ اور جہاں تک کسی کے جنت یا جہنم میں جانے کا معاملہ ہے تو اسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے اور کسی دوسرے انسان کو یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ اس دنیا میں بیٹھ کر کسی انسان کی جنت یا جہنم کا فیصلہ کرے۔ ہاں یہ بات درست ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض اوقات اپنے انبیاء اور فرستادوں کو کسی شخص کے جنتی یا جہنمی ہونے کا علم دے دیتا ہے لیکن اس شخص کے جنتی یا جہنمی ہونے کا فیصلہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ ”یقیناً جو لوگ (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر) ایمان لائے اور وہ لوگ جو یہودی بن گئے اور صابی اور نصرانی اور مجوسی اور وہ لوگ بھی جنہوں نے شرک کیا، اللہ یقیناً ان کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا۔ اللہ یقیناً ہر ایک چیز کا نگران ہے۔“ (الحج:18)

پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس مضمون کو بھی بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی بھی انسان کے نیک عمل ضائع نہیں کرتا خواہ وہ انسان کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جو یہودی ہیں نیز نصاریٰ اور صابی (ان میں سے) جو (فریق) بھی اللہ پر اور آخرت کے دن پر (کامل) ایمان لایا ہے اور اس نے نیک عمل کئے ہیں یقیناً ان کیلئے ان کے ربّ کے پاس انکا (مناسب) اجر ہے۔“ (البقرہ:63)

پس کسی کی وفات پر افسوس کا اظہار کرنے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ کی دعا پڑھنے اور اللہ تعالیٰ کا رحم مانگنے میں کوئی حرج نہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ پڑھنے سے تو خود پڑھنے والے کیلئے بھی دعا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ کسی تکلیف یا نقصان کے پہنچنے پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ دعا پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اور اس دعا سے غرض یہ ہوتی ہے کہ اے اللہ تو اس تکلیف کو دور فرما دے یا اس نقصان کو پورا فرما دے۔ اور جب کسی کی وفات پر ہم یہ دعا کرتے ہیں تو اس سے ایک مقصد یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اے اللہ اس انسان کے ساتھ جو میری توقعات وابستہ تھیں، اسکے مرنے کے بعد تو ان توقعات کو پورا فرما دے۔

اللہ تعالیٰ کا رحم بھی انسان کسی کیلئے بھی مانگ سکتا ہے، کیونکہ رحم کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور وہی بہتر جانتا ہے کہ اس نے کس انسان پر کس وقت رحم کرنا ہے۔ چنانچہ احادیث میں آتا ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ اللہ تعالیٰ کے رحم کے نتیجے میں جہنم بالکل خالی ہو جائے گی۔

(تفسیر الطبری، تفسیر سورۃ ھود آیت نمبر 108)

سوال ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ ہم جب مذہبی اور روحانی لحاظ سے ”دل“ کی بات کرتے ہیں تو کیا اس سے مراد وہی عضو ہوتا ہے جو خون کی گردش کا کام کرتا ہے یا پھر اس سے مراد روح اور دماغ ہوتا ہے؟ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 19رفروری 2021ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب ارشاد فرمایا:

جواب عربی زبان میں عام طور پر دل کیلئے قلب اور فؤاد کے الفاظ آتے ہیں اور یہ دونوں الفاظ قرآن کریم میں ظاہری معنوں میں بھی استعمال ہوئے ہیں اور استعارہ کے رنگ میں بھی آئے ہیں۔ مثلاً دل پر پردہ پڑ جانا، دل میں ٹیڑھا پن ہونا، دل کا سخت ہو جانا، دل کا ایمان نہ لانا، دل میں مرض پیدا ہو جانا، دل پر مہر لگ جانا، دل پر زنگ لگ جانا،

اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرماتا چلا جائے کہ آپ قارئین کو اسلام کی حقیقی تعلیمات سے متعارف کرائیں

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کے پیغام کی اشاعت کیلئے مختلف طریق اور ذرائع مہیا کیے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو ان وسائل کو صحیح طریقے سے استعمال کرنے کا موقع عطا فرمائے

مالٹی زبان میں تبلیغی رسالہ ’’ID-DAWL‘‘ کے 50ویں ایڈیشن پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو النّاصر

27 فروری 2022ء

اسلام آباد (یو.کے)

عزیز قارئین Id-Dawl

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے بہت خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے فروری 2022ء میں آپ کے ماہانہ رسالہ ID-DAWL کا پچاسواں ایڈیشن شائع ہوگا۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ آپ پر فضل فرمائے اور آپ کو توفیق عطا فرماتا چلا جائے کہ آپ قارئین کو اسلام کی حقیقی تعلیمات جو تمام بنی نوع انسان کیلئے امن اور ہم آہنگی کو فروغ دیتی ہیں سے متعارف کرائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آخری زمانہ کے بارہ میں قرآن کریم کی متعدد پیش گوئیوں میں سے ایک یہ ہے کہ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ یعنی آخری زمانہ میں کتب کی کثرت سے اشاعت ہوگی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آخری زمانہ میں نہ صرف اسلام کی فتح کی پیشگوئی دی بلکہ ہمیں اس کی تبلیغ کے ذرائع بھی فراہم کیے۔ اس رسالہ کی اشاعت کا مقصد بھی تبلیغ اسلام ہے، جس مقصد کیلئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ نے اب ہمیں اسلام کے پیغام کی اشاعت کیلئے مختلف طریق اور ذرائع مہیا کیے ہیں جن میں اشاعت بھی شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان وسائل کو صحیح طریقے سے استعمال کرنے کا موقع عطا فرمائے اور آپ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی خوبصورت تعلیمات کو مؤثر اور مثالی طور پر پھیلانے کی قابل ستائش خدمات انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ہم دنیا میں کہاں خدمت کر رہے ہیں، ہمارا مقصد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ضرور اس کو پورا کرے گا کیونکہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً بتایا کہ ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ اور اس کام کیلئے اس نے ہمیں بے شمار وسائل مہیا کیے ہیں۔

صرف اسی صورت میں جب ہم خود غور کریں اور اپنی ذمہ داریوں کی اہمیت کو پوری طرح سمجھیں اور تبلیغی سرگرمیوں میں بھی حصہ ڈالیں تو ہم صحیح معنوں میں اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔ تب ہی ہم ان خوش نصیبوں میں شامل ہو سکتے ہیں جو قرب الٰہی حاصل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر بہت فضل فرمائے۔ آمین۔

والسلام خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 22 اپریل 2022ء)

دل کا انکار کرنا، دل میں غیظ کا ہونا، دل کا شک کرنا، دل کا اندھا ہونا، دل کا گلے تک آجانا، دل کا پھر جانا، دل کا نہ سمجھنا، دل کا نیکی اور برائی کمانا، دل کا اللہ کے ذکر سے غافل ہونا، دل کا پاک ہونا، دل کا اطمینان پانا، دل میں تقویٰ ہونا، دل کا مضبوط ہونا، دل کا ارادہ کرنا، دل میں ایمان کا داخل ہونا، دل پر اللہ تعالیٰ کا کلام نازل ہونا، دل کا فکر سے فارغ ہونا اور دل کا دیکھنا وغیرہ۔ اسی طرح احادیث میں بھی دل کو ظاہری معنوں کے علاوہ استعارہ کے طور پر بھی استعمال کیا گیا ہے۔

پس قرآن وحدیث میں اس لفظ کے مختلف معانی کا استعمال بتاتا ہے کہ مذہبی اور روحانی زبان میں دل سے مراد صرف ایک جسمانی عضو نہیں ہے جو خون کی گردش کا کام کرتا ہے بلکہ مذہبی اور روحانی زبان میں اس لفظ کو استعارہ کے طور پر بھی کئی معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ اور اس سے مراد روح، علم، فہم، عقل، نیت، طبیعت، شجاعت اور فطرت وغیرہ کئی مطالب ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ قلب اور فؤاد کی لغوی تحقیق کے ضمن میں فرماتے ہیں: ’’قلب...... کے معنے ہیں اَلْفُؤَادُ۔ دل...... اور کبھی قلب کا لفظ عقل پر بھی بولا جاتا ہے...... اور لفظ قلب کے ذریعہ ان کیفیات کو بیان کیا جاتا ہے جو روح، علم اور شجاعت وغیرہ اقسام کی اسکے ساتھ مخصوص ہیں ......قلب کے معنے سوچنے اور تدبر کے ہیں۔

(تفسیر کبیر، جلد اوّل، صفحہ 153)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’دل میں ایمان کے لکھنے سے یہ مطلب ہے کہ ایمان فطرتی اور طبعی ارادوں میں داخل ہوگیا اور جزو طبیعت بن گیا اور کوئی تکلف اور تصنع درمیان نہ رہا۔ اور یہ مرتبہ کہ ایمان دل کے رگ و ریشہ میں داخل ہو جائے اُس وقت انسان کو ملتا ہے کہ جب انسان روح القدس سے مؤید ہو کر ایک نئی زندگی پاوے اور جس طرح جان ہر وقت جسم کی محافظت کیلئے جسم کے اندر رہتی ہے اور اپنی روشنی اُس پر ڈالتی رہتی ہے اِسی طرح اِس نئی زندگی کی روح القدس بھی اندر آباد ہو جائے اور دل پر ہر وقت اور ہر لحظہ اپنی روشنی ڈالتی رہے اور جیسے جسم جان کے ساتھ ہر وقت زندہ ہے دل اور تمام روحانی قویٰ روح القدس کے ساتھ زندہ ہوں اِسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے بعد بیان کرنے اِس بات کے کہ ہم نے اُن کے دلوں میں ایمان کو لکھ دیا یہ بھی بیان فرمایا کہ روح القدس سے ہم نے اِن کو تائید دی کیونکہ جبکہ ایمان دلوں میں لکھا گیا اور فطرتی حروف میں داخل ہو گیا تو ایک نئی پیدائش انسان کو حاصل ہوگئی اور یہ نئی پیدائش بجُز تائید روح القدس کے ہرگز نہیں مل سکتی۔ رُوح القدس کا نام اِسی لئے روح القدس ہے کہ اُس کے داخل ہونے سے ایک پاک روح انسان کو مل جاتی ہے۔ قرآن کریم روحانی حیات کے ذکر سے بھرا پڑا ہے اور جا بجا کامل مومنوں کا نام احیاء یعنی زندے اور کُفار کا نام اموات یعنی مردے رکھتا ہے۔ یہ اِسی بات کی طرف اشارہ ہے کہ کامل مومنوں کو روح القدس کے دخول سے ایک جان مل جاتی ہے اور کُفار گو جسمانی طور پر حیات رکھتے ہیں مگر اُس حیات سے بے نصیب ہیں جو دل اور دماغ کو ایمانی زندگی بخشتی ہے۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 100 تا 102)

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’قرآن شریف میں جو خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ آیا ہے اس میں خدا کے مہر لگانے کے یہی معنی ہیں کہ جب انسان بدی کرتا ہے تو بدی کا نتیجہ اثر کے طور پر اسکے دل پر اور منہ پر خدا تعالیٰ ظاہر کر دیتا ہے اور یہی معنے اس آیت کے ہیں کہ فَلَمَّا زَاغُوۡۤا اَزَاغَ اللّٰہُ قُلُوۡبَہُمۡ یعنی جب کہ وہ حق سے پھر گئے تو خدا تعالیٰ نے ان کے دل کو حق کی مناسبت سے دور ڈال دیا اور آخر کو معاندانہ جوش کے اثروں سے ایک عجیب کایا پلٹ ان میں ظہور میں آئی اور ایسے بگڑے کہ گویا وہ وہ نہ رہے اور رفتہ رفتہ نفسانی مخالفت کے زہر نے ان کے انوار فطرت کو دبا لیا۔‘‘

(کتاب البریہ، روحانی خزائن، جلد 13 صفحہ 47، 48)

اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ کے متعلق حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’اس کے عام معنی تو یہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے قلوب اطمینان پاتے ہیں لیکن اس کی حقیقت اور فلسفہ یہ ہے کہ جب انسان سچے اخلاص اور پوری وفاداری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور ہر وقت اپنے آپ کو اسکے سامنے یقین کرتا ہے اس سے اسکے دل پر ایک خوف عظمت الٰہی کا پیدا ہوتا ہے وہ خوف اس کو مکروہات اور منہیات سے بچاتا ہے اور انسان تقویٰ اور طہارت میں ترقی کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ملائکہ اس پر نازل ہوتے ہیں اور وہ اس کو بشارتیں دیتے ہیں اور الہام کا دروازہ اس پر کھولا جاتا ہے اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کو گویا دیکھ لیتا ہے اور اس کی وراء الورا طاقتوں کو مشاہدہ کرتا ہے۔ پھر اسکے دل پر کوئی ہم وغم نہیں آسکتا اور طبیعت ہمیشہ ایک نشاط اور خوشی میں رہتی ہے۔‘‘

(الحکم جلد 9 نمبر 32 مورخہ 10 ستمبر 1905ء صفحہ 8)

فِیۡ قُلُوۡبِہِمۡ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَہُمُ اللّٰہُ مَرَضًا کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ’’اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ ان کا فطرت صحیحہ کے مطابق کام نہ کرنا بتاتا ہے کہ ان کے دل مریض ہیں کیونکہ اگر دل میں مرض نہ ہوتا تو کم سے کم یہ ان باتوں کو تو محسوس کرتے جو فطرت صحیحہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ جس طرح صفراء کی زیادتی سے زبان کا مزہ خراب ہو جاتا ہے اور میٹھا بھی کڑوا معلوم دیتا ہے اسی طرح جن کے دل مریض ہوں وہ اپنی فطرت کی آواز کو صحیح طور پر نہیں سن سکتے۔‘‘

(تفسیر کبیر، جلد اوّل، صفحہ 173)

پس قرآن وحدیث اور مذکورہ بالا ارشادات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مذہبی اور روحانی طور پر دل سے مراد صرف ایک جسمانی عضو نہیں ہے بلکہ اس لفظ کو استعارہ کے طور پر بھی کئی معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

(ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ، انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 22 اپریل 2021)

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

بہشت دیکھنا اسی کو نصیب ہوتا ہے جو پہلے دوزخ دیکھنے کو تیار ہوتا ہے

دوزخ سے مراد آئندہ دوزخ نہیں بلکہ اس دنیا میں مصائب شدائد کا نظارہ مراد ہے

(ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 31، ایڈیشن 1988ء)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3/فروری 2022ء بروز جمعرات 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

(1) مکرم حمید احمد خان صاحب ابن مکرم اللہ رکھا صاحب (ہنسلو، یو.کے)

28/جنوری 2022ء کو 86 سال کی عُمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم حضرت ماسٹر عبدالعزیز صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے تھے۔ انتہائی نیک، دُعا گو، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، بہت ملنسار اور محبت کرنے والے بزرگ انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

(2) مکرمہ رضیہ کریم حمید اللہ صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری حمید اللہ صاحب (ہنسلو، یو.کے)

29/جنوری 2022ء کو 78 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کو ایک لمبا عرصہ جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔ اپنے گھر میں ناصرات اور لجنہ کی میٹنگز کا انعقاد کرتی تھیں۔ جماعتی اجتماعات کے وقت کھانا اور روٹیاں تیار کرنے میں مدد کیا کرتی تھیں۔ جلسہ سالانہ کے مہمانوں اور دیگر جماعتی مہمانوں کی خاطر تواضع بہت شوق سے کرتی تھیں۔ اپنے بچوں کو چھوٹی عمر میں قرآن کریم پڑھایا اور انہیں نمازوں کی ادائیگی کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ صوم وصلوۃ اور پردے کی سختی سے پابندی کرنے والی اور خلافت کے ساتھ اخلاص ووفا کا تعلق رکھنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم چودھری نذیر احمد گوندل صاحب (بھڈال ضلع سیالکوٹ، حال کینیڈا)

24/دسمبر 2021ء کو 81 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے 1957ء میں اپنے والد مکرم چودھری فتح محمد صاحب اور باقی بہن بھائیوں کے ساتھ بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ آپ نے ضلع سیالکوٹ میں امیر حلقہ درگانوالی کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ نمازوں کے پابند، منکسر المزاج، کم گو، مہمان نواز اور سلسلہ کیلئے غیرت رکھنے والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ بہت پیار اور وفا کا تعلق تھا۔ مختلف موقعوں پر مخالفتوں اور ابتلاؤں کا بڑی جرأت اور بہادری سے مقابلہ کرتے رہے۔ مرحوم کو عمرہ کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ آپ کے سب بچے کسی نہ کسی رنگ میں جماعتی خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم عدیل احمد گوندل صاحب مربی سلسلہ آج کل فضل عمر فاونڈیشن ربوہ میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(2) مکرمہ ناصرہ نسرین رانا صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یوسف رانا صاحب (کینیڈا)

4/دسمبر 2021ء کو 91 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ حضرت خواجہ محمد شریف صاحب رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور حضرت شیخ صاحب دین صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی اور مکرم میاں محمد یامین صاحب (تاجر کتب قادیان، موجد احمدی جنتری) کی بہو تھیں۔ مرحومہ کو قادیان میں حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کی صحبت میں رہنے اور ان کی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، قرآن کریم سے گہرا لگاؤ رکھنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے عقیدت کا گہرا تعلق تھا اور خلیفۂ وقت کی ہر تحریک پر لبیک کہتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

(3) مکرم شفیق علی خان صاحب ابن مکرم ہادی علی خان صاحب (کینیڈا)

27/نومبر 2021ء کو 75 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم حضرت مولانا ذوالفقار علی خان صاحب گوہر رضی اللہ عنہ کے پوتے اور حضرت خان بہادر غلام محمد خان صاحب گلگتی رضی اللہ عنہ کے نواسے تھے۔ آپ نے لمبا عرصہ مختلف عہدوں پر جماعتی خدمت کی توفیق پائی جن میں سرفہرست تبلیغ کا کام ہے جو آپ نے آخری ایام تک جاری رکھا۔ آپ غریب پرور، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار، بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

مومن وہ ہے کہ جس کے دل میں محبتِ الٰہی نے عشق کے رنگ میں جڑ پکڑ لی ہو اس نے فیصلہ کرلیا ہو کہ وہ ہر ایک تکلیف اور ذلت میں بھی خدا تعالیٰ کا ساتھ نہ چھوڑے گا

(ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 31، ایڈیشن 1988ء)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ اروَل (بہار)

احمدی لڑکیوں کی میڈیسن اور تعلیم کے میدان میں آنے کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نیشنل عاملہ لجنہ اماء اللہ بھارت کی (آن لائن) ملاقات

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ بھارت کو مورخہ 27/نومبر 2021ء جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے آن لائن ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضور انور نے اس ملاقات کو اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم.ٹی.اے سٹوڈیوز سے رونق بخشی جبکہ ممبرات لجنہ اماء اللہ نے اس آن لائن ملاقات میں قرآن نمائش ہال، قادیان سے شرکت کی۔

سیکرٹری ناصرات نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ ناصرات الاحمدیہ کی کافی تعداد ایسی ہے جو غربت کے دائرے میں آتی ہے۔ اس پر حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کیا وہ سکول جاتی ہیں؟ سیکرٹری صاحبہ نے عرض کی کہ بچیاں سکول جاتی ہیں اور جہاں مزدور پیشہ لوگ ہیں، خاص کر دیہاتی علاقوں میں وہاں تھوڑی مشکلات ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ دیہاتی علاقوں میں کوشش کریں کہ لڑکیوں کو پڑھنے کا شوق پیدا ہو۔ ناصرات میں جب پندرہ سال کی عمر تک آپ کے پاس رہتی ہیں تو اس وقت تک نویں دسویں تک کم از کم پڑھ لیں۔ میٹرک تو کرلیا کریں۔ زیادہ پڑھانے کی کوشش کریں تا کہ احمدی بچیاں ایجوکیٹ ہوں۔

ایک ممبر لجنہ اماء اللہ نے سوال کیا کہ حضور کئی مجالس سے ممبرات یہ سوال کرتی ہیں کہ جب وہ اپنے حلقہ احباب میں تبلیغ کرتی ہیں تو پہلے تو وہ لوگ اسے دھیان سے سنتے ہیں یا پڑھتے ہیں لیکن جیسے ہی ان کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم احمدی ہیں تو ہم سے تعلق ختم کر دیتے ہیں تو ایسے میں پھر ہم تبلیغ کیسے کریں؟

حضور انور نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ ان کو پہلے نیک باتیں بتائیں ان کو اپنے ساتھ جوڑیں۔ ایک لمبا عرصہ اپنے ساتھ ہلائیں۔ جو قرآن شریف میں تعلیم دی ہے کہ پرندوں کو اپنے ساتھ ملاؤ ایسی تربیت کرو کہ وہ تمہاری طرف کھنچے، چلے آئیں، دوڑے آئیں۔ تو اس طرح پہلے ان کے ساتھ تعلق قائم کریں جب تعلق قائم ہو جائے گا تو پھر وہ آپ کی باتیں بھی سنیں گی۔ پھر جب ان کو پتہ لگ جائے گا احمدی ہیں تو آہستہ آہستہ انہیں خود ہی احساس ہو جائے گا جنہوں نے چھوڑنا ہے وہ چھوڑ جائیں گے اور جو پھر بھی تعلق رکھیں گے وہ پھر آپ کی باتیں بھی سنیں گی۔ زبردستی تو آپ کسی کو تبلیغ نہیں کرسکتیں اور زبردستی کسی کو احمدی بھی نہیں بنایا جا سکتا۔ اس لیے جو آئے اخلاص سے آئے، وفا سے آئے اس کیلئے ایک مسلسل کوشش ہے وہ کرنی چاہیے تو ذاتی تعلق پہلے رکھیں رابطے رکھیں تو خود ہی آہستہ آہستہ جب ان کو پتہ لگ جائے گا کہ جو یہ کہہ رہی ہیں اس پہ عمل بھی ان کا ہے، اسلامی تعلیم کے مطابق یہ عمل کرتی ہیں، پکی مسلمان ہیں، نمازیں پڑھتی ہیں، قرآن پڑھتی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ختم نبوت پہ یقین رکھتی ہیں اور پھر زمانے کے امام کو مانتی ہیں تو ان کی توجہ پیدا ہوگی۔ تو ایک مسلسل کوشش ہے یہ ہم نے کرنی ہے۔ یہ کہنا کہ وہ جی چھوڑ دیتی ہیں چلی جاتی ہیں ان کے ساتھ مسلسل رابطے کی ضرورت ہے اور شروع میں بتانے کی ضرورت ہی نہیں ہے بلکہ خود ہی آپ کے عمل سے ان کو پتہ لگ جانا چاہیے بتانے کی ضرورت ہی نہیں کہ آپ احمدی ہیں۔ ٹھیک ہے۔ تو پھر وہ اس تعلق میں قائم بھی رہتی ہیں۔

سیکرٹری صاحبہ اشاعت نے بتایا کہ وہ اپنا رسالہ 'مصباح' سال میں دو مرتبہ شائع کرتی ہیں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ انہیں اس کی اشاعت اگر ماہوار نہیں تو سہ ماہی کرنی چاہیے۔ نیز حضور انور نے فرمایا کہ ساؤتھ انڈیا کیلئے اسی میں دو تین صفحات تربیتی موضوع کے رکھ لئے جائیں اور وہ بھی پڑھ لیا کریں تو ان کو بھی فائدہ ہوگا۔

حضور انور نے یہ ہدایت بھی فرمائی کہ انہیں لجنہ اماء اللہ کیلئے ایک ویب سائٹ بنانی چاہیے اور اس پر اپنی سرگرمیوں کی خبریں اَپ لوڈ کرنی چاہئیں اور لجنہ کیلئے دینی مواد مہیا کرنا چاہیے تا کہ وہ مستفیض ہوسکیں۔

سیکرٹری تجنید کو مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ انہیں (احمدی) لڑکیوں کی تعلیم کا ریکارڈ بھی رکھنا چاہیے تا کہ اس بات کا اندازہ ہوسکے کہ کس کو تعلیم کے حوالہ سے مدد درکار ہے اور پھر اس کا خیال بھی رکھا جاسکے۔

دوران ملاقات حضور انور نے فرمایا کہ احمدی لڑکیوں کی میڈیسن اور تعلیم کے میدان میں آنے کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے تا کہ احمدیہ ہسپتالوں اور اسکولوں کے مطالبے کو پورا کیا جاسکے۔

حضور انور نے وقف جدید کی سکیم میں ناصرات کی شمولیت کی اہمیت کو بھی اجاگر فرمایا۔

سیکرٹری تحریک جدید اور سیکرٹری وقف جدید سے مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ ماؤں کی حوصلہ افزائی کریں تا کہ وہ ناصرات اور کم عمر بچوں کو وقف جدید میں شامل کریں۔

سیکرٹری نو مبائعات جن کے ذمہ جماعت احمدیہ میں داخل ہونے والی نو مبائعات کی تعلیم و تربیت کی خدمت سپرد ہے کو مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو غیر تعلیم یافتہ ممبرات لجنہ کی تربیت کیلئے موزوں پلان بنانے چاہئیں، اور تعلیم یافتہ نو مبائعات کیلئے الگ پلان ہونا چاہیے۔ اسی طرح وہ جو مسلمانوں سے شامل ہوں تو آپ کو ان کی ضروریات کے مطابق پلان بنانے ہوں گے اور ایسا ہی ہندوؤں اور عیسائیوں سے تعلق رکھنے والوں کیلئے الگ پلان بنانے ہوں گے۔ یوں آپ کو مختلف لوگوں کی ضروریات کو مدنظر رکھنا ہوگا۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 14/دسمبر 2021ء)

☆......☆......☆

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ایسی مجلسوں سے ہمیشہ بچنا چاہئے جو دین سے دُور لے جانے والی ہوں، جو صرف کھیل کود میں مبتلا کرنے والی ہوں

(خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جولائی 2004ء)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ایسی مجالس سے ہی سلامتی ملتی ہے جہاں خدا کا ذکر ہو رہا ہو اس کے دین کی عظمت کی باتیں ہو رہی ہوں

(خطبہ جمعہ فرمودہ 16/جولائی 2004ء)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

2006-2007ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کا ایمان افروز تذکرہ

اس سال ایم.ٹی.اے العربیہ کا آغاز کیا گیا، ایم.ٹی.اے انٹرنیشنل کے ذریعہ سے بیعتوں کے ایمان افروز واقعات، ایم.ٹی.اے کے علاوہ مختلف ممالک میں اس سال 1398 ٹی وی پروگراموں میں کُل 813 گھنٹے 45 منٹ کا وقت ملا اور اس طرح قریباً آٹھ کروڑ افراد تک اسلام کا پیغام پہنچایا گیا، مختلف ممالک کے ریڈیو سٹیشنز پر 1873 گھنٹے پر مشتمل 6664 پروگرام نشر ہوئے

پریس اینڈ پبلیکیشنز، احمدیہ انجینئرز اینڈ آرکیٹیکٹس ایسوسی ایشن، تحریک وقفِ نَو، ہیومینٹی فرسٹ، مجلس نصرت جہاں، ہومیوپیتھی، نور العین دائرۃ الخدمۃ الانسانیہ، الاسلام ویب سائٹ وغیرہ مختلف شعبوں کی مساعی کا بیان

اس سال کُل دو لاکھ 60 ہزار 839 نئی بیعتیں ہوئیں، یَنۡصُرُكَ رِجَالٌ نُّوۡحِیۡۤ اِلَیۡہِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ کے تحت بیعتوں کے متفرق ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

جماعت کے حق میں اللہ تعالیٰ کی نصرت وتائید اور دعوت الی اللہ کی راہ میں روکیں ڈالنے والوں کے عبرتناک انجام کے واقعات

نظام وصیت میں شامل ہونے والوں کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلسل بڑھ رہی ہے، جماعت مالی قربانیوں میں بھی آگے بڑھ رہی ہے

اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے فیصلہ کیا ہے کہ عرب میں انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت نے نفوذ کرنا ہے اور جلد تمام مسلمان دنیا کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی آغوش میں لے لینا ہے

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنی زندگیوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام تمام دنیا تک پھیلتا ہوا دیکھیں اور تمام دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آیا ہوا دیکھیں

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 28 جولائی 2007ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں بعد دوپہر کے اجلاس میں خطاب

(دوسری و آخری قسط)

دیگر لٹریچر کی اشاعت (بقیہ رپورٹ)

پھر اردو میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی کتاب ''ہمارا خدا'' جو تھی اسکا انگریزی ترجمہ "Our God" کیا گیا ہے۔ گو اتنا معیاری نہیں لیکن شائع کر دیا گیا ہے۔ Revise ہو رہا ہے۔ جب ٹھیک ہو جائے گا تو دوبارہ بھی شائع ہو جائے گا، انشاء اللہ۔ اس میں ہستی باری تعالیٰ کے حق میں اور دہریت کے ردّ میں عام فہم دلائل دیئے گئے ہیں۔ نوجوانوں کیلئے بڑی مفید چیز ہے۔

پھر سلمان رشدی کی جو کتاب Satanic verses تھی اسکے جواب میں Rushdi haunted by his unholy ghosts ارشد احمدی صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ہدایات دے کر لکھوائی تھی اس میں ایک chapter کا اضافہ کرکے شائع کیا گیا ہے۔

پھر غیر مسلموں کی طرف سے اعتراضات پر مشتمل جو مختلف کتابیں لکھی گئی ہیں، ارشاد مانجی بھی ان میں شامل ہے کہ نعوذ باللہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں بلکہ انسان کا کلام ہے، اس کا جواب انصر رضا صاحب نے لکھا ہے: Manji - Another Pawn Advanced۔ اسی طرح باقی چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں۔

Revelation, Rationality, Knowledge and Truth جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب تھی اس کا اردو ترجمہ ''الہام، عقل، علم اور سچائی'' کے نام سے شائع ہو گیا ہے۔ یہ بھی بڑی پڑھنے والی کتاب ہے۔

''ہمارا خدا'' اردو میں بھی out of print تھی اس کو دوبارہ شائع کروایا گیا ہے۔

پھر حضرت مصلح موعودؓ کے تحریکِ جدید کی بابت جو ارشادات ہیں۔ ''تحریکِ جدید ایک الٰہی تحریک'' اس کو بھی شائع کرنے کا پروگرام ہے۔ جلد اول شائع ہو گئی ہے۔ بقیہ جلدیں شائع ہو جائیں گی۔

پھر اسی طرح طاہر فاؤنڈیشن نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے خطبات اور خطابات شائع کیے ہیں۔

اسی طرح فضلِ عمر فاؤنڈیشن نے ''نظامِ نو''، ''ہستی باری تعالیٰ''، ''اسوۂ حسنہ''، ''خلافتِ حقہ اسلامیہ'' اور متعدد دوسری کتب انوار العلوم کی جلد میں شائع کی ہیں۔ خطباتِ محمود کی سترھویں جلد اور اٹھارھویں جلد جو 1936ء اور 1937ء کے خطبات پر مشتمل ہیں؟

سلمان رُشدی کے بارہ میں ارشد احمدی صاحب کی جو کتاب ہے اس کا اردو ترجمہ بھی شائع کیا گیا ہے۔ اور یہ کتاب چھپ گئی ہے۔

پھر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا 'ایک عزیز کے نام خط' ہے۔ یہ بھی اچھی کتاب ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے خطبات شائع کیے گئے ہیں۔

شرح صحیح بخاری شریف کی تیسری جلد بھی نظارت اشاعت کی طرف سے شائع کی گئی ہے۔ نیز قرآن کریم کی سورتوں کا تعارف بھی علیحدہ طور پر طبع کروایا گیا ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے اردو ترجمہ قرآن سے لیا گیا تھا۔

ہندی کتب میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام، نبیوں کا سردار، ہمارا موٴقف، درثمین، سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسلوبِ جہاد شائع ہوئی ہیں۔

فرانسیسی کتب میں ''شرائطِ بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں'' یہ (جیسا کہ پہلے بتایا) شائع ہو چکی ہے۔ نماز کی کتاب ''صلوٰۃ'' کا فرنچ ڈیسک نے ترجمہ کیا ہے۔

رشید صاحب کی لکھی ہوئی The true story of Jesus چلڈرن بک کمیٹی کی طرف سے فرنچ میں شائع کی گئی ہے۔

راویل بخاری صاحب کی تقریر تھی Blessings of Khilafat اس کا بھی فرنچ ترجمہ طبع کیا گیا ہے۔

جرمن زبان میں بھی بچوں کی کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ اور میرے مختلف خطبات اور بعض تقریروں سے اقتباس لے کر بھی شائع کیے گئے ہیں۔

تفسیر کبیر جلد نمبر 7 کے عربی ترجمہ کے علاوہ جو کتب عربی زبان میں شائع کی گئی ہیں ان میں یہ (کتب شامل) ہیں:

''حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول'' یہ حضرت چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے حیاتِ نور کے خلاصہ کے طور پر تحریر فرمائی تھی۔ اس کا ترجمہ بھی طبع کروایا گیا ہے۔ یہ مصطفی ثابت صاحب نے کیا ہے۔ ''ہومیو پیتھی'' جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کتاب ہے اسکا عربی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ ''سر الخلافۃ'' جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عربی کی کتاب ہے یہ شائع کی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ڈپٹی عبداللہ آتھم کی وفات پر جو 27 جولائی 1896ء کو ہوئی تھی، کتاب ''انجامِ آتھم'' تحریر فرمائی تھی۔ اس کا ایک عربی حصہ بھی تھا، وہ ''مکتوب احمد'' کے نام سے طبع کروایا گیا ہے۔

پھر چینی کتب شائع کی گئی ہیں۔ انڈونیشین نے کچھ تھوڑا سا اپنا لٹریچر شائع کیا ہے۔ اسی طرح اور مختلف زبانوں میں لٹریچر شائع ہوا ہے۔

اسلامی اصول کی فلاسفی کے بارہ میں بعض علماء کے تبصرے

مراکش کے ایک ڈاکٹر عبدو صاحب ہیں وہ امیر صاحب کبابیر کے نام لکھتے ہیں کہ ''مجھے آپ کی طرف سے مرسلہ کتابیں ملی ہیں۔ مَیں نے ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' ساری کی ساری پڑھ لی ہے۔ یہ بہت ہی گہری، غیر معمولی فائدہ بخش اور نہایت اعلیٰ پایہ کی کتاب ہے۔ بلکہ علم المقاصد کے موضوع پر میں نے اسے نہایت خوبصورت اور عظیم ترین پایا ہے کیونکہ اس میں موٴلف نے شرعی احکام کے مقاصد اور ان کی علّت کے بارہ میں بعض ایسے نکات بیان فرمائے ہیں جو صرف انہی کا حصہ ہیں اور یہ کتاب مجبور کرتی ہے کہ میں موٴلّف کا شمار ان عظیم علماء میں کروں جنہوں نے شریعتِ اسلام کو ایک ملہم من اللہ کی نظر سے دیکھا ہے، نہ کہ ایک مقلّد کی نظر سے۔ اور کہتے ہیں کہ ''وہ ایک عارف باللہ کے دل کے ساتھ شریعت اسلامیہ کی گہرائیوں تک پہنچے ہیں نہ کہ ایک ایسے دل کے ساتھ جو شریعت کے مقاصد کو سمجھنے سے عاری ہو۔ میں آپ سے یہ سچ کہنے سے نہیں رُک سکتا کہ اگر احکامِ شریعت کے فن سے بے بہرہ لوگوں کے فتنہ کا ڈر نہ ہو، یعنی ان لوگوں کے فتنہ سے جو اس شخص کی قدر و منزلت سے بے خبر ہیں تو میں اس کتاب کو یونیورسٹی میں مقاصدِ شریعہ کے طلباء کے نصاب کے طور پر مقرر کر دوں۔''

مالی کے ایک معلم لکھتے ہیں کہ مالی کے ایک دوست عربی پروفیسر ہیں۔ انہوں نے جماعت کا لٹریچر لینے سے انکار کر دیا۔ ایک دن خاکسار ان کے مدرسہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' چھوڑ آیا۔ چند دن کے بعد میں دوبارہ مدرسہ گیا تو اس نے کہا کہ اس کتاب کے ایک حصہ نے مجھے احمدیت کی طرف مائل کر دیا ہے۔ پھر اس نے کئی اور کتب مطالعہ کیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہو گیا۔

ڈینش کارٹونوں پہ جو میرے خطبات تھے اسکے بارہ میں مبلغ نائیجیریا لکھتے ہیں کہ اسکا انگریزی ترجمہ دوستوں کو پڑھنے کیلئے دیا تو ایک دوست ڈاکٹر مشہود کو جب کتاب ملی تو اس نے (اسے) پڑھنا شروع کر دیا۔ (چھوٹی سی کتاب ہے پانچ خطبات ہیں۔) اور کہتے ہیں کہ ختم کر کے مجھے فون کیا کہ مَیں نے ساری کتاب پڑھ لی ہے۔ ان پانچ خطبات نے گہرا اثر چھوڑا ہے۔ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایسی کتاب مَیں نے پہلے نہیں دیکھی۔ جو قرآن، حدیث اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات پر مشتمل ہے۔ ہر مسلمان کو یہ کتاب پڑھنی چاہئے اور ہر غیر مسلم تک یہ کتاب پہنچنی چاہئے۔ انہوں نے مزید کتابیں مانگیں کہ میں دوسروں کو دوں گا اور الورین (Ilorin) کا ایک مقامی اخبار ہے، اس میں شائع کروانے کی کوشش کروں گا۔ نائیجیریا کے اخبار

New Age نے قسط وار اسے شائع بھی کرنا شروع کر دیا اور تین قسطیں شائع بھی ہو چکی ہیں۔

نمائشیں اور بُک فیئرز

نمائشوں کے ذریعہ سے، بُک سٹالز کے ذریعہ سے لٹریچر اور قرآن کریم کی تقسیم ہوئی۔ 273 نمائشوں کے ذریعہ 3 لاکھ سے زائد لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ 2 ہزار 161 بُک سٹالز اور 55 بُک فیئرز میں شمولیت کے ذریعہ آٹھ لاکھ سے زائد افراد تک پیغام پہنچایا گیا۔ دنیا کی آبادی کے لحاظ سے گو کہ یہ بہت تھوڑا ہے لیکن بہر حال آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا پیغام مختلف ذریعوں سے پہنچ رہا ہے۔

نسیم باجوہ صاحب کہتے ہیں کہ یہاں Message of Peace کے نام سے جو میرا ایک لیکچر تھا۔ بیت الفتوح میں مہمانوں کو بلایا تھا اور وہاں وہ خطاب کیا تھا۔ ایک پادری نے اسے پڑھا اور اس قدر متاثر ہوا کہ اس نے مجھے تحریراً اطلاع دی کہ اس سے متاثر ہو کر مَیں نے کالج کی اسمبلی کیلئے ایک لیکچر تیار کیا ہے جس میں طلباء کو بتایا ہے کہ ایک وہ اسلام ہے جس کا تصور میڈیا کی خبروں سے ابھرتا ہے جو بہت خوفناک اور قابلِ نفرت ہے۔ لیکن ایک یہ اسلام ہے جو محبت اور امن اور دوستی کا پیغام دیتا ہے۔ میرا جو خطاب تھا اسکے فقرے اس نے اس لیکچر میں لفظ بہ لفظ نقل کیے ہیں اور وہی پڑھ کے سنا دیئے اور یہ مشرقی ساحلِ سمندر کی طرف خالصۃً انگریزوں کا علاقہ ہے۔ اسی طرح Hull یونیورسٹی کی ایک پروفیسر نے ایک نمائش دیکھ کر مجھے لکھا کہ آپ کی نمائش دیکھ کر بہت متاثر ہوئی ہوں اور میں چاہتی ہوں کہ آپ ہماری Inter-Faith میٹنگ میں آکر اسلام اور امن کے موضوع پر خطاب کریں اور سامعین کے سوالات کے جواب دیں۔

نسیم باجوہ صاحب پھر لکھتے ہیں کہ اسکول کی ایک ٹیچر ہماری نمائش دیکھ کر اس قدر متاثر ہوئی کہ اب تک تین دفعہ اپنے اسکول میں ہمیں لیکچر کیلئے بلا چکی ہے۔

ایک انجینئر Wale Bajomo نے کہا کہ جماعت احمدیہ بہترین جماعت ہے۔ میری خواہش ہے کہ باقی مسلمان جماعتیں بھی جماعت احمدیہ کے نقشِ قدم پر چلیں۔

اسی طرح اَور بہت سارے ہیں۔ ایک شخص نے لکھا ہے کہ 'میں نے جماعتی کتب اور نمائش دیکھی۔ گو سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں لیکن جماعت احمدیہ نے روحانی اور علمی طور پر دنیا کو تبدیل کر کے رکھ دیا ہے۔ نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کرنے کا جو کام تھا وہ جماعت احمدیہ نے ہی کرنا تھا اور مسیح و مہدی کے ذریعہ ہی ہونا تھا۔

ڈیسکس (Desks)

اسی طرح یہاں جماعت کے مختلف ڈیسک، عربی ڈیسک اور بنگلہ دیشی ڈیسک، فرنچ ڈیسک اور چینی ڈیسک ہے۔ یہ مختلف کتابوں کے ترجمے بھی کر رہے ہیں، خطبات کے ترجمے بھی کرتے ہیں اور اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف مجالسِ سوال و جواب اور تقریریں بھی ترجمہ ہو رہی ہیں۔

ایم ٹی اے (MTA) انٹرنیشنل

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے 14 ڈیپارٹمنٹ ہیں۔ اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے 114 مرد اور 42 خواتین 24 گھنٹے خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

اور اسی سال ایم ٹی اے 3 العربیۃ کا آغاز کیا گیا وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے چوبیس گھنٹے عربی پروگراموں پر مشتمل ہے۔ پہلے اس کی بڑی مخالفت ہوئی تھی لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری شرائط پر معاہدہ طے پا گیا ہے۔ پہلے بھی مَیں اس کا ذکر کر چکا ہوں۔ انٹرنیٹ پر بھی ایم ٹی اے کے دوسرے آڈیو چینل کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ اس کی مقبولیت کو دیکھتے ہوئے اس سال انگریزی آڈیو چینل کا آغاز بھی کیا گیا ہے۔ انگریزی میں بھی اب اس کی نشریات دیکھی اور سنی جا سکتی ہیں۔ جہاں جہاں پہلے سگنل نہیں آتے تھے مثلاً ماریشس کا ایک دور دراز کا علاقہ روڈرگ (Rodrigues) جزیرہ ہے۔ امیر صاحب ماریشس نے لکھا ہے کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں بھی ایم ٹی اے کا سگنل آنا شروع ہو گیا ہے۔

مالی سے جعفر بُوآرے صاحب بیان کرتے ہیں کہ جماعت Zeia میں Solar system کے ذریعہ سے ایم ٹی اے کی سہولت میسر ہے۔ یہ سولر سسٹم بھی ہمارے احمدی انجینئرز نے افریقہ میں مختلف جگہوں پر لگائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بھی جزا دے۔ اب تمام لوگ خطبات سنتے ہیں، بچوں کی کلاسیں دیکھتے ہیں، لقاء مع العرب، الحوار المباشر باقاعدگی سے دیکھتے ہیں۔ کہتے ہیں "پہلے بچے نیشنل ٹی وی پر فلمیں دیکھتے تھے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کی بدولت ہر روز مغرب کے بعد ایم ٹی اے دیکھتے ہیں اور بچوں کی کلاسز جو ہیں ان کو دیکھ کر لڑکیوں نے سر ڈھانپنا شروع کر دیا ہے۔"

ایم ٹی اے کے ذریعہ سے بیعتیں

ہالینڈ میں 7 افراد پر مشتمل ایک مراکش کی فیملی نے ایم ٹی اے دیکھ کر بیعت کی۔

ایک ایرانی فیملی نے سویڈن میں ایم ٹی اے دیکھا تو بہت حیران ہوئے اور کہا کہ باقاعدگی سے بچوں کی کلاس ہم دیکھتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ بچوں کی کلاس بعض لوگوں کو بڑی اچھی لگتی ہے۔ ایران سے ایک صاحب آئے تھے وہ مجھے بتا رہے تھے کہ ان کا ایک ایرانی دوست ہے وہ کہتا ہے کہ "ہم بچوں کی کلاس دیکھتے ہیں اور ہمیں جو چیز اس میں عجیب لگتی ہے وہ یہ ہے کہ وہاں جو مولانا صاحب بچوں کے ساتھ بیٹھے ہوتے ہیں وہ ہنستے ہیں۔ اور ہمارے مولوی تو ہنستے ہی نہیں۔"

پھر اسی طرح فرانس کا ایک واقعہ امیر صاحب نے لکھا ہے کہ امام حبیب حیدرا صاحب کے استاد امام سعد نے اپنے گھر دعوت پر بلایا اور امام یحیٰی صاحب وہاں آئے ہوئے تھے۔ سب سے حیرانی کی بات یہ تھی کہ ان کے گھر ایم ٹی اے لگا ہوا تھا۔ اور ان کے بچے اور بیوی دیکھ رہے تھے۔ امام صاحب نے کہا کہ میرے بچے اور بیوی ایم ٹی اے بڑے شوق سے دیکھتے ہیں خاص طور پر بچوں کی جو کلاس ہے اور اسی طرح خطبات بھی بڑی باقاعدگی سے سنتے ہیں۔

ایم ٹی اے تھری کا عیسائیت کے جواب میں جو follow up تھا (اس سے) اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق دی کہ اسکارڈ کرے اور اب عیسائی وہاں سے میدان چھوڑ کے دوڑ گئے ہیں۔

الحوار المباشر کا پروگرام بڑے شوق سے لوگ دیکھتے ہیں۔ ابراہیم خلیل صاحب نے لکھا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ میں اس قدر اہتمام کرتا ہوں کہ ہر مہینہ کی پہلی جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کے دن اپنے کام چھوڑ کر اس شاندار پروگرام کا بڑی دلچسپی سے مشاہدہ کرتا رہتا ہوں۔

پھر یوسف دغمش صاحب سیریا سے لکھتے ہیں مَیں امّت مسلمہ کی دینی حالت کو دیکھ کر مایوس ہو چکا تھا۔ اور یہ بھی سنا کرتا تھا کہ امتِ محمدیہ کو بچانے کیلئے ایک مصلح موعود آئے گا۔ چنانچہ ایک دن اچانک ٹیلی ویژن پر جماعت احمدیہ کا چینل نظر آیا۔ اس میں الحوار المباشر چل رہا تھا۔ اس وقت سے مَیں اس چینل کو دیکھ رہا ہوں یہاں تک کہ مجھے پوری تسلّی ہو گئی ہے کہ یہی جماعت حق پر ہے اور مَیں اس جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ مجھے بتائیں کہ مَیں کیا کروں۔

عبدالوہاب محمد حسین صاحب مصر سے لکھتے ہیں کہ لمبے انتظار کے بعد اس چینل کے شروع ہونے سے ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو برکت دے اور آپ جیسے لوگ بکثرت پیدا کرے۔ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان سے نجات عطا فرمائی ہے جو گمراہی اور ضلالت سے بھرپور نت نئے حملے کر رہے تھے۔ اللہ آپ کو عزت دے اور آپ کے مخالفین کے مقابل پر وہ خود آپ کی مدد فرمائے۔ خصوصاً پادری زکریا پطرس کے خطرناک حملے کے بالمقابل جس کا آپ نے خاص طور پر بڑی ہمت اور قوت اور بڑی خوبصورتی کے ساتھ مقابلہ کیا ہے۔

عبدالوہاب صاحب مصر سے ایک خط میں لکھتے ہیں کہ خدا کی قسم آپ لوگ خدا کے وہ مخلص سپاہی ہیں جو خدا کی خاطر کسی ملامت سے نہیں ڈرتے۔ ہمارے علماء آپ لوگوں کو دین کی حمایت میں پادری زکریا جیسے خطرناک اژدہے اور مسیح الدجال کا مقابلہ کرتے دیکھ رہے ہیں مگر وہ خود اس فاجر کو جواب دینے سے قاصر ہیں اور بے جا بہانے بناتے ہیں۔ ان پر افسوس ہے۔ کاش کہ وہ لوگ اسلام کی حمایت میں آپ کے نقشِ قدم پر چلتے اور آپ کی تکفیر میں وقت ضائع کرنے کی بجائے دشمن کا مقابلہ کرتے۔ خاص طور پر جب کہ آپ لوگ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے قائل ہیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کو مانتے ہیں۔

مکرم سامرا سلامبولی صاحب لکھتے ہیں کہ عربی چینل شروع ہونے کے ساتھ دنیا کے مشرق اور مغرب میں بسنے والے مسلمانوں کو ایک فتحِ مبین اور عظیم الشان نصرت نصیب ہوئی ہے۔ احمدیت جس کی نہایت غلط تصویر بعض حکمرانوں کے تنخواہ دار فقہاء ایک عرصہ سے پیش کرتے چلے آرہے ہیں اسلام دشمن چینل کے منہ پر ایسا پتھر بن گئی ہے جسے نہ وہ نگل سکتا ہے نہ اگل سکتا ہے۔ آپ نے وہ کام کر دکھایا ہے جسکے کرنے سے بیسیوں مفکرین اور سینکڑوں کتب اور تحقیقات قاصر رہیں۔ آپ ہر گھر میں داخل ہو چکے ہیں اور ہر فیملی کا ایک فرد بن گئے ہیں اور آپ نے ہر کاذب اور مفتری کی آنکھ پھوڑ دی ہے۔ آپ نے مسلمانوں کی امیدیں بحال کی ہیں اور قرآنِ کریم کے ساتھ اپنے محکم تعلق کی بنا پر ایک پُراعتماد دینی و علمی محاذ قائم کیا ہے۔

پھر ابن عمر صاحب الجزائر سے لکھتے ہیں آپ کا پروگرام دیکھنے اور آپ کی بعض کتب پڑھنے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے میری راہنمائی فرمائی ہے اور اب میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔

پھر بکر حسین صاحب العموش اردن سے کہتے ہیں کہ میری تجویز ہے کہ اردن میں بھی جماعت احمدیہ کے مبلغین ہونے چاہئیں۔ غالباً وہاں اس وقت مبلغ نہیں ہیں۔ اگر موجود ہیں تو مجھے اطلاع فرمائیں۔ بصورتِ دیگر اگر آپ پسند فرمائیں تو میں اپنے آپ کو جماعت احمدیہ کی طرف سے بطور مبلغ پیش کرنے کیلئے تیار ہوں۔ کیوں کہ میں آپ کے پروگرام باقاعدہ دیکھتا ہوں اور آپ کے نظریات اور علمِ کلام پر کافی اطلاع پائی ہے۔

پھر عراق سے مکرم حسین محمد حسن محمد النعیمی صاحب لکھتے ہیں کہ میں 40 سالہ سنّی عراقی مسلمان ہوں۔ گو مجھے اس قسم کے فرقہ وارانہ ناموں سے نفرت ہے۔ 20 سال سے حق کی تلاش میں لگا ہوا ہوں اور اب آپ کے چینل کو دیکھ کر تسکینِ قلب حاصل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مبارک چینل کو مجھ جیسوں کیلئے علم و ہدایت کا مینار بنائے۔ مَیں بہت سے مسلمانوں سے بعض فقہی اور عقائدی امور میں اختلاف رکھتا ہوں حتّٰی کہ بعض امورِ عبادت میں بھی ان سے اختلاف ہے۔ لہٰذا آج کل مساجد میں نہیں جاتا بلکہ گھر میں ہی نماز پڑھتا ہوں۔ اب آپ کے چینل کو دیکھ کر مصطفی ثابت صاحب اور ہانی طاہر صاحب کے پروگراموں کو سنا ہے تو اب وہ چیز مل گئی ہے جس کی مجھے تلاش تھی اور دل کو تسلّی ہوئی ہے۔ امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے بھی اس جماعت میں قبول فرمائیں گے۔ مَیں اس جماعت کی اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے خدمت کروں گا۔ ازراہِ کرم مجھے جماعت کے بارہ میں مزید معلومات اور کتب مہیا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مرزا غلام احمد صاحب پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور سب کو اسلام کی صحیح اشاعت کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر ابوخمیس صاحب لکھتے ہیں کہ آپ کے دینی فہم و فراست، طریقِ تبلیغ، غیر اسلامی کتب پر طرزِ تنقید اور ان میں تحریف ثابت کرنے کا طریق اور اسلام کی تبلیغ کا انداز بالکل منفرد ہے۔ میرے دینی بھائیو! مَیں بھی اس جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔

اس طرح کے بے شمار خطوط ہیں اگر پڑھنے لگوں تو اس وقت میں ممکن نہیں۔

عبدالمنعم الاسلامبولی صاحب مصر سے کہتے ہیں کہ میں جامعۃ الازھر میں اسلامی شریعت کا طالب علم ہوں اور یہاں احمدی (قادیانی) فرقہ کے بارہ میں بھی study کر رہا ہوں جسے ہمارے اساتذہ گمراہ فرقہ کہتے ہیں۔ اس کے بارہ میں کئی کتب کا مطالعہ کیا ہے مگر ابھی تک تسلّی نہیں ہوئی کیوں کہ ایک طرف یہ سب کچھ پڑھتا ہوں مگر دوسری طرف اسی جماعت کو ایم ٹی اے کے ذریعہ اسلام کا دفاع کرتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ کیا یہ مدافعینِ اسلام حقیقتاً جماعت احمدیہ کے ہی افراد ہیں۔

آگے انہوں نے اپنے کچھ سوالات ارسال کیے تھے ان کے جواب عربی سیکشن دے دے گا۔

محمد عبدالرؤف محمد ناظم بلدیہ العریش مصر نے اپنی بچی کی ایک خواب لکھی ہے کہ میری بیٹی نے ایک روز ایک مولوی کو احمدیوں کو کافر کہتے ہوئے سنا باوجود اس کے کہ وہ کلمہ طیبہ پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور دیگر انبیاء پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ اور بعث بعد الموت اور جنت اور دوزخ کے بھی قائل ہیں۔ چنانچہ مولوی کے فتویٰ پر میری بیٹی کو بہت تعجب ہوا۔ میری بیٹی نے پروگرام الحوار المباشر دیکھنا شروع کیا جو اسے بہت پسند آیا اور اسے یقین ہو گیا کہ یہ لوگ حق پر ہیں۔ اور میری بیٹی رو رو کر دعائیں کرتی تھی کہ اے اللہ! مجھے حق دکھا دے۔ یہ لوگ اس طرح اسلام کا دفاع کرتے ہیں اور ان کی قرآن کی تفسیر عقل اور منطق کے عین مطابق اور حکمت اور سادگی سے پُر ہے۔ اسی حالت میں دعا کرتے تقریباً دس پندرہ دن گزر گئے۔ میں اس سے پوچھا کرتا تھا کہ ان کے بارہ میں اگر تمہیں کوئی خواب آئی ہے تو بتاؤ۔ وہ یہی کہا کرتی تھی کہ میرے دل میں ان کے لیے بہت محبت ہے۔ ایک روز جبکہ مَیں ایک احمدی دوست سے قاہرہ میں ملنے جا رہا تھا کہ میری بیٹی نے مجھے بتایا کہ میں

نے جماعت کے بارہ میں ایک خواب دیکھی ہے۔ اور مَیں اچھی طرح جانتا ہوں کہ میری بیٹی جھوٹ نہیں بولتی۔ اُس نے کہا کہ اس نے گزشتہ تمام رات دعاؤں میں گزاری کہ اے اللہ تعالیٰ مجھ پر حقیقت آشکار کر دے۔ پھر نمازِ فجر کے بعد جب سوئی تو خواب میں دیکھا کہ مَیں دریا میں ڈوب رہی ہوں۔ اسی اثناء میں کچھ کشتی سواروں کو اپنی جانب آتے دیکھا اور دعا کی کہ اے اللہ! اگر یہ جماعت احمدیہ سچّی ہے تو مجھے ڈوبنے سے بچالے۔ پھر مَیں پانی کے اوپر ٹھہر گئی اور میرے نیچے سے پانی حرکت کرتا ہوا مجھے کشتی کے پاس لے گیا اور مَیں کشتی میں سوار ہوگئی۔ تو میں نے بچی سے کہا کہ الحمدللہ۔ ان لوگوں نے بہت تکلیف اٹھائی ہے۔ اپنے عقائد کی وجہ سے انہیں گالیاں بھی دی گئی ہیں لیکن صرف انہی کو گالیاں نہیں دی گئیں بلکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی گالیاں دی گئی ہیں۔

عبدالوہاب صاحب کا مصر سے ایک لمبا پیغام ہے لیکن ایک فقرہ پڑھ دیتا ہوں کہ میرے بھائیو! اور روئے زمین پر سب سے اچھی اور خوبصورت گفتگو اور پروگرام چلانے والو! اللہ آپ کو لمبی عمر دے اور آپ کی راہ نمائی فرمائے اور دشمنوں کے مقابلہ پر آپ کی نصرت فرمائے۔

ایک بدیع ربع صاحب عراق سے لکھتے ہیں کہ ہم عراق کا ایک گروہ ہیں۔ ایم ٹی اے دیکھنے سے قبل آپ کے بارہ میں یا آپ کی جماعت کے بارہ میں کچھ معلوم نہ تھا۔ پھر ہم اس چینل کی طرف کھنچے چلے گئے۔ اس سے قبل ہم نے کبھی ایسی باتیں نہ سنی تھیں۔ بہت سے عراقیوں نے ہماری مخالفت کی اور ہمیں مرتد اور کافر قرار دیا۔ اب ہمارے پاس نہ گھر ہے، نہ خوراک۔ حضرت مسیح موعود پر ایمان لانے والے ہم لوگوں کی تعداد 110 سے تجاوز کر چکی ہے۔ اللہ میاں اب خود ہی وہاں جماعت بنا رہا ہے۔

عبدالغنی مہدی صاحب یمن سے لکھتے ہیں مجھے ایم ٹی اے اور احمدیت سے بہت لگاؤ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت محبت ہے۔ آپ کی جماعت کا مزید تعارف حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

لیبیا سے ایک شخص نے فون کر کے کہا کہ میں ایم ٹی اے 3 کے اجراء پر بہت خوش ہوں اور مَیں اس چینل میں چندہ دینا چاہتا ہوں۔ کافی لمبا پیغام ہے لیکن مَیں نے مختصر ذکر کر دیا ہے۔

تمیم ابودقّہ صاحب اردن سے لکھتے ہیں کہ کچھ عرصہ قبل اردن کی دو مسجدوں کے اماموں نے جماعت سے رابطہ کیا۔ ان میں سے ایک امام صاحب کی ریڑھ کی ہڈی کے کچھ مہرے ہل گئے تھے۔ جس کی وجہ سے ڈاکٹر نے آپریشن تجویز کیا تھا۔ وہ چل پھر نہ سکتے تھے۔ سارا دن چارپائی پر لیٹے ٹی وی دیکھتے رہتے تھے یا مطالعہ کرتے رہتے تھے۔ اتفاق سے انہیں ہمارا چینل مل گیا جس کے پروگرام سے یہ بہت متاثر ہوئے۔ استخارہ کیا اور خدا تعالیٰ سے یہ علامت مانگی کہ اگر یہ جماعت سچی ہے تو انہیں کامل شفا مل جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اب وہ آسانی سے چل پھر سکتے ہیں اور انہیں کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہے انہوں نے جماعت سے رابطہ کر کے کتابیں بھی لی ہیں۔ آخرکار اب بیعت کر لی۔ اور اب آخری جمعہ کے خطبہ میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عربی کتاب حمامۃ البشریٰ کا کچھ حصہ لوگوں کو پڑھ کر سنایا ہے۔

تمیم صاحب مزید لکھتے ہیں کہ اردن کے ہی ایک مولوی صاحب کو اتفاق سے ہمارا چینل مل گیا بہت پسند آیا اور انہوں نے خطباتِ جمعہ میں جماعتی عقائد خصوصاً وفاتِ مسیح کا مسئلہ بیان کرنا شروع کر دیا اور اپنے کچھ عزیزوں سے جماعتی عقائد سے پسندیدگی کا اظہار بھی کر دیا۔ اس وجہ سے ان کے خلاف محاذ کھڑا ہو گیا اور ان کو اس مسجد کی امامت سے برطرف کر دیا گیا جو انہوں نے خود بنائی تھی۔ انہیں دھمکیاں دی گئیں، جواب طلبی کی گئی کیونکہ اس وقت تک انہوں نے بیعت نہ کی تھی اس لئے انہوں نے احمدی ہونے سے انکار کر دیا۔ اس واقعہ کے کچھ عرصہ کے بعد انہوں نے بیعت کر لی اور حق قبول کر لیا اور اس پر بڑے خوش ہیں۔

تمیم صاحب نے لکھا ہے۔ ایک اور شخص نے جو ریٹائرڈ پولیس افسر ہیں اردن میں جماعت سے رابطہ کیا۔ انہوں نے بتایا کہ بیس سال قبل جب کہ ان کی عمر 28 سال تھی ان کو پولیس کے وفد کے ساتھ حج کی سعادت ملی۔ وہاں انہوں نے ایک خواب دیکھی جو ابھی تک ان کے دل پر نقش ہے اور بھولی نہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ میں اس حجرہ میں ہوں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک ہے۔ مَیں قبر سے غلاف اٹھا کر اندر دیکھنا چاہتا ہوں کہ اچانک قدموں کی طرف سے قبر کھلتی ہے اور میں اندر چلا جاتا ہوں۔ اندر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا ہوں کہ آپ سو رہے ہیں۔ اسی طرح مَیں نے ایک شخص کے ساتھ کچھ لوگوں کو دیکھا جن کے پاس کچھ برتن ہیں۔ وہ مجھے تعجب سے دیکھتے ہیں اور ان کا انچارج مجھے کہتا ہے کہ تم یہاں کیا کر رہے تھے؟ (یہ بیس سال پہلے کی خواب ہے) وہ کہتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا کہ یہ شخص ایک دفعہ سال میں عیدالاضحیٰ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیتا ہے۔ یہ خواب ان صاحب کے دل پر نقش ہوگئی۔ پھر اچانک انہوں نے ایم ٹی اے دیکھا اور اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو دیکھا تو فوراً پہچان لیا کہ یہی وہ شخص ہے جو ہر سال ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیتا ہے۔ اب خدا کے فضل سے انہوں نے بیعت کر لی ہے۔

ابھی مجھے آتے ہوئے شریف عودہ صاحب کا خط ملا۔ کل کی تقریر پر جو پہلی تقریر تھی انہوں نے کچھ لکھا تھا۔ وہ لکھتے ہیں کہ آج (یعنی کل ہی) احمدیت کے مخالف ایک وہابی چینل ''الحکمۃ'' نے دو گھنٹے احمدیت کے خلاف زہر اگلا ہے اور لائیو کالز بھی لی ہیں اور پروگرام میں خوب بکواس کی ہے، خوب جھوٹ اور افتراء کا بازار گرم کر دیا ہے۔ اس پروگرام کی تاریخ کا اعلان کئی دن پہلے سے کر دیا گیا تھا۔ جس کی قسطیں آئندہ بھی نشر ہوں گی، بہرحال یہ عجیب خدا تعالیٰ کا نشان ہے اور ایک توارد ہی سمجھنا چاہئے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خطاب کے جن حصوں کو کل مَیں نے پیش کیا ہے اس میں ان لوگوں کے کافی اعتراضات کا کافی وشافی جواب موجود ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی عجیب قدرت ہے کہ کل اس نے اعتراض کیے اور کل ہی ایم ٹی اے تھری پر تقریر بھی نشر ہو رہی تھی۔ تو وہاں اس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں جواب بھی ملتے گئے۔

دیگر ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ تبلیغ

ایم ٹی اے کے علاوہ دیگر ٹی وی پروگرامز پر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو موقع مل رہا ہے۔ اس سال ایک ہزار تین سو اٹھانوے (1398) ٹی.وی پروگراموں کے ذریعہ آٹھ سو تیرہ (813) گھنٹے اور 45 منٹ وقت ملا۔ اور آٹھ کروڑ افراد تک اس ذریعہ سے پیغام پہنچا۔

ریڈیو کے ذریعہ تبلیغ

مختلف ممالک کے ریڈیو سٹیشنز پر گیارہ ہزار آٹھ سو تہتّر (11873) گھنٹے پر مشتمل چھ ہزار چھ سو چونسٹھ (6664) پروگرام نشر ہوئے اور محتاط اندازہ کے مطابق ریڈیو کے ذریعہ سے بھی چھ کروڑ سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔

پھر بہت ساری جگہوں پر گھانا وغیرہ میں ریڈیو کے ذریعہ سے بھی کوریج مل رہی ہے۔ کینیڈا میں بھی 22 ٹی وی سٹیشنز اور 21 ریڈیو چینلز اور چونسٹھ 64/اخبارات نے ہمارے پروگراموں کو کوریج دی۔ بورکینا فاسو میں 2 نئے ریڈیو سٹیشنز لگانے کی جماعت کو اجازت ملی ہے۔ پہلے ایک بوبو جلاسو میں تھا۔ اب بورکینا فاسو میں دو اور جگہ ڈوری (Dori) اور لیو (Leo) میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ریڈیو سٹیشن لگائے جا رہے ہیں۔ یہ بڑا اچھا تبلیغی کام کر رہے ہیں۔ ریڈیو اسلامک پر دعاؤں کے مختلف پروگرام صد سالہ تقریبات کے ضمن میں لگائے جاتے ہیں۔ اس کا لوکل زبان میں ترجمہ کیا جاتا ہے۔ آدھے گھنٹے کا نشر ہوتا ہے۔ ایک خاتون نے بیعت کرتے ہوئے کہا کہ یہ ریڈیو کی برکت ہے کہ اس نے احمدیت قبول کی ہے۔ پھر اس نے وہ ساری دعائیں جو ہم نشر کرتے ہیں زبانی سنائیں اور کہنے لگی کہ مَیں تو ایک عرصہ سے روزانہ اس تعداد میں پڑھتی ہوں جو آپ نے بتائی ہیں۔ تو احمدی ہونے سے پہلے ہی وہ خلافت کیلئے دعائیں کر رہی ہے۔

سیرالیون میں بھی ریڈیو سٹیشن شروع ہو گیا ہے۔

پریس اینڈ پبلیکیشن

پریس اینڈ پبلی کیشن کے ذریعہ بھی کام ہو رہا ہے۔ اخبارات سے رابطے ہیں۔ مختلف آرٹیکلز دیئے گئے ہیں۔

احمدیہ انجینئرز اینڈ آرکیٹیکٹس ایسوسی ایشن

احمدی انجینئرز اینڈ آرکیٹیکٹس کو مَیں نے کہا تھا کہ کم قیمت میں بجلی پیدا کرنے کے ذرائع استعمال کریں اور متبادل ذرائع پیدا کریں۔ غریب ممالک میں پینے کیلئے صاف پانی مہیا کرنے کا انتظام کریں اور عمارات کی تعمیر اور ڈیزائن کیلئے ایسوسی ایشن کے یورپین چیپٹر کے یہ تین کام ان کے سپرد کیے تھے۔ تو بہرحال انہوں نے سولر انرجی کیلئے چائنا جا کر کافی تحقیق کر کے پھر وہاں سے انتظام کیا اور مختلف ملکوں میں سولر سیٹ لگائے گئے ہیں۔ 12 سولر سیٹ مالی میں، بورکینا فاسو میں بھی 12 سولر سسٹم لگائے گئے ہیں۔ گیمبیا اور ٹوگو کیلئے چالیس سسٹم کا آرڈر دیا گیا ہے۔ انشاء اللہ لگ جائیں گے۔ خلافت جوبلی تک 100 سسٹم لگائے جائیں گے۔ اس سال بقایا عرصہ میں انشاء اللہ مزید 100 سسٹم لگانے کا ان کا ارادہ ہے۔ پھر بورکینا فاسو میں نلکے (ہینڈ پمپ) لگانے کا اور پانی نکالنے کیلئے انہوں نے 8 کنویں کھودے اور ڈوری (Dori)، کایا (Kaya) اور واگا ڈوگو (Ouagadougou) اور وِدگوریجن میں پانی نکالا۔

یو این او کی ایک ایجنسی کی طرف سے اڑتالیس ہینڈ پمپ لگائے گئے تھے لیکن خراب پڑے تھے اور اب جا کر انہوں نے کئی سالوں کے بعد ان کو دوبارہ بحال کیا ہے۔ گیمبیا میں 13 پمپ لگائے۔

اسی طرح مختلف جگہوں پر مساجد کے نقشے وغیرہ پر بھی یہ کام کر رہے ہیں۔

امیر صاحب بورکینا فاسو لکھتے ہیں کہ وہ نلکے جو کئی سال سے بند پڑے تھے اور لوگوں کو پانی لانے کیلئے انتہائی مشقت سے کئی کئی کلومیٹر تک فاصلہ طے کرنا پڑتا تھا۔ لندن سے آنے والے ہمارے احمدی انجینئرز نے ان نلکوں سے دوبارہ پانی جاری کر دیا ہے۔ پانی ملنے پر لوگوں کے جذبات الفاظ میں بیان نہیں کیے جا سکتے۔ ان علاقوں کی انتظامیہ نے جماعت کے نام شکریہ کے خط لکھے۔ بعض علاقوں میں کام کے دوران علاقہ کے میئر اور دیگر افسران نے بھی سارا وقت ساتھ گزارا اور انتہائی حیرت سے وہ سوال کرتے تھے کہ آپ نے ہم سے ایک فرانک بھی نہیں مانگا۔ کسی بھی قسم کا مطالبہ کئے بغیر آپ یہ خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ ایک صاحب نے کہا کہ سیاست دان آتے ہیں بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں، وعدے کر کے جاتے ہیں لیکن عملی طور پر کچھ بھی سامنے نہیں آتا جبکہ احمدیت صرف کام کر کے دکھاتی ہے اور کوئی مطالبہ نہیں کرتی۔

اس طرح کے بہت سارے واقعات ہیں۔

پھر کہتے ہیں کہ علاقہ میں سولر سسٹم کے ذریعہ بجلی مہیا کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ اس منصوبہ کے تحت انجینئرز کی ایک ٹیم کے ساتھ ایک گاؤں گیا۔ مغرب کے وقت جب کام مکمل ہو گیا تو پہلی بار ٹی وی لگا کر ایم ٹی اے دیکھا گیا۔ اس وقت ایم ٹی اے پر لقاء مع العرب جاری تھا۔ اس گاؤں کے الحاج قاسم صاحب گاؤں کے ابتدائی احمدی ہیں۔ انہوں نے اپنے گاؤں میں اس روحانی مائدہ کو اترتے دیکھا تو جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور سجدہ میں گر گئے۔ جب مزید کچھ اندھیرا ہوا اور اندر کی ٹیوب لائٹس جل گئیں تو احمدیوں کا خوشی سے برا حال تھا جو بیان نہیں کیا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند ✿ ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

یونہی غفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں ✿ وہ نہیں جاگتے سو بار جگایا ہم نے

طالب دعا: آٹو ٹریڈرز (16 مینگولین کلکتہ 70001) دکان: 2248-5222 رہائش: 2237-8468

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا ✿ نور ہے نور اُٹھو دیکھو سنایا ہم نے

اور دِینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا ✿ کوئی دِکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

جا سکتا۔ اور اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔

تحریکِ وقفِ نو

اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقفینِ نو کی تعداد میں اس سال ایک ہزار چھ سو اکیس 1621 کا اضافہ ہوا ہے اور کُل تعداد 34,811 ہو گئی ہے۔ لڑکوں کی تعداد 22,577 اور لڑکیوں کی تعداد 12,234 ہے۔ اور اس میں پاکستان کا نمبر پہلا ہی ہے۔ اور اس میں بھی ربوہ کا نمبر ایک ہے۔ اور دنیا میں پاکستان کے بعد جرمنی میں سب سے زیادہ واقفینِ نو ہیں۔ پھر انڈیا، پھر کینیڈا اور چوتھے نمبر پر انگلستان اور پانچویں نمبر پر انڈونیشیا ہے۔

ہیومینٹی فرسٹ (Humanity First)

ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ بھی بڑا غیر معمولی کام ہو رہا ہے اور اب تو ہیومینٹی فرسٹ یو این او کے ساتھ بھی رجسٹرڈ ہو چکی ہے۔ پاکستان میں بھی اس نے کشمیر کے زلزلہ زدگان کیلئے غیر معمولی خدمات سرانجام دیں۔ انہوں نے یہاں سے 26 ہزار کلوگرام وزن پر مشتمل سامان بھیجا۔ ایمبولینس بھیجی، ان کے سپیئر پارٹس بھیجے، گرم کپڑے بھیجے، خیموں کی ایک بستی اسلام آباد میں H-11 سیکٹر میں لگائی، دوائیاں دی گئیں اور اس کے علاوہ مظفر آباد کے ہسپتال کیلئے ساڑھے چھ لاکھ پاؤنڈ کی مالیت سے ریڑھ کی ہڈی کے علاج کیلئے ایک جدید ترین نیورو سرجری کا بھی یونٹ بنا کران کو دیا ہے۔

افریقہ میں جو خدمات ہیں ان میں 6 ممالک بورکینا فاسو، گیمبیا، سیرالیون، بینن، لائبیریا اور گھانا میں ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ 15 آئی ٹی سینٹرز ہیومینٹی فرسٹ یو کے، جرمنی اور یو ایس اے کے تحت بہت ہی کامیابی سے کام کر رہے ہیں۔ آئندہ مزید توسیع کا پروگرام ہے۔

گیمبیا میں ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ 127 ایکڑ زمین بھی مختلف پراجیکٹس کیلئے مہیا کی گئی ہے۔ اس وقت 530 طلباء اس میں زیرِ تعلیم ہیں۔ اسی طرح افریقہ کے 4 ممالک بورکینا فاسو، سیرالیون، گیمبیا اور یوگنڈا میں ایک لاکھ اکیس ہزار پچاسی کلوگرام وزن پر مشتمل مختلف کنٹینرز، کمپیوٹر کا سامان اور میڈیکل کے آلات وغیرہ بھیجے گئے۔

اسی طرح مختلف ملکوں میں نادار اور ضرورتمند مریضوں کیلئے کام ہوتا ہے۔ مڈغاسکر میں جب طوفان آیا تو ہیومینٹی فرسٹ نے وہاں جا کر کافی بڑی تعداد میں کام کیا ہے۔ میڈیکل کیمپس لگائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں مریض شفا پا رہے ہیں۔

مجلس نصرت جہاں

مجلس نصرت جہاں کے تحت 12 ممالک 36 ہسپتال میں کام کر رہے ہیں۔ اور 11 ممالک میں 505 ہائر سکینڈری سکول، سیکنڈری سکول، جونیئر سکول، پرائمری سکول اور نرسری سکول کام کر رہے ہیں۔ کینیا میں ایک نیا ہسپتال شیانڈا (Shianda) میں بن رہا ہے۔ اسی طرح زیمبیا میں پچھلے سال سکول تعمیر کیا گیا تھا جہاں اس سال باقاعدہ کلاسیں شروع ہو گئی ہیں۔

شیانڈا (کینیا) میں جس ہسپتال کا میں نے ذکر کیا ہے۔ اس کے بارہ میں ڈاکٹر اقبال صاحب لکھتے ہیں کہ ''شیانڈا ہسپتال کی تعمیر کے بعد جون کے وسط میں مریض داخل کرنے شروع کیے جب کہ ضروریات کی چیزیں ابھی موجود نہیں تھیں۔ گزشتہ ہفتہ 4 عدد مریض ایسے آئے جنہوں نے زہر کھایا ہوا تھا۔ حالت نازک تھی۔ دو دن سے مکمل مُردوں کی طرح بیہوش تھے۔ ان کے وارثوں کو کہا گیا کہ ابھی ہمارے پاس اتنے وسائل و آلات نہیں ہیں کہ انہیں بچایا جا سکے۔ اس لئے انہیں کسی دوسرے ہسپتال میں لے جائیں۔ لیکن مریضوں کے ورثاء نے کہا کہ دو دن سے یہ بے ہوش ہیں۔ ہماری طرف سے یہ مُردہ ہیں۔ آپ کوشش کر لیں۔ اگر یہ بچ جائیں تو ٹھیک ہے۔ ان کا ایک ساتھی اس شہر کے بڑے ہسپتال میں لے جایا جا چکا ہے۔'' کُل پانچ افراد نے اکٹھا زہر کھایا تھا۔ کہتے ہیں ''اللہ پر بھروسہ کر کے دعا کر کے ان چاروں مریضوں کا علاج شروع کیا اور ان کو ہوش آ گیا اور صحت یاب ہو گئے اور اللہ کے فضل سے تین دن بعد مکمل طور پر صحت یاب ہو گئے۔ جب کہ دوسرے ہسپتال میں جو گیا تھا وہ مریض فوت ہو گیا۔ تو اسکے بعد لوگوں نے کہا کہ بڑے ہسپتالوں کو چھوڑو اور ہمارے ہسپتال میں آؤ۔ اور گورنمنٹ کے افسران بھی آئے اور انہوں نے کہا یہ کس طرح ہو گیا؟ آپ کے پاس تو کچھ ہے نہیں لیکن مریض شفا پا رہے ہیں۔''

اصل چیز تو دعا ہے جو وہاں ڈاکٹروں کو کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ مریض بھی دیکھتے ہیں۔ مجھے بھی دعا کیلئے خط لکھتے ہیں۔

بورکینا فاسو میں کیمپ لگایا گیا۔ کافی بڑی تعداد میں مریضوں کی آنکھوں کے آپریشن کیے گئے اور اللہ کے فضل سے صحت یاب ہوئے۔

ہومیو پیتھی

پاکستان میں بھی اور دنیا کے دوسرے ملکوں میں بھی ہومیو پیتھی کے ذریعہ خدمتِ خلق کا بڑا کام ہو رہا ہے۔

نور العین۔ دائرۃ الخدمۃ الانسانیۃ

''نور العین، دائرۃ الخدمۃ الانسانیۃ'' یہ ادارہ پاکستان میں آنکھوں کے آپریشن کیلئے اور خون کے عطیہ کیلئے ہے اور بڑا اچھا کام کر رہا ہے۔

الاسلام۔ ویب سائٹ

ویب سائٹس کی رپورٹ ہے۔ اس پر آن لائن 200 کتابیں ہیں۔ خطباتِ نور، خطباتِ محمود، خطباتِ ناصر، خطباتِ طاہر، حیاتِ قدسی، حیاتِ نور، حدیقۃ الصالحین، Gardens of the Righteous، Dictionary of the Holy Quran، فقہ احمدیہ حصہ (اول، دوم)، تذکرہ (اردو، انگریزی)، Islam - a Peaceful Religion، Response to pope's remarks about Islam، اور خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے سوال و جواب، ترجمۃ القرآن، خلافت جوبلی کے سلسلہ میں خلافت Page موجود ہے، Jesus Page موجود ہے۔ میرے سارے خطبات مختلف زبانوں کے ترجموں کے ساتھ اس میں ڈالے ہوئے ہیں۔

امسال عطا ہونے والی بیعتیں

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو بیعتیں ہوئی ہیں ان کی کل تعداد 2 لاکھ 60 ہزار 839 ہے۔ اور ایک سو چھیالیس 146 ممالک میں سے 365 قومیں احمدیت میں شامل ہوئی ہیں۔ کل انشاء اللہ عالمی بیعت بھی ہو گی۔

جماعت نائیجیریا کی امسال بیعتوں کی مجموعی تعداد ایک لاکھ انچاس ہزار چار سو اٹھانوے 149498 ہے۔ اور اس سال تیس 30 اماموں نے احمدیت قبول کی۔ 67 مقامات پر پہلی بار احمدیت کا نفوذ ہوا۔ کیمرون، چاڈ اور ایکیٹوریل گنی میں بھی کامیابیاں ملیں۔ جماعت نے وہاں اکیس (21) ایکڑ زمین بھی خرید لی ہے۔

نائیجیریا کے ہمارے ایک معلم محمد نظیفی صاحب چاڈ سے نائیجیریا آ رہے تھے۔ کہتے ہیں دورانِ سفر میرے ساتھ بیٹھا ہوا ایک شخص مجھے نصیحت کرنے لگا کہ آپ مجھے مذہبی آدمی لگتے ہیں لیکن قادیانیوں سے بچ کے رہیں اور جماعت کے خلاف الزامات اور اعتراضات کرتے رہے۔ معلم صاحب خاموشی سے ان کی یہ ساری باتیں سنتے رہے، کچھ نہیں کہا۔ اس شخص کا نام الحاجی محمد مصطفی ہے۔ جب دونوں نائیجیریا کے بارڈر پر پہنچے تو معلم صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباس پر مشتمل ایک پمفلٹ ان کو ہاؤسا (Hausa) زبان میں پڑھنے کو دیا۔ وہ پڑھتے گئے۔ جوں جوں پڑھتے گئے خیالات بدلتے گئے اور تھوڑی دیر کے بعد بجائے اسکے کہ قادیانیوں کو برا بھلا کہتے اپنے علماء کو برا بھلا کہنے لگ گئے۔ یہ پمفلٹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں تھا۔ مختلف اقتباسات تھے۔ اور کہتے ہیں کہ وہ کہنے لگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ تعریف میں نے پوری زندگی نہیں سنی۔ اور یہ بھی اور اس کے ماننے والے بھی کس طرح غیر مسلم ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد اپنے بیوی بچوں اور دوستوں سمیت بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔ کُل 147 افراد ان کے ساتھ شامل ہوئے۔

امسال گھانا میں 21,300 بیعتیں ہوئی ہیں۔ بینن کو 15,917 بیعتوں کی توفیق ملی۔ بورکینا فاسو میں 14,000 بیعتیں ہوئیں۔ سیرالیون میں 7,000 بیعتیں ہوئیں۔ ہندوستان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 14,929 بیعتیں ہوئی ہیں۔

یَنۡصُرُكَ رِجَالٌ نُّوۡحِیۡۤ اِلَیۡهِمۡ مِنَ السَّمَآءِ کے تحت واقعات

اب یَنۡصُرُكَ رِجَالٌ نُّوۡحِیۡۤ اِلَیۡهِمۡ مِنَ السَّمَآءِ کے تحت کچھ واقعات بیان کرتا ہوں۔

ماسکو سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ رشین دوست عزت اللہ صاحب 27 مئی کے روز مشن آئے اور بیعت کرنے کی خواہش کا اظہار کیا اور کہا کہ آج ضرور میری بیعت لے لیں کیوں کہ رات میری خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے ہیں اور اس کے بعد میں مزید دیر نہیں کرنا چاہتا۔ کافی جذباتی رہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بس میں سوار ایک غیر ہموار راستہ پر سفر کر رہا ہوں اور مَیں بس کے پچھلے حصہ میں کھڑا ہوں۔ یکدم بس کی رفتار تیز ہو گئی اور وہ راستہ سے لڑھک گئی اور پچھلا حصہ نیچے ایک کھائی کی طرف ہو گیا۔ میں اوپر جانے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن پہنچ نہیں سکتا کہ اچانک کہیں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شبیہ نمودار ہوئی اور اپنا دایاں ہاتھ میری طرف بڑھاتے ہوئے فرمایا کہ ''میرے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑ لو، تم ہلاک نہ ہو گے۔'' میں کہتا ہوں ''کیسے پکڑوں میرے میں اتنی طاقت نہیں ہے۔'' پھر آپ خود میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے ہیں اور میں ہموار راستہ پر آنے میں کامیاب ہو جاتا ہوں۔ اس خواب کے رعب اور خوف سے جب میری آنکھ کھلی تو میں نے اپنے آپ کو پسینہ میں شرابور پایا اور میرے جسم پر کپکپی طاری تھی۔ اب سوال ہی نہیں کہ میں لیٹ کروں۔

محمد اشرف صاحب بلغاریہ سے لکھتے ہیں کہ ایک زیرِ تبلیغ فیملی سے ہمارے داعیان کا مسلسل رابطہ تھا۔ لیکن وہ ہماری بات سمجھنے کی طرف توجہ نہیں دے رہے تھے۔ ان کے ہاں اولاد نہ تھی۔ شادی کو چار سال سے زائد کا عرصہ ہو چکا تھا۔ اس خاتون نے خواب میں دیکھا کہ انہیں کوئی عورت کہتی ہے کہ ''آپ رفعت کے پاس جائیں آپ کو اولاد بھی ملے گی اور برکتیں بھی۔'' رفعت ان کی صدر لجنہ کا نام ہے۔ چنانچہ انہوں نے ہمارے سینٹر آنا شروع کر دیا اور دعائیہ خطوط مجھے لکھنے شروع کیے۔ کہتے ہیں میری طرف سے جواب گیا کہ ''چیک اَپ کروائیں'' چیک اَپ کروایا گیا تو ڈاکٹر نے بتایا کہ آپ حاملہ ہیں۔ اس پر موصوفہ نے بیعت کر لی۔

بورکینا فاسو کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ تیجانی فرقہ کے ایک عالم اسحٰق ثناء صاحب کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ انہوں نے اپنی بیعت کا واقعہ بیان کیا ہے کہ بارہ، تیرہ سال کی عمر میں ایک دفعہ بچوں کے ساتھ دوڑ کا مقابلہ کرتے ہوئے مجھے آواز آئی کہ ''امام مہدی کی طرف آؤ۔'' بچپن کی عمر ہونے کی وجہ سے مجھے کچھ سمجھ نہ آئی کہ یہ آواز کیسی تھی۔ اب میری عمر 26 سال ہے تو ایک رات مجھے آواز آئی کہ ''امام مہدی آ گیا ہے اس کی طرف جاؤ۔'' میں نے اٹھ کر دیکھا تو کوئی نہ تھا۔ میں پھر سو گیا۔ خواب میں پھر دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ ''امام مہدی آ گیا ہے اس کی طرف جاؤ۔'' تیسری دفعہ پھر مجھے یوں لگا کہ میرے کان کے پاس آ کر کسی نے پھر یہی کہا ہے کہ ''امام مہدی آ گیا ہے اسکی طرف جاؤ۔'' اگلے روز میں ایک امام کے پاس گیا اور اس سے دریافت کیا کہ کیا واقعی امام مہدی آ گیا ہے؟ امام نے کوئی مناسب جواب نہ دیا۔ میں ڈوری شہر میں آیا۔ ایک دن ریڈیو سنتے ہوئے احمدیت کی تبلیغ سننے کا موقعہ ملا جس میں امام مہدی کا بار بار ذکر آیا۔ لیکن میری تسلّی نہ ہوئی۔ میں بوبو جلاسو چلا آیا جہاں جماعت کا ریڈیو سٹیشن ہے۔ جماعت کے پروگرام سنتا رہا اور ایک دن ریڈیو سٹیشن آ گیا۔ وہاں معلم صاحب سے بعض سوالات کیے جن کے مجھے اطمینان بخش جواب ملے اور

COAT-PANT, SHERWANI, VASE COAT
SALWAR KAMEEZ, LADIES COAT
عمدہ کوالٹی کے کپڑے مناسب ریٹ پر دستیاب ہیں
Gentelman Tailors
Civil Line Road, Near Four Story
Qadian - 143516 Dist. Gurdaspur, PUNJAB
Tayyab : 9779827028 Sadiq : 9041515164

رَبِّ كُلُّ شَيۡءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِيۡ وَانۡصُرۡنِيۡ وَارۡحَمۡنِيۡ (الہامی دعا حضرت مسیح موعودؑ)
ترجمہ: اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خادم ہے، اے میرے رب! شریر کی شرارت سے مجھے پناہ میں رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر

MOBILE REPAIR SERVICES
KOLKATA BAZAR MOBILE SHOP
Prop. : Minzarul Hassan
Contact No. 6239691816, 8116091155
Delhi Bazar, Qadian - 143516
Dist. Gurdaspur, PUNJAB

کچھ دیر احمدیہ مشن میں رہنے کے بعد میرا سینہ صاف ہوگیا اور میں نے محسوس کیا کہ میری تلاش مجھے مل گئی ہے اور میں بیعت کر کے امام مہدی کے ماننے والوں میں شامل ہو گیا۔

فرانس کی ''گوادے لوپ'' جو جگہ ہے جہاں احمدیت نئی قائم ہوئی ہے۔ ایک دوست حبیب حیدر صاحب سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بیعت نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ پیرس آؤں گا تو پھر ملاقات میں دیکھیں گے۔ جب یہاں آئے اور تبلیغی بات چیت ہوئی تو انہوں نے کہا کہ 1992ء میں مَیں نے ایک رؤیا دیکھی تھی کہ آپ یہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی طرح کا وہی ماحول دیکھا مگر اس وقت یہاں پر ایک تصویر لگی ہوئی تھی وہ یہاں نظر نہیں آرہی۔ تو ہم ان کو لائبریری میں لے گئے جہاں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی تصویریں موجود تھیں۔ اس وقت ان کے ساتھ امام سعد بھی تھے۔ کہتے ہیں کہ وہ باری باری تمام تصویریں دیکھتے رہے۔ آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی تصویر کے سامنے کھڑے ہوگئے اور کہا کہ 1992ء میں یہ میری رؤیا میں آئے تھے اور پھر وہ اپنے استاد کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا ''مَیں بار بار جس شخص اور رؤیا کا ذکر کرتا تھا وہ خدا تعالیٰ کی قسم یہ ہے''۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی۔

اس طرح کے بے شمار واقعات ہیں۔ وقت زیادہ ہو رہا ہے اس لئے چھوڑتا ہوں۔

تائید الٰہی کے واقعات

منصور احمد زاہد صاحب ایسٹرن گھانا سے لکھتے ہیں کہ ایک آدمی کی چار ماہ کی بچی ہے۔ جب سے پیدا ہوئی ہے رات کو نہیں سوتی، روتی رہتی ہے۔ بہت پریشان تھے کہ اس بچی کو لے کر بہت سے چرچوں میں گیا مگر کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ غیر احمدیوں کے امام کے پاس گیا لیکن بچی کو آرام نہیں آیا۔ انہوں نے کہا کہ آپ لوگ دعا کریں۔ یہ بچی ٹھیک ہوگئی تو مَیں احمدی ہو جاؤں گا۔ ہم نے کہا ٹھیک ہے ضرور دعا کریں گے۔ اللہ کی مرضی ہے تو قبول کرے گا۔ کہتے ہیں خاکسار نے جا کر ساری فیملی کو بلایا اور سب نے مل کر دعا کی اور انہیں تسلّی دی اور اگلے روز فجر کی نماز کے بعد ہم اس کے گھر معلوم کرنے گئے کہ بچی کی رات کیسی گزری؟ آدمی اور اس کی بیوی بہت خوش نظر آئے اور بتایا کہ رات پہلی بار بچی سکون سے سوئی ہے اور اس وجہ سے وہ سارے احمدی ہو گئے۔

دعوت الی اللہ میں روکیں ڈالنے والوں کے انجام

جماعت مالی کے ایک مخلص داعی الی اللہ جالا کولیابی بیان کرتے ہیں کہ جیجینی شہر کا بڑا امام جماعت کا سخت مخالف ہے۔ اس نے کہا کہ میں احمدیت کو یہاں سے ختم کر دوں گا۔ احمدیت اور میں اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ اس نے اپنی ایک بیٹی کی شادی ایک مولوی سے کی اور اسے کہا کہ تم یہاں چلّہ کرو کہ احمدیت اس شہر سے ختم ہو جائے۔ اس مولوی نے چلّہ کیا۔ چلّہ کے دوران وہ سخت بیمار ہوا اور اس کی ایک آنکھ ختم ہوگئی۔ اور اس پر الزام لگائے گئے کہ دھوکہ باز اور چور ہے اور ان الزاموں کو دیکھ کر یہ مولوی جو احمدیت کو اس شہر سے نکالنے کی دعا کر رہا تھا خود شہر چھوڑ کر چلا گیا اور جماعت احمدیہ وہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے دن بدن ترقی کر رہی ہے۔

لائبیریا سے حاجی اسماعیل کونے صاحب لوکل مبلغ Teh Town کہتے ہیں کہ پاکستان سے تبلیغی جماعت کے چند مولوی لائبیریا پہنچے اور ان کے علاقہ میں بھی آئے اور جماعت کے خلاف پروپیگنڈا شروع کر دیا۔ انہوں نے ہمارے لوکل مبلغ سے کہا کہ تم بہت اچھے سلجھے ہوئے نوجوان ہو اور دینی علم بھی رکھتے ہو۔ یہ لوگ کافر ہیں۔ ہم نے ان کو پاکستان سے نکال دیا ہے تم ان کو چھوڑ کر مسلمان ہو جاؤ۔ حاجی اسمٰعیل نے جواب دیا کہ مَیں اس لیے اچھا ہوں کہ بفضلہٖ تعالیٰ مَیں احمدی ہوں اور دینی علم بھی مَیں نے جماعت سے ہی سیکھا ہے۔ اگر آپ لوگ بھی اچھا بننا چاہتے ہیں تو احمدی ہو جائیں۔ رہی یہ بات کہ آپ نے احمدیوں کو پاکستان سے نکال دیا ہے اور اب آپ لوگ ان کا پیچھا کرتے ہوئے یہاں آئے ہیں تو یہ بات یاد رکھیں کہ آپ کے باپ دادا احمدیت کو ختم کرنے کی حسرت لیے اس دنیا سے گزر گئے لیکن احمدیت ساری دنیا میں پھیل گئی۔ اب آپ اسے کیا مٹائیں گے؟ تو وہ لوگ لاجواب ہو گئے اور نامراد ہو کر اس علاقہ سے چلے گئے۔

پھر ایک دوسرے علاقہ میں پہنچے اور لوگوں کو جماعت کے خلاف بھڑکانا شروع کر دیا۔ ہمارے یہاں کے معلم حسن جینیکا صاحب نے ان سے بھرے مجمع میں پوچھا کہ آپ احمدیوں کو کافر کیوں کہتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ احمدی کلمہ طیبہ پر ایمان نہیں لاتے۔ اس پر معلم نے کہا کہ جس جگہ آپ کھڑے ہیں یہ احمدیہ مسجد ہے اور یہ سامنے نمایاں طور پر کلمہ طیبہ لکھا ہے۔ کیا یہ آپ کو نظر نہیں آرہا؟ آپ کونسا اسلام سکھانے آئے ہیں؟ اس پر وہ بہت شرمندہ ہوئے اور اس علاقہ سے جہاں ان کا تین دن قیام کا پروگرام تھا، پہلے دن ہی رخصت ہو گئے۔ تو وہاں افریقہ کے لوگ جن کو لوگ کہتے ہیں کہ اَن پڑھ ہیں ان کے اندر نورِ فراست ہے مگر اِن پڑھے لکھے لوگوں میں یہ نورِ فراست بالکل نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کو، آمد کو پہچان سکیں۔

نومبائعین بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف جگہوں پر بڑی ثابت قدمی سے مقابلہ کر رہے ہیں۔

نظامِ وصیت

نظامِ وصیت میں بھی اللہ کے فضل سے وصیتوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ 2004ء میں جب مَیں نے بتایا تھا کہ 38 ہزار وصیتیں ہیں۔ تو اسکے بعد سے اللہ کے فضل سے اب تک آخری مسل 71,700 کی ہو چکی ہے۔

امیر صاحب بینن کہتے ہیں کہ 1967ء میں ملک کے دارالحکومت پورتو نووو میں بینن کے دو علماء موجود تھے۔ یہ دونوں آپس میں بہت گہرے دوست بھی تھے۔ ان میں سے ایک عالم الحاج بصیرو صاحب نے قبولِ احمدیت کا اعزاز پایا اور وہ بینن کے پہلے صدر جماعت مقرر ہوئے۔ جبکہ دوسرے عالم قبولِ احمدیت سے محروم رہے اور وہ پورتو نووو کی سینٹرل مسجد کے امام مقرر ہوئے۔ بعد میں مخالفت کے کئی دور آئے جن میں جماعت احمدیہ ترقی کرتی رہی۔ یہ غیر احمدی عالم اس وقت آل بینن ائمہ ایسوسی ایشن کے وائس پریذیڈنٹ ہیں اور پورتو نووو سینٹرل مسجد کے امام بھی ہیں۔ اس سال عید الاضحیٰ سے ایک دن قبل مجلس عاملہ کا دس رکنی وفد امام صاحب کے گھر ان کی ملاقات کیلئے گیا تو اس وقت ان کے گھر میں ان کے بیٹے اور دیگر علماء کرام بھی موجود تھے۔ امام صاحب نے بڑا پر تپاک استقبال کیا اور یہ ملاقات قریباً ایک گھنٹہ جاری رہی۔ انہوں نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آپ نئے امیر آئے ہیں اور مجھے ملنے آئے ہیں۔ مجھے بہت خوشی ہے۔ مَیں آج آپ سے ایک بات کہتا ہوں۔ میں عمر کے آخری حصہ میں ہوں لیکن میں اپنی اولاد اور ان سب کے سامنے اس بات کا اعلان کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ ہی اصلی اور سچی مسلمان جماعت ہے۔ آپ سو فیصد قرآن اور حدیث پر عمل کر رہے ہیں۔ تمام پڑھے لکھے اور عقل مند لوگ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ اس وجہ سے تمام حکومتیں آپ کو احترام کی نگاہ سے دیکھتی ہیں۔ اس موقع پر ہمارا آپ سے مقابلہ سیاسی مقابلہ ہے۔ اگر ہم مخالفت چھوڑ دیں تو سارے لوگ احمدی ہو جائیں۔

چنانچہ امام صاحب کے گھر میں مجلس عاملہ کے افراد نے جذبات میں آکر نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ امام صاحب نے بات جاری رکھی۔ کہنے لگے کہ جب احمدیت بینن میں آئی تھی اور ہمارے سوال وجواب شروع ہوئے تھے تو اس کے بعد مجھے جامعہ ازہر جانے کا موقعہ ملا۔ وہاں کے اساتذہ سے بھی مجھے احمدیت کے بارہ میں تحقیق کا موقعہ ملا۔ سب کا یہی جواب تھا کہ احمدیت سچی جماعت ہے اور اگر عرب ممالک آپ کا راستہ چھوڑ دیں اور مخالفت چھوڑ دیں۔ یعنی عرب علماء کی مخالفت اگر ختم ہو جائے تو سارے عرب جماعت میں شامل ہو جائیں گے۔ ایک مرتبہ پھر فضا نعرۂ تکبیر سے گونج اٹھی۔ انہوں نے پھر بات جاری رکھی اور کہا کہ آپ کو میں بار بار کہتا ہوں کہ آپ ہمت نہ ہاریں۔ فتح آپ کی ہے۔ ہم لوگ تو روٹی کیلئے لڑ رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور جماعت کی مالی قربانی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی رپورٹیں وقتاً فوقتاً جماعت کے سامنے پیش ہوتی رہتی ہیں۔ ہر لحاظ سے مالی قربانی میں بھی جماعت آگے سے آگے بڑھ رہی ہے۔

ابھی آج ہی مجھے سعودی عرب سے ایک خط ملا ہے۔ سعید صاحب وہاں رہتے ہیں۔ مجھے یاد آگیا ہے کہ انہوں نے پہلے بھی مجھے خط لکھا تھا کہ میری بیٹی نے خواب دیکھی تھی اور اسکا جواب میں نے دیا کہ خواب بڑی مبارک ہے۔ تین چار باتیں اس میں لکھی تھیں۔ ان کو جواب میں نے یہی دیا تھا کہ خواب بڑی اچھی ہے اور مبارک ہے۔ تو کہتے ہیں کہ میری بیٹی جس نے خواب دیکھی تھی اس نے مجھے فون کیا کہ میں نے جو خواب میں دیکھا تھا کہ ریت کے بہت بڑے بڑے ٹیلے ہیں اور ان میں اچانک ایک دروازہ نمودار ہو جاتا ہے جو بہت خوب صورت ہے۔ تو بیٹی نے فون کیا کہ جب یہ بینر لگا ہوا دیکھا، یہ نظارہ جو اس دفعہ پیچھے کا بنایا گیا ہے (حضور انور نے جلسہ کے سٹیج کا جو بیک گراؤنڈ بنایا گیا تھا اس کی طرف اشارہ فرمایا۔ ناقل) تو یہ بعینہٖ بالکل وہی چیز تھی کہ ریت کے ٹیلے ہیں اور اس پر ایک گیٹ بنا ہوا ہے۔ وہی اس نے خواب میں دیکھا تھا۔ اس لحاظ سے بھی امید ہے کہ انشاء اللہ اب ایم ٹی اے کے ذریعہ سے عرب میں احمدیت پھیلے گی اور چاہے اب یہ مُلّاں روٹی کیلئے لڑیں یا نہ لڑیں اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے بھی فیصلہ کیا ہے کہ عرب میں انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت نے نفوذ کرنا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد تمام مسلمان دنیا کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی آغوش میں لے لینا ہے۔

اس خواب کے آخر میں یہ کہتی ہیں کہ انہوں نے حج کیا تھا اور حج کے فوراً بعد یہ دیکھا تھا اور یہ بھی کہ ایک ریت کے ٹیلے اور پہاڑی پر بیٹھی ہے۔ اور ریت اٹھا کر یوں ہاتھ سے پکڑ کر چھوڑتی ہے اور تین دفعہ کہتی ہے To Allah belong the Heavens and Earth and we belong to Him. کہ تمام زمین و آسمان اللہ کی ملکیت ہیں اور ہم بھی اللہ کے ہیں۔ تو کہتی ہے تین دفعہ مَیں نے یہ دیکھا کہ اس طرح کے نظارے ہیں اور اس طرح بیٹھی ہوئی ہوں۔ اور تحدیثِ نعمت کے طور پر انہوں نے کہا کہ مَیں لکھ رہا ہوں۔

اس وقت ہمارے مراکش سے ایک غیر از جماعت مہمان دوست محمد عبد القدوس صاحب بھی ہیں جنہوں نے یہ تبصرہ کیا ہے۔ پتہ نہیں مَیں نے پڑھا ہے کہ نہیں۔ وہ یہاں جلسہ پہ بھی آئے ہوئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''مَیں بڑے دعویٰ اور استقلال سے کہتا ہوں کہ مَیں سچ پر ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے۔ اور جہاں تک میں دور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کی تحتِ اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کیلئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر مَیں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے۔ اور آسمان پر ایک جوش اور اُبال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پتلی کی طرح اس مشتِ خاک کو کھڑا کر دیا ہے۔ ہر یک شخص جس پر توبہ کا دروازہ بند نہیں عنقریب دیکھ لے گا کہ مَیں اپنی طرف سے نہیں ہوں۔ کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کر سکتیں؟ کیا وہ بھی زندہ ہے جس کو اس آسمانی صدا کا احساس نہیں؟''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 303)

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنی زندگیوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام تمام دنیا تک پھیلتا ہوا دیکھیں اور تمام دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جھنڈے تلے آیا ہوا دیکھیں۔ اللہ کرے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 22و29 نومبر 2013)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

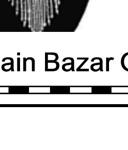
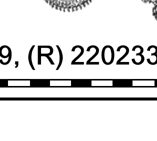

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088

TIN : 21471503143

JMB

جب آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہجرت کی خبر دی اور اُنہیں سفر ہجرت میں اپنی رفاقت کی بھی نوید سنائی تو حضرت ابوبکرؓ خوشی سے رو پڑے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بدری صحابی اور پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 24 ردسمبر 2021 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال بیعت عقبہ ثانیہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ کون کون تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بیعتِ عقبہ ثانیہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ تھے۔ حضرت عباسؓ جو کہ اس تقریب اور میٹنگ کے گویا منتظمِ اعلیٰ تھے انہوں نے حضرت علیؓ کو ایک گھاٹی پر بطور پہرے دار کھڑا کیا اور ایک دوسری گھاٹی پر حضرت ابوبکرؓ کو کھڑا کیا تھا۔

سوال آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کو مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا کب ارشاد فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب حالات ایک رُخ پر ہونے لگے اور مدینہ کے سعادت مند انصار نے اسلام قبول کرنا شروع کیا تو القائے ربانی سے آپؐ پر منکشف ہوا کہ وہ سرزمین جس کی طرف ہجرت کرنی تھی وہ یمامہ یا ہجر نہیں بلکہ یثرت ہے جو بعد میں مدینہ کے نام سے مشہور ہوئی۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے مظلوم اور ستم رسیدہ صحابہ اور مسلمانوں کو مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت اور رہنمائی فرما دی جس پر مکہ کے مسلمانوں نے مدینہ کی طرف ہجرت شروع کر دی۔

سوال ہجرت کرنیوالے مسلمانوں کو کفار مکہ نے کس کس رنگ میں ستایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کبھی شوہر کو تو جانے دیا لیکن اس کی بیوی اور بچے کو اس سے چھین لیا گیا۔ کبھی کسی سے سرمایہ اور مال و دولت اس بہانے ہتھیا لی گئی کہ یہ تو تُو نے ہمارے شہر مکہ میں کمائی تھی۔ اگر یہاں سے جانا ہے تو یہ ساری دولت ہمیں دے کر جاؤ۔ کبھی ماں کی ممتا کا واسطہ دے کر روک لیا کہ اپنی ماں سے ملتے جاؤ اور پھر راستے میں ہی ان کو رسیوں سے باندھ کر کوٹھڑیوں میں ڈال دیا۔

سوال مسلمانوں نے ہجرت کرنے میں کس طرح سبقت کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: دولتِ ایمان سے مالا مال اور دین اسلام کی محبت میں سرشار صبر و شکر کرنے والے مومنوں کی جماعت دیوانہ وار مدینہ کی طرف مسلسل ہجرت کرتی چلی گئی۔ بہرحال مکہ کم وبیش ہر اس مسلمان سے خالی ہو گیا جو ہجرت کر سکتا تھا وہ ہجرت کر گیا اور مکہ میں کچھ انتہائی کمزور اور بے بس مسلمان ہی رہ گئے تھے۔

سوال حضرت ابوبکرؓ جب ہجرت کی اجازت طلب کرنے حاضر ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوبکر صدیقؓ جب ہجرت کی اجازت طلب کرنے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ارشاد ہوا کہ ٹھہر جاؤ، مجھے امید ہے کہ مجھے بھی اجازت دی جائے گی۔ ایک روایت کے مطابق آپ نے فرمایا کہ تم جلدی نہ کرو ممکن ہے اللہ تمہارے لیے ایک ساتھی کا انتظام فرما دے۔

سوال حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مکہ سے مدینہ ہجرت کا نقشہ کن الفاظ میں کھینچا ہے؟

جواب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک کے بعد ایک خاندان مکہ سے غائب ہونا شروع ہوا۔ بعض دفعہ ایک ہی رات میں مکہ کی ایک پوری گلی کے مکانوں کو تالے لگ جاتے تھے اور صبح کے وقت جب شہر کے لوگ گلی کو خاموش پاتے تو دریافت کرنے پر انہیں معلوم ہوتا تھا کہ اس گلی کے تمام رہنے والے مدینہ کو ہجرت کر گئے ہیں اور اسلام کے اس گہرے اثر کو دیکھ کر جو اندر ہی اندر مکہ کے لوگوں میں پھیل رہا تھا وہ حیران رہ جاتے تھے۔ آخر مکہ مسلمانوں سے خالی ہو گیا صرف چند غلام، خود رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت علیؓ مکہ میں رہ گئے۔

سوال دارالندوہ جہاں کفار مشورہ کیلئے جمع ہوتے تھے کون سی جگہ تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ قُصَیّ بن کِلاب کا گھر تھا کہ قریش کا جو بھی فیصلہ ہوتا تھا وہ اسی میں ہوتا تھا۔ جب بھی انہیں آنحضرت ﷺ کے بارے میں خدشہ محسوس ہوتا تو وہ لوگ یہاں مشورہ کیلئے آیا کرتے تھے۔

سوال آنحضرت ﷺ کی ہجرت سے پہلے آپؐ کے خلاف مشورہ کیلئے دارالندوہ میں کون کون سے لوگ جمع ہوئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: عُتْبَہ بِنْ رَبِیْعَہ اور شَیْبَہ بِنْ رَبِیْعَہ، ابوسفیان بن حَرْب، طُعَیْمَہ بِنْ عَدِیْ اور بھی بعض لوگ تھے۔ ابوجہل بن ہِشَام، حجاج کے دو بیٹے اور بہت سارے لوگ تھے۔ اس کے علاوہ کچھ سردار بھی تھے جن کا شمار قریش سے نہیں ہوتا۔

سوال ان لوگوں نے آنحضرت ﷺ کے خلاف کس مشورہ پر اتفاق کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: (1) ایک شخص نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو لوہے کی بیڑیوں میں جکڑ کر قید کر دو اور باہر سے دروازہ بند کرو یہاں تک کہ فوت ہو جائے (2) ایک دوسرے نے کہا کہ ہم اس شخص کو اپنے درمیان سے نکال دیں اور اپنے شہر سے جلاوطن کر دیں پھر ہمیں اس سے کوئی واسطہ نہیں کہ وہ کہاں جاتا ہے اور کہاں رہتا ہے۔ (3) ابوجہل نے کہا کہ میری رائے تو یہ ہے کہ قریش کے ہر قبیلے سے ایک ایک نوعمر، مضبوط اور حسب و نسب والا جوان چنا جائے اور ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں تیز کاٹنے والی تلوار دے دی جائے پھر وہ لوگ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا قصد کریں اور ایک شخص کے حملہ کرنے کی طرح اس پر حملہ کیا جائے اور وہ اسے قتل کر دیں۔ یوں ہمیں اس شخص سے راحت مل جائے گی۔ اس طرح قتل کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس شخص کا خون سارے قبائل میں منقسم ہو جائے گا اور بَنُو عَبدِ مَنَاف سارے قبیلوں سے جنگ نہ کر سکیں گے لہٰذا دیت لینے پر راضی ہو جائیں گے اور ہم دیت ادا کر دیں گے۔

سوال سب سے بہتر مشورہ کس کا مانا گیا؟

جواب ایک بوڑھا، معمر تجربہ کار شخص بھی اس مشورہ میں شامل تھا جسے بوڑھے نجدی کے نام سے موسوم کیا گیا ہے، جو ہر ایک کی رائے پر تبصرہ کرتا تھا کہ وہ رائے کس قدر صحیح یا غلط ہے۔ اس نے ابوجہل کی رائے کے متعلق کہا کہ تجویز ہے تو بس یہ ہے۔

سوال اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو ان کے پلاننگ کی کن الفاظ میں خبر دی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو اس ساری صورت حال سے آگاہ فرما دیا جیسا کہ وہ فرماتا ہے: وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ وَ یَمْکُرُوْنَ وَ یَمْکُرُ اللّٰہُ وَ اللّٰہُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ اور یاد کرو جب وہ لوگ جو کافر ہوئے تیرے متعلق سازشیں کر رہے تھے تا کہ تجھے ایک ہی جگہ پابند کر دیں یا تجھے قتل کر دیں یا تجھے وطن سے نکال دیں اور وہ مکر میں مصروف تھے اور اللہ بھی ان کے مکر کا توڑ کر رہا تھا اور اللہ مکر کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے اور ساتھ ہی جبریل کے ذریعہ آنحضرت ﷺ کو ہجرت کی اجازت دے دی۔

سوال جب حضرت ابوبکرؓ کو آنحضرت ﷺ نے ہجرت کی خبر دی تو اُن کا کیا ردّعمل تھا؟

جواب جب آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہجرت کی خبر دی اور اُنہیں سفر ہجرت میں رفاقت کی بھی نوید سنائی تو حضرت ابوبکرؓ خوشی سے رو پڑے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ اس دن پہلی بار مجھے معلوم ہوا کہ خوشی سے بھی کوئی روتا ہے۔

سوال ہجرت کے متعلق آنحضرت ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کے مابین کیا بات ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ طے کیا گیا کہ پہلی منزل غارِ ثور ہوگی اور تین دن وہیں قیام کرنا ہوگا۔ اور یہ بھی طے ہوا کہ کسی ایسے ماہر کو لیا جائے جو مکہ کے چاروں طرف کے تمام معروف اور غیر معروف صحرائی راستوں سے واقف ہو۔ اس کیلئے عبداللہ بن اُرَیقِط سے بات ہوئی۔ اس کے حوالے تین اونٹنیاں کی گئیں اور طے کیا گیا کہ وہ ٹھیک تین دن بعد انہیں لیکر غار ثور پر علی الصبح چلا آئے۔ حضرت عبد اللہ بن ابوبکرؓ جو ایک ہوشیار نوجوان تھے ان کے سپرد یہ ڈیوٹی لگائی گئی کہ وہ روزانہ مکہ کی مجالس میں گھوم پھر کر جائزہ لیں گے کہ کیا کچھ ہو رہا ہے اور پھر رات کو وہ غارِ ثور پہنچ کر ساری رپورٹیں کریں گے۔ حضرت ابوبکرؓ کے ایک دانا اور ذمہ دار غلام عامر بن فُہَیرہ کے سپرد یہ ڈیوٹی ہوئی کہ وہ اپنی بکریاں غارِ ثور کے گرد ہی چرائے گا اور رات کے وقت وہ دودھ دینے والی بکریوں کا تازہ دودھ فراہم کرے گا۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کے سپرد کیا ڈیوٹی لگائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپؐ نے حضرت علیؓ کے سپرد ایک جاں نثارانہ کام یہ کیا کہ رات وہ حضور ﷺ کے بستر مبارک پر وہی سبز یا ایک روایت کے مطابق سرخ رنگ کی حضرمی چادر اوڑھ کر سوئیں گے جو نبی اکرم ﷺ خود لے کر سویا کرتے تھے اور اپنے اس جاں نثار فدائی خادم کو خدائی تائید و نصرت کی یقین دہانی کراتے ہوئے کہا کہ فکر نہ کرنا اور بڑے آرام سے میرے بستر پر سوئے رہنا دشمن تمہارا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا اور فرمایا کہ وہ لوگوں کو امانتیں واپس کرتے ہوئے میرے پیچھے آجائیں۔

......☆......☆......☆......

> انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے حصول کا ایک درد ہونا چاہئے جس کی وجہ سے اس کے نزدیک وہ ایک قابل قدر شئے ہو جاویگا
> اگر یہ درد اس کے دل میں نہیں ہے اور صرف دنیا اور اس کے مافیہا کا ہی درد ہے تو آخر تھوڑی سی مہلت پا کر وہ ہلاک ہو جاویگا

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 3 ردسمبر 2004 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ کے شروع میں حضور انور نے کس آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ ذاریات آیت 57 کی تلاوت فرمائی اور اس کا ترجمہ پیش فرمایا جو اس طرح سے ہے: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ ﴿۵۷﴾ اور میں نے جنّ و انس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔

سوال کسی لکھنے والے نے امریکہ سے حضور انور کو کیا لکھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا گزشتہ دنوں مجھے کسی نے امریکہ سے لکھا کہ بعض لوگ جو آجکل اس مغربی معاشرے سے متأثر لگتے ہیں یہ سوال اٹھاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو عبادت کروانے کی کیا ضرورت تھی؟

سوال احمدی اللہ تعالیٰ کی عبادات کے متعلق کیا سوچ رکھتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ہے کہ مغرب میں رہنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے، عموماً احمدی، یہ تو ہوسکتا ہے کہ عبادت میں نمازوں میں سستی کر جائیں لیکن اس قسم کے نظریات نہیں رکھتے کہ اللہ تعالیٰ کو عبادت کروانے کی کیا ضرورت تھی۔

سوال ایک احمدی کو عبادات میں کس کو بطور نمونہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا عبادت کی وہی تشریح ہے جس کے نمونے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھائے ہیں اور پھر اس زمانے میں احمدی کے لئے خاص طور پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان نمونوں کو اور قرآن کریم کو صحیح طور پر سمجھ کر اس کی تفسیر ہمارے سامنے پیش فرمائی ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ کی کیا تشریح فرمائی؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: چونکہ انسان فطرتاً خدا ہی کیلئے پیدا ہوا جیسا کہ فرمایا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی فطرت ہی میں اپنے لئے کچھ نہ کچھ رکھا ہوا ہے اور مخفی در مخفی اسباب سے اسے اپنے لئے بنایا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے تمہاری پیدائش کی اصل غرض یہ رکھی ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ مگر جو لوگ اپنی اس اصلی اور فطری غرض کو چھوڑ کر پروانوں کی طرح زندگی کی غرض صرف کھانا پینا اور سو رہنا سمجھتے ہیں وہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے دُور جا پڑتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی ذمہ داری ان کیلئے نہیں رہتی۔ وہ زندگی جو ذمہ داری کی ہے یہی ہے کہ وَمَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ۔

سوال: حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وَمَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ کی تشریح کن الفاظ میں فرمائی ہے؟

جواب: حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: بظاہر یہ تعلیم کہ خدا تعالیٰ نے اپنے بندہ کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے خود غرضانہ معلوم دیتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے گویا اللہ تعالیٰ بندے کی عبادت کا محتاج ہے۔ لیکن اگر قرآن پر غور کیا جائے تو حقیقت بالکل مختلف نظر آتی ہے۔ کیونکہ قرآن کریم بوضاحت بیان فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کی عبادت کا محتاج نہیں ہے۔ چنانچہ سورۂ عنکبوت رکوع اول میں ہے کہ وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ یعنی جو شخص کسی قسم کی جدوجہد روحانی ترقیات کیلئے کرتا ہے وہ خود اپنے نفس کے فائدے کیلئے ایسا کرتا ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات اور ان کے ہر قسم کے افعال سے غنی ہوتا ہے۔

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِحسان کی کیا تعریف فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک شخص نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! مَا الْاِحْسَانُ؟ اِحسان کیا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے کہ گویا معنوی طور پر وہ اپنی تمام صفات کے ساتھ تیرے سامنے کھڑا ہو جائے۔

سوال: جو لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت پر اعتراض کرتے ہیں اُن کی مثال حضور انور نے کیا بیان فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ پھر وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا کو قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے۔ اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔ حضور انور نے فرمایا: ایسے لوگ جو عبادت کے خلاف ہوتے ہیں یا بلاوجہ کا اعتراض اٹھا رہے ہوتے ہیں اُن کو بھی تکلیف کے وقت دُعا یاد آجاتی ہے۔ وہ اُن لوگوں کی طرح ہیں جن کے بارے میں ذکر آتا ہے کہ جب اُن کو طوفان گھیر لیتا ہے تو رونا پیٹنا دعائیں کرنا شروع کر دیتے ہیں اور جب وہ طوفان ٹل جاتا ہے اور خشکی پر پہنچ جاتے ہیں تو پھر منکر ہو جاتے ہیں۔

سوال: عبادات کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے انعامات کس رنگ میں مسلمانوں پر نازل ہوئے تھے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: دیکھ لیں جب عبادتوں کے معیار کم ہونے شروع ہو گئے تو آہستہ آہستہ مسلمانوں کا رعب بھی ختم ہوتا رہا۔ آج ہر طاقتور قوم ان سے جو سلوک کرنا چاہے کرتی ہے اور اب تو ساری دنیا دیکھ رہی ہے۔ تو یاد رکھو کہ یہ انعام انہی عبادتوں کی وجہ سے تھے جو ہمارے آباء واجداد نے کیں یا کرتے رہے، جو صحابہ نے کیں، ان کی وجہ سے فتوحات حاصل کیں اور یہ انعام اب بھی مل سکتے ہیں اور ملتے رہیں گے اگر عبادتوں کی طرف توجہ پیدا ہوتی رہی۔

سوال: ایک احمدی کی شان کس چیز میں ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: یاد رکھو یہی مسلمان کی شان ہے اور یہی ایک احمدی کی بھی شان اور پہچان ہونی چاہئے اور ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا ہو اور یہی عبادتیں ہیں جو اسے عاجزی میں بھی بڑھائیں گی اور یہی عاجزی ہے جو پھر اسے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا موقع بھی مہیا کرے گی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے قرب میں جگہ دیگا اور اسے انعام بھی ملیں گے۔ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ حضور انور نے فرمایا: تو جب آسمانوں اور زمین میں ہر چیز اسی کی ہے تو پھر اس سے زیادہ کون اہم ہے جس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کیسے لوگوں کی پرواہ کرتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: خدا تعالیٰ متقی کی زندگی کی پرواہ کرتا ہے اور اس کی بقا کو عزیز رکھتا ہے اور جو اسکی مرضی کے برخلاف چلے وہ اس کی پرواہ نہیں کرتا اور اسکو جہنم میں ڈالتا ہے۔ اس لئے ہر ایک کو لازم ہے کہ اپنے نفس کو شیطان کی غلامی سے باہر کرے۔ جیسے کلوروفارم نیند لاتا ہے اسی طرح پر شیطان انسان کو تباہ کرتا ہے اور اسے غفلت کی نیند سلاتا ہے اور اسی میں اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔

سوال: انسان اپنے ربّ سے سب سے زیادہ قریب کب ہوتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک روایت میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''انسان اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہو اس لئے سجدے میں بہت دعا کرو۔''

سوال: انسان ہر وقت خدا کا محتاج ہے اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ہر آن اور ہر پل میں اُس کی طرف رجوع کی ضرورت ہے اور مومن کا گزارا تو ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس کا دھیان ہر وقت اس کی طرف لگا نہ رہے۔ اگر کوئی ان باتوں پر غور نہیں کرتا اور ایک دینی نظر سے ان کو وقعت نہیں دیتا تو وہ اپنے دنیوی معاملات پر ہی نظر ڈال کر دیکھے کہ خدا کی تائید اور فضل کے سوا کوئی کام اسکا چل سکتا ہے؟ اور کوئی منفعت دنیا کی وہ حاصل کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ دین ہو یا دنیا ہر ایک امر میں اسے خدا کی ذات کی بڑی ضرورت ہے۔ اور ہر وقت اس کی طرف احتیاج لگی ہوئی ہے۔ جو اس کا منکر ہے سخت غلطی پر ہے۔ خدا تعالیٰ کو تو اس بات کی مطلق پرواہ نہیں ہے کہ تم اس کی طرف میلان رکھو یا نہ۔ وہ فرماتا ہے قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ اگر اس کی طرف رجوع رکھو گے تو تمہارا ہی اس میں فائدہ ہوگا۔

سوال: انسان خدا کے نزدیک کب قابل قدر ٹھہرتا ہے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے حصول کا ایک درد ہونا چاہئے جس کی وجہ سے اسکے نزدیک وہ ایک قابل قدر شئے ہو جاویگا۔ اگر یہ درد اس کے دل میں نہیں ہے اور صرف دنیا اور اس کے مافیہا کا ہی درد ہے تو آخر تھوڑی سی مہلت پا کر وہ ہلاک ہو جاویگا۔ خدا تعالیٰ مہلت اِس لئے دیتا ہے کہ وہ حلیم ہے لیکن جو اس کے حلم سے خود ہی فائدہ نہ اٹھاوے تو اسے وہ کیا کرے۔ پس انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور تعلق بنائے رکھے۔ سب عبادتوں کا مرکز دل ہے۔ اگر عبادت تو بجا لاتا ہے مگر دل خدا کی طرف رجوع نہیں ہے تو عبادت کیا کام آوے گی۔ اس لئے دل کا رجوعِ تام اس کی طرف ہونا ضروری ہے۔

......☆......☆......☆......

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں :

”مقام مُدّ جہاں مباحثہ ہوا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دی گئیں اور تکذیب اور استہزاء کا نشانہ بنایا گیا مباحثہ سے پانچ چھ ماہ بعد وہاں طاعون کا سخت حملہ ہوا اور دو اڑھائی سو کی آبادی میں سے ایک سو بیس افراد طاعون سے ہلاک ہو گئے اور اس گاؤں کی عورتوں نے ملّانوں کو سخت سُست کہا کہ انہوں نے مولوی ثناء اللہ وغیرہ کو بلوا کر مرزا صاحب کے حق میں سخت گوئی کی اور وباء پھیلی (الحکم ۱۷ رمئی ۱۹۰۳ء) اور اس کے متعلق قصیدہ میں حضرت اقدس علیہ السلام نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی۔“ (تعارف کتاب اعجازِ احمدی ضمیمہ نزول المسیح)

یہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی کہ
مولوی ثناء اللہ اور اُن کے تمام مولوی ہرگز ایسا قصیدہ نہیں بنا سکیں گے
خدا تعالیٰ اُن کی قلموں کو توڑ دے گا اور اُن کے دِلوں کو غبی کر دے گا

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حتمی طور پر یہ پیشگوئی کی تھی کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری اور ان کے تمام مولوی ایسا قصیدہ بنانے پر ہرگز قادر نہیں ہو سکیں گے کیونکہ خدا ان کے قلموں کو توڑ دے گا اور ان کے دلوں کو غبی کر دے گا۔ اور آپؑ نے اپنے قصیدہ میں کہا کہ :

فَاِنْ اَكُ كَذَّابًا فَيَاْتِيْ بِمِثْلِهَا ......☆...... وَاِنْ اَكُ مِنْ رَّبِّيْ فَيُغْشٰى وَيُثْبَرُ

پس اگر میں جھوٹا ہوں تو ثناء اللہ ایسا قصیدہ بنا لائے گا اور اگر میں خدا کی طرف سے ہوں تو اس کی سمجھ پر پردہ ڈال دیا جائے گا اور روکا جائے گا۔

مولوی ثناء اللہ نے خاموش رہ کر اس پیشگوئی کو پوری کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی قلم توڑ دی اور اس کے دل کو غبی کر دیا۔ اور وہ ایسا قصیدہ لکھ بھی نہیں سکتے تھے کیونکہ ان کو نورِ علم اور نورِ ہدایت سے کوئی واسطہ نہیں تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

وَمَا مَسَّهٗ نُوْرٌ مِّنَ الْعِلْمِ وَالْهُدٰى ......☆...... فَيَا عَجَبًا مِّنْ بَقَّةٍ يَّسْتَنْسِرُ

حالانکہ ثناء اللہ کو علم اور ہدایت سے ذرّہ مس نہیں۔ پس تعجب ہے اس مچھر پر کہ کرگس بننا چاہتا ہے

اور جیسا کہ ہم نے گزشتہ شمارہ میں عرض کیا تھا کہ ثناء اللہ کے خاموش رہنے سے تریاق القلوب کی پیشگوئی بھی بڑی شان کے ساتھ پوری ہوگئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے انتہائی درد و الحاح کے ساتھ ایک نشان مانگا تھا اور اس نشان کے متعلق فرمایا تھا کہ یہ دسمبر 1902 تک ضرور ظاہر ہوگا۔ آپؑ نے فرمایا کہ اگر ثناء اللہ اس قصیدہ کی مثل نہیں لائیں گے تو ان کے ذریعہ سے یہ نشان پورا ہو جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا مولوی ثناء اللہ نے تریاق القلوب کی پیشگوئی پوری کر دی۔

اور لعنت کی پیشگوئی بھی پوری ہوگئی

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا :

” میری طرف سے صرف دس ہزار کے انعام کا وعدہ نہیں بلکہ وہ شریر جو گالیاں دینے سے باز نہیں آتا اور ٹھٹھا کرنے سے نہیں رُکتا اور توہین کی عادت کو نہیں چھوڑتا اور ہر ایک مجلس میں میرے نشانوں سے انکار کرتا ہے اُس کو چاہئے کہ میعاد مقررہ میں اِس نشان کی نظیر پیش کرے ورنہ ہمیشہ کے لئے اور دنیا کے انقطاع تک مفصلہ ذیل لعنتیں اُس پر آسمان سے پڑتی رہیں گی۔ بالخصوص مولوی ثناء اللہ صاحب جو خود انہوں نے میری نسبت دعویٰ کیا ہے کہ اِس شخص کا کلام معجزہ نہیں ہے اُن کو ڈرنا چاہئے کہ خاموش رہ کر ان لعنتوں کے نیچے کچلے نہ جائیں۔“ (اعجاز احمدی، صفحہ 149)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دس لعنتیں تحریر کی تھیں اور دسویں لعنت کے بعد لکھا تھا تلک عشرۃ کاملہ۔ آپ کی مندرجہ بالا تحریر پیشگوئی کا رنگ رکھتی تھی جو اپنے الفاظ کے مطابق پوری ہوئی۔ دُنیا سے انقطاع تک مولوی ثناء اللہ امرتسری پر آسمان سے لعنتیں پڑتی رہیں۔ اور جس رنگ میں لعنتیں پڑی ہیں ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ لعنتوں کے نیچے کچلے گئے۔

آئندہ شمارہ میں ہم انشاء اللہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور انعامی چیلنج قارئین کی خدمت میں پیش کریں گے۔

(منصور احمد مسرور)

......☆......☆......☆......

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 10574: مَیں گلبدن بیگم زوجہ مکرم شیر علی خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 46 سال پیدائشی احمدی، ساکن جماعت احمدیہ تالبر کوٹ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14/فروری 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/10,000 روپئے، زیور طلائی: چین 19 گرام، چوڑیاں 12.580 گرام، بالی 3.600 گرام، بالی 2.380 گرام، انگوٹھیاں اور کان کے پھول 11 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پازیب 95 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: میر سبحان علی — الامۃ: گلبدن بیگم — گواہ: نعیم خان

مسل نمبر 10575: مَیں امیرہ۔ پی۔ اے زوجہ مکرم انور۔ پی۔ ایم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی، ساکن Palliyil House (پاڈانارتھ) ڈاکخانہ کرونا گاپلی ضلع کولم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10/فروری 2020 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: چین 28 گرام، بریسلیٹ 12 گرام بشمول حق مہر (تمام زیورات 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شائلہ سلام الدین — الامۃ: امیرہ۔ پی۔ اے — گواہ: انور۔ ایم

مسل نمبر 10576: مَیں نجمہ بیگم زوجہ مکرم لیاقت علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی، ساکن ڈوگری ڈاکخانہ ڈھوٹیاں ضلع ترنتارن صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12/مارچ 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ہار 1 تولہ، کان کے ٹاپس 2 گرام (تمام زیورات 24 کیریٹ)، حق مہر -/30,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نور الدین احمد ناصر — الامۃ: نجمہ بیگم — گواہ: ظہیر احمد بھٹی

مسل نمبر 10577: مَیں امین خان ولد مکرم نظام الدین خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن لیٹری ضلع اجمیر صوبہ راجستھان، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/فروری 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: احمد عطاء الربّ — العبد: امین خان — گواہ: فاروق احمد

مسل نمبر 10578: مَیں علیم احمد ولد مکرم مولوی حمد احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان ملازمت عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ باب الابواب ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17/مارچ 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/7900 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منیب احمد — العبد: علیم احمد — گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10579: مَیں قیصرہ منیب زوجہ مکرم منیب احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال تاریخ بیعت 1999، ساکن حلقہ دار الفتوح ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17/مارچ 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 20 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی: 200 گرام، حق مہر: -/25,500 روپئے وصول شدہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منیب احمد — الامۃ: قیصرہ منیب — گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10580: مَیں احسان خان ولد مکرم سبحان خان صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 44 سال، ساکن وارڈ نمبر 4 شانتی نگر ضلع نرسنگھ پور صوبہ مدھیہ پردیس، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21/مارچ 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 780 sq ft، ایک دوسری زمین 1600 sq ft، مکان دو کمروں اور ایک ہال پر مشتمل۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: امام احمد — العبد: احسان خان — گواہ: فاروق احمد

مسل نمبر 10581: مَیں ہدایت اللہ۔ کے۔ ایم ولد مکرم محمد اسماعیل صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 46 سال تاریخ بیعت 2002، ساکن 21/5 کے۔ پی۔ نگر ڈاکخانہ کونیاماتھور ضلع کوئمبٹور صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23/مارچ 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/18,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے۔ نور محمد — العبد: ہدایت اللہ۔ کے۔ ایم — گواہ: مولوی ایم۔ شہاب الدین

مسل نمبر 10582: مَیں محمد فاروق۔ ایس ولد مکرم ستار صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 46 سال تاریخ بیعت 1998، ساکن 29 بھارتی نگر ڈاکخانہ کونیاماتھور ضلع کوئمبٹور صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23/مارچ 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے نور محمد — العبد: محمد فاروق۔ ایس — گواہ: مولوی۔ ایم۔ شہاب الدین

مسل نمبر 10583: مَیں شہزادہ مشتاق ولد مکرم مشتاق احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن راجوری (محلہ ملیار) صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10/مارچ 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر احمد بھٹی — العبد: شہزادہ مشتاق — گواہ: نبیل احمد بھٹی

اعلان نکاح

خاکسار کی بیٹی عزیزہ جاذبہ کلیم کا نکاح عزیزم شائل بن احمد ابن مکرم حافظ مبارک احمد صاحب آف مانچسٹر (برطانیہ) کے ہمراہ مورخہ 16/اپریل 2022ء کو مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی نے بحق مہر 600 برٹش پاؤنڈ مسجد مبارک قادیان میں پڑھایا۔ رشتہ کے دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔

(کلیم احمد شاہد، محلہ باب الامن، قادیان)

CHANDIGARH DIAGNOSTIC LABORATORY
Thane wala Chowk, Thikriwal Rd (Darul Salam Kothi Rd)
(Near Canara and Punjab & Sind Bank Qadian)
ہمارے یہاں ہر طرح کے جسمانی ٹیسٹ خون، پیشاب، بلغم، بایوپسی، وغیرہ کمپیوٹرائزڈ دستیاب ہیں
ہمارے ساتھی: SRL-Super Ranbaxy Lab,Thyrocare Mumbai
چوہدری محمد خضر باجوہ صاحب درویش قادیان — لقمان احمد باجوہ صاحب
پروپرائٹر: عمران احمد باجوہ، رضوان احمد باجوہ — فون نمبر: +91-85579-01648, +91-96465-61639

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2019-22 Vol. 71 Thursday 5 - May - 2022 Issue. 18

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.800/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

اگر ہم اس حقیقت کو بھول گئے کہ رمضان کے بعد ہم نے اپنے فرائض اور حقوق کی ادائیگی کے معیاروں کو کس طرح قائم رکھنا ہے تو ہم نے اپنا رمضان اس طرح نہیں گزارا جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29/ اپریل 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

رمضان آیا اور تمام اُن لوگوں پر جنہوں نے اس سے فیض پانے کی کوشش کی برکتیں بکھیرتے ہوئے گذر گیا۔ رمضان کے ختم ہونے سے ہم اپنی بہت سی ذمہ داریوں اور فرائض سے آزاد نہیں ہو گئے بلکہ رمضان اُن فرائض اور ذمہ داریوں کی ادائیگی کا حق ادا کرنے کی تربیت کر کے گیا ہے۔ اُن فرائض کی ادائیگی اور مستقل ادائیگی کے طریق سکھانے آیا تھا اور ان میں ترقی کی منازل کی نشاندہی کرنے آیا تھا اور یہ سکھاتے ہوئے اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ بیشک فرض روزوں کا مہینہ تو ختم ہو رہا ہے لیکن باقی فرائض کی ادائیگی کے معیاروں کو اونچا رکھنے اور ان میں ترقی کرتے چلے جانے کا وقت شروع ہو رہا ہے۔ اگر ہم اس حقیقت کو بھول گئے کہ رمضان کے بعد ہم نے اپنے فرائض اور حقوق کی ادائیگی کے معیاروں کو کس طرح قائم رکھنا ہے تو ہم نے اپنا رمضان اس طرح نہیں گزارا جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ایک حدیث میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پانچوں نمازیں ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک اپنے مابین سرزد ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔ پس اگر ہم ایک رمضان کو دوسرے رمضان کے ساتھ نیکیاں کرتے ہوئے نہیں ملاتے اور اپنے فرائض کی ادائیگی کرتے ہوئے، عبادتوں کے حق ادا کرتے ہوئے اور لوگوں کے حق ادا کرتے ہوئے نہیں ملاتے تو ہم نے رمضان سے بھرپور فائدہ نہیں اٹھایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں اپنی زندگیاں گزارنے کے لئے ایک لائحہ عمل دیا ہے۔ اگر ہم اس لائحہ عمل کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لیں اور اُس طریق کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کریں تو یقیناً ہم اُن راستوں پر چلنے والے بن جائیں گے جو نیکیوں میں بڑھنے اور ترقی کرنے کے راستے ہیں جو ایک رمضان سے دوسرے رمضان کو ملانے کے راستے ہیں جو اس دوران کی جانے والی غلطیوں اور گناہوں سے بچانے اور معاف کروانے کے راستے ہیں۔

پس آپ کی نصائح میں سے چند نصائح میں اس وقت بیان کروں گا۔ رمضان میں فرض نمازیں اور نوافل ہم خاص اہتمام سے ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن نمازوں کی فرضیت کوئی خاص مہینہ اور کسی خاص وقت کے لئے مخصوص نہیں ہے بلکہ دن میں پانچ نمازیں اپنی مقررہ وقت پر سال کے بارہ مہینوں میں ادا کرنی ضروری ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں مؤمنوں کو بار بار توجہ دلائی ہے۔ آپ نے ایک موقع پر فرمایا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو کفر اور شرک کے قریب کر دیتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور نجات پا گیا۔ پس یہ اہمیت ہے نماز کی جو کسی خاص مہینے کیلئے مخصوص نہیں بلکہ دن میں پانچ نمازوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز کی اہمیت اور فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ ایک خاص دعا ہے مگر لوگ اس کو بادشاہوں کا ٹیکس سمجھتے ہیں۔ نادان اتنا نہیں جانتے کہ بھلا خدا تعالیٰ کو ان باتوں کی کیا حاجت ہے اسکے غنائے ذاتی کو اس بات کی کیا حاجت ہے کہ انسان دعا تسبیح اور تحلیل میں مصروف رہے بلکہ اس میں انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے کہ وہ اس طریق پر اپنے مطلب کو پہنچ جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ۔ انسان جبکہ عبادت ہی کے لئے پیدا ہوا ہے تو ضروری ہے کہ عبادت میں لذت اور سرور بھی درجہ غایت کا رکھا ہو۔ اس بات کو ہم اپنے روزمرہ کے مشاہدے اور تجربے سے بھی خوب سمجھ سکتے ہیں۔ مثلاً دیکھو اناج اور تمام خوردنی اور نوشیدنی اشیا انسان کیلئے پیدا ہوئی ہیں، تو کیا ان سے وہ ایک لذت اور حظ نہیں پاتا۔ فرمایا کہ خوب سمجھ لو کہ عبادت بھی کوئی بوجھ اور ٹیکس نہیں ہے اس میں بھی ایک لذت اور سرور ہے اور یہ لذت اور سرور دنیا کی تمام لذتوں اور تمام حظوظ نفس سے بالاتر اور بلند تر ہے۔

میں دیکھتا ہوں کہ لوگ نمازوں میں غافل اور سست اس لئے ہوتے ہیں کہ ان کو اُس لذت اور سرور سے اطلاع نہیں جو اللہ تعالیٰ نے نماز کے اندر رکھا ہے۔ پس خدا تعالیٰ سے نہایت سوز اور جوش کے ساتھ یہ دعا مانگنی چاہئے کہ جس طرح پھلوں اور اشیا کی طرح طرح کی لذتیں عطا کی ہیں نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزہ چکھا دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: نماز کو اس طرح پڑھو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے البتہ اپنی حاجتوں اور مطالب کو مسنون اذکار کے بعد اپنی زبان میں بیشک ادا کرو اور خدا تعالیٰ سے مانگو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اس سے نماز ہرگز ضائع نہیں ہوتی۔ آجکل لوگوں نے نماز کو خراب کر رکھا ہے۔ نمازیں کیا پڑھتے ہیں ٹکریں مارتے ہیں نماز تو بہت جلد مرغ کی طرح ٹھونگیں مار کر پڑھ لیتے ہیں اور پیچھے دعا کے لئے بیٹھے رہتے ہیں۔

نماز کو سنوار کر پڑھنے کے متعلق حضور انور نے ایک حدیث بیان فرمائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی کو نماز سنوار کر پڑھنے کا طریق سکھاتے ہوئے فرمایا: جب تم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ تو تکبیر کہو پھر حسب توفیق قرآن پڑھو۔ پھر پورے اطمینان کے ساتھ رکوع کرو۔ پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر پورے اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو اور پھر سجدے سے اٹھ کر پوری طرح بیٹھو۔ اس کے بعد دوسرا سجدہ کرو۔ اس طرح ساری نماز ٹھہر ٹھہر کر سنوار کر ادا کرو۔ حضور انور نے فرمایا: بعض لوگ پوچھتے ہیں کہ سنوار کر نمازیں کس طرح پڑھی جاتی ہیں تو یہ ہے سنوار کر نماز پڑھنے کا طریقہ کہ ٹھہر ٹھہر کر پورا وقت دے کے آرام سے پڑھے۔ حضور انور نے فرمایا: پھر نماز کی حقیقت کو سمجھ کر اس کو ادا کرنے کی طرف توجہ کرنے کے بعد ایک مؤمن کا کام ہے کہ قرآن کریم کو بھی پڑھے اور سمجھے، اس کی طرف توجہ رکھے جس طرح رمضان میں اس طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ تفسیر پر بھی غور کرو اور یہ بھی ایک ذریعہ ہے رمضان کو اگلے رمضان سے جوڑنے کا۔ قرآن کریم پر توجہ دینی چاہئے قرآن کریم پڑھنے کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

میں نے قرآن کے لفظ میں غور کیا تب مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیش گوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہی قرآن پڑھنے کے لائق کتاب ہے اور ایک زمانہ میں تو اور بھی زیادہ پڑھنے کے قابل کتاب ہوگی جبکہ اور کتابیں بھی پڑھنے میں اسکے ساتھ شریک کی جائیں گی۔ اُس وقت اسلام کی عزت بچانے کیلئے اور بطلان کا استیصال کرنے کیلئے یہی کتاب پڑھنے کے قابل ہوگی اور دیگر کتابیں قطعاً چھوڑ دینے کے لائق ہوں گی۔ بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی رات دن جھکا رہے۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں۔ اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت نہیں ٹھہر سکے گی۔

حضور انور نے فرمایا: پھر رمضان کے فیض کو جاری رکھنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں جو طریق بتایا وہ ہے آپس کے تعلقات میں اعلیٰ اخلاق دکھانے کی رمضان میں ہم نے جو کوشش کی تھی انہیں جاری رکھنا۔ آپس میں محبت اور بھائی چارے کو بڑھانا اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں۔ جماعت تب بنتی ہے جبکہ ہمدردی کی جائے پردہ پوشی کی جائے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں۔ فرمایا کہ ہماری جماعت میں شہ زور اور پہلوانوں کی طاقت رکھنے والے مطلوب نہیں ہیں بلکہ ایسی قوت رکھنے والے مطلوب ہیں جو تبدیل اخلاق کے لئے کوشش کرنے والے ہوں۔ فرمایا: میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے یہ ایک قسم کی تحقیر ہے۔ جس کے اندر حقارت ہے، ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جاوے بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے۔ مکرم و معظم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہی ہے جو متقی ہے۔ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ۔

حضور انور نے فرمایا: پس رمضان میں جو تقویٰ پیدا کیا ہے وہ تقویٰ کا تقاضا یہی ہے کہ آپس کے تعلقات کو بھی بہتر سے بہتر کیا جائے اور ایک دوسرے سے معاملات میں بھی اخلاق اور حسنِ اخلاق کا نمونہ دکھایا جائے۔

حضور انور نے فرمایا: مستقل مزاجی سے اللہ تعالیٰ کے در پر جھکے رہنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اپنے ہر آنے والے دن کو وفاداری کے ساتھ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھاتے چلے جانے کی کوشش کرنے والا ہونا چاہئے۔ نمازوں کی طرف مستقل توجہ، ان کو سنوار کر ادا کرنا، قرآن کریم کو پڑھنا سمجھنا اور اسکے احکامات پر عمل کرنا، ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنا اور توحید کا قیام کرنا، یہ ہمارا لائحہ عمل ہے۔ فرمایا: اصل میں تو ایک حقیقی مؤمن کا ہر کام اور فعل ہی توحید کے قیام کیلئے ہوتا ہے اور ہونا چاہئے اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد تھا اور اس بات کا آپ نے بار بار اظہار فرمایا ہے۔ پس اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے ورنہ نری بیعت کر لینا تو کوئی فائدہ نہیں دیتا۔

حضور انور نے فرمایا: اگر ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت اس یقین کے ساتھ کی ہے کہ آپ وہی مسیح و مہدی ہیں جن کے آنے کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی تو ہمیں اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرنی ہوگی ایک انقلاب پیدا کرنا ہو گا۔ دنیا کیلئے ایک نمونہ بننا ہوگا حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے معیار قائم کرنے ہوں گے۔ رمضان میں جو ہم نے تربیت حاصل کی ہے اس کو سال کے باقی مہینوں میں بھی جاری رکھنا ہوگا۔ یہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں ایک لائحہ عمل میں نے سامنے رکھا ہے اس پر عمل کرنے کی بھی بھرپور کوشش کرنی ہوگی۔ اپنی نمازوں کو سنوار کر ادا کرنا ہوگا قرآن کریم پر عمل کرنا ہوگا ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے ہوں گے۔ توحید کے قیام کے لئے ہر قربانی دینی ہوگی تبھی ہم بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: دعائیں کریں دنیا کے حالات بہتر ہوں۔ دنیا اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچان لے۔ پاکستان میں احمدیوں کے جو حالات ہیں ان کیلئے دعا کریں۔ پاکستان، افغانستان اور الجزائر کے اسیران کیلئے دعا کریں۔ پاکستان میں مولویوں اور عوام کا خوف ججوں کو صحیح فیصلہ کرنے کی بھی توفیق نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ حالات بہتر کرے اور پاکستان میں بھی احمدی آزادی سے رہنے لگیں۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم عبدالباقی اشرف صاحب ابن مکرم ڈاکٹر عبدالحمید صاحب فیصل آباد کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ حاضر ادا کی۔ ☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad